UNIVERSAL LIBRARY

OU_224820
UNIVERSAL LIBRARY

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر

(روداد)

جلسہ سیزدہم ندوۃ العلما

(منعقدہ)

۱۷-۱۸-۱۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۶-۷-۸ اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

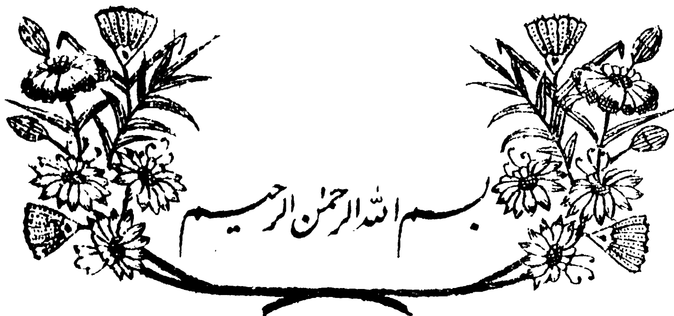
روز شنبہ و یکشنبہ و دوشنبہ بمقام لکھنؤ

حسب ایمائے

مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما



طبع قومی مسلم یونین پریس امین آباد لکھنؤ



تمہید

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

ندوۃ العلما کے روز افزون اثر کے لحاظ سے اگرچہ اب کسی مقام پر سالانہ جلسہ کی دعوت حاصل کرنی ایک حد تک دشوار نہین رہی مگر کبھی کبھی ندوہ اپنی خصوصیات و ضروریات کی وجہ سے جلسہ کے لیے کوئی مناسب مقام جو ہر طرح سے اُسکے لیے موزون ہو خود ہی انتخاب کر لینا پسند کرتا ہی۔

اس مرتبہ چونکہ قوم کے با حمیت اور مخیر اصحاب کی نگاہ التفات دار العلوم کی موجودہ ناکمل عمارت کی طرف مائل کرنے کی ضرورت تھی جسکی تعمیر، زبیدہ جدہ محترمہ ہز ہائنس

نواب صاحب بہادر بھاولپور دام اقبالہ کی بے نظیر فیاضی سے شروع کیگئی تھی اور نصف سے زائد تیار بھی ہوگئی تھی اور بعض وجوہ سے جنکا ذکر آپ خان بہادر میر جعفر حسین صاحب الخیر کی تقریر مین پائین گے زمانہ نے اسکی اجازت ندی کہ تکمیل تک پہونچائی جائے، نیز دار الاقامہ کے لیے ابھی تک کافی سرمایہ فراہم نہین ہوا تھا اسلیے ضرورت تھی کہ اسکی طرف بزرگان قوم کی توجہ مبذول کی جائے جسکے بغیر نہ تو درس کے لیے کوئی جگہ نکالی جاسکتی ہے نہ طلباء کے لیے ماندوبود کا انتظام ہوسکتا ہے اس لیے ضرورت تھی کہ امسال لکھنؤ مین ندوۃ العلما کا اجلاس سالانہ منعقد ہو اور ناتکمل عمارت مین ہو تاکہ لوگون کو اسکی اہمیت کا صحیح اندازہ ہوسکے، ارکان ندوۃ العلما کو اسکی بھی شکایت تھی کہ بزرگان اودھ کی نظر التفات ندوہ اور دار العلوم کی جانب نہین ہے اور اس مین کچھ شک نہین کہ ایسا ہی تھا خواہ اسکا یہ سبب ہو کہ ہمنے کبھی اپنی ضرورت اُن کے سامنے ظاہر نہین کی، نہ جس طریقہ سے کرنا چاہیے تھا اُنکی توجہ اپنی جانب مائل کی یا اُنکے کثرت مشاغل نے اسکی اجازت نہین دی کہ وہ ہماری طرف متوجہ ہون، بہرحال ارکان ندوۃ العلما نے مناسب خیال کیا کہ ندوہ کا اجلاس امسال لکھنؤ مین ہونا چاہیئے۔

علاوہ اس کے لکھنؤ کو باعتبار علم و تمدن کے ہندوستان کے دوسری ممتاز شہرون مین جو درجہ حاصل تھا وہ بھی اسبات کا مقتضی تھا کہ ندوۃ العلما کے سالانہ اجلاس کبھی کبھی اس شہر مین ہوتے رہین۔

ان تمام باتون پر غور کر کے ندوۃ العلما کے جلسۂ انتظامیہ مین جو دار العلوم کے قدیم عمارت مین اسی غرض سے منعقد کیا گیا تھا یہ تجویز نہایت مسرت کے ساتھ منظور کی گئی اور ۶ - ۷ - ۸ - اپریل ۱۹۱۲ء کی تاریخین جشن ایسٹر کے ایام تعطیل بھی پڑتے ہین اس مبارک

جلسہ کے لیے انتخاب کی گئین اور اس تجویز کے عمل مین لانے کے لیے جسکے درد مندان
قوم وحامیان اسلام بے صبری کے ساتھ مدت سے مشتاق تھے حسب دستور سابق ایک
کمیٹی منتظمہ قرار دیگئی جسکے سکرٹری لکھنو بار کے سر برآوردہ ممبر جناب مسٹر ممتاز حسین
صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا۔ اور اس کمیٹی کے پریسیڈنٹ اودھ کے
نامور اور ہمدرد قوم رئیس عالیجناب آنریبل سر راجہ تصدق رسولخان بہادر
کے سی ایس آئی۔ تعلقدار جہانگیر آباد قرار پائے اور ہم نہایت خوشی سے اس بات کا
اعتراف کرتے ہین کہ جس ہمدردی، استقلال، اور مستعدی کے ساتھ استقبالی کمیٹی کے
ممبرون نے عموماً اور مسٹر ممتاز حسین صاحب نے خصوصاً جلسہ کا انتظام کیا اور ہمارا
ہاتھ بٹایا وہ قابل شکرگزاری ہے۔ زیادہ مسرت اس بات کی ہی کہ شکریہ ادا کرنے مین ہم تنہا
نہین ہین بلکہ بہت سے معزز افراد قوم جو اس قسم کے علمی وادبی جلسون مین شرکت کے
عادی ہین اور اُنھین اس قسم کے کامون کا تجربہ ہے ہمارے شریک ہین جو دل سے
ممبران کمیٹی کے حسن انتظام کی داد دیتے ہین اور اُن کے کامون کی قدر کرتے ہین نیز اس
روداد کے پڑھنے سے اُنکے کامون کا خاکہ کچھ نہ کچھ آپ کے ذہن مین بھی آجائیگا اگرچہ
اُسکا کافی علم خود شریک ہونے پر منحصر تھا۔

بہرحال دو مہینے پہلے سے جلسہ کا انتظام نہایت مستعدی و سرگرمی سے شروع کر دیا گیا
اور استقبالی کمیٹی کے جلسے ہر اتوار کو انتظامات پر غور کرنے اور فروگذاشتون کی اصلاح
کے لیے منعقد ہونے لگے، جنمین ممبران کمیٹی باوجود ذاتی مشاغل کے شریک ہوتے
اور تمام مباحث مین جوش وخلوص کے ساتھ حصہ لیتے رہے۔

جسوقت خیال آتا تھا کہ اس اجلاس کی اہم تجاویز پر غور کرنے اور اپنی رایون سے

مستفید کرنے کے لیے بزرگان قوم دور دراز مقامات سے کثیر تعداد مین تشریف لاکر اسکی اہمیت مین اضافہ کرینگے تو ممبران کمیٹی کی سرگرمی و مستعدی ترقی کر جاتی تھی اور امید افزا حوصلے پیدا ہوتے تھے۔

اسی لحاظ سے اخبارون کے ذریعے سے عام اعلان تمام ملک مین کر دیا گیا تھا، اور آخر فروری سے طلبا کے وفود اکثر مقامات پر روانہ کیے گئے تھے جنھون نے بارہ بنکی فیض آباد، ردولی، دریاباد، کانپور، اوناؤ، رائے بریلی، پرتابگڈھ، سلطانپور، رامپور مراد آباد، بستی، خیر آباد، گورکھپور، علیگڈھ، آگرہ، گیا اور پٹنہ تک دورے کیے اور بزرگان قوم کو ندوہ کے مقاصد اور دار العلوم کی تعلیم و تربیت پر عیانا واقف ہونیکا موقع دیا، نیز شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی اور مولانا سید عبد الحی صاحب نے بنفس نفیس بعض مقامات پر جاکر ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض لوگون کے ذہن نشین کیے اور ندوۃ العلما کے سرگرم وکلا مولوی غلام محمد صاحب شملوی اور مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری نے بیحد توجہی اور جانفشانی کے ساتھ ملک مین دورے کیے اور شریک جلسہ ہونے کے لیے لوگون کو دعوت دی۔

ہم اُن بزرگون کا شکریہ ادا کیے بغیر نہین رہ سکتے جنھون نے طلبا سے نہایت ہمدردی برتاؤ کیا اور نہایت فیاضی سے ندوہ کی مالی اعانت بھی کی اور نہ خود کی بلکہ دوسرے صاحب کو بھی اعانت پر آمادہ کیا۔

اس جلسہ کی اہمیت نہ صرف اُسکی اہم تجاویز کی بنا پر تھی بلکہ ایک بڑا حصہ اُن بعض تجاویز کو عملی صورت مین دکھانیکا تھا جو اجلاس دہلی مین پاس ہوئی تھین اور جو قومی ضروریات کے لحاظ سے ایک امتیازی حالت رکھتی تھین۔

• جلسۂ دہلی مین ایک نہایت ضروری تجویز ایسے عربی لغت یا ڈکشنری تیار کرنیکی بابت پاس ہوئی تھی جو اُن معرب اور دخیل الفاظ کو شامل ہو جو زمانہ حال کے تمدن اور اُسکے سائنٹفک ایجادات و علمی و تجارتی اصطلاحات کی وجہ سے عربی زبان مین داخل ہوگئے ہین، اگرچہ صرف معرب و دخیل الفاظ کا لغت تیار کرنا کوئی بات نہین ہے، اب سے صدیون بیشتر مسلمانون کی ہمہ گیر توجہ اس جانب منتقل ہوچکی ہے لیکن یہ کوئی ایسا کام نہین جسکا ایک مرتبہ پورا کرلینا آیندہ نسلون کو بھی کافی ہوسکے، جسطرح زمانہ کو ایک حالت پر قرار نہین اُسی طرح زبان کا بھی کوئی خاص معیار نہین، خود اپنے تمدن کے اُتار چڑھاؤ اور دوسری ہمسایہ قومون کے تغیر و تبدل کا اثر جتنا جلد زبان پر نمایان ہوتا ہے اُتنا کسی چیز پر نہین ہوتا،

انھین وجوہ سے ندوۃ العلما نے اس تجویز کو ضروری خیال کرکے دہلی کے اجلاس مین پاس کیا اور مولوی سید **سلیمان صاحب نائب دیب دار العلوم** نے جنکے متعلق یہ کام کیا گیا تھا نہایت کوشش سے دو سال کے اندر ایسی عربی ڈکشنری تیار کرلی جو چار ہزار معرب و دخیل الفاظ کی جامع ہے، وہ ڈکشنری چھپوا دی گئی اور اسی اجلاس مین پیش کی گئی جیسا کہ رودا د سے معلوم ہوگا۔

دوسری تجویز جو جلسہ دہلی مین پاس ہوئی تھی وہ زبان انگریزی مین ایک مستند و فصیح ترجمہ قرآن کی ضرورت تھی، چونکہ **نواب عماد الملک** بہادر مولوی **سید حسین صاحب بلگرامی** سے بڑھکر اس کام کا ہندوستان مین کوئی اہل نہ تھا اور وہ خود ترجمہ کا کام شروع کرچکے تھے اس لیے اُن سے خواہش کی گئی کہ وہ از راہ عنایت ہماری اس خواہش کو قبول فرمائین، جسقدر ترجمہ ہوتا جائے وہ ندوہ مین بھیجتے جائین تاکہ اُن

علما کو جو انگریزی و عربی زبانون مین مہارت رکھتے ہین دکھایا جائے اور اُن سے مشورہ حاصل کیا جائے نواب صاحب ممدوح نے اپنے خلوص و نیک نیتی سے یہ خواہش خوشی سے منظور کی اور نہایت محنت سے ترجمہ شروع کیا چنانچہ ابتک نو پارون کا ترجمہ ہوچکا ہے اور اُس کے اجزا اس اجلاس مین پیش بھی کیے گئے۔

تیسری) تجویز اغلاط تاریخی کو کورس سے خارج کرانے کی بابت تھی اس شعبہ کی رپورٹ سے آپ کو اس کی کامیابی کا بھی اندازہ ہوگا،

چوتھی تجویز وقف علی الاولاد کے بابت تھی اسکے متعلق اتنا کہنا کافی ہے کہ سب مرحلے طے ہوچکے ہین صرف ضابطہ کی کارروائی باقی رہگئی ہے۔

ان سب تجاویز کو عملی صورت مین پیش کرنیکی وجہ سے جو اہمیت و فوقیت اس اجلاس کو ہونیوالی تھی اس سے یہ خیال پیدا ہونا ضروری تھا کہ نہایت کثرت سے بزرگان قوم شرکت کرینگے اس لیے نہایت مستعدی اور سرگرمی سے اسکا انتظام کیا جارہا تھا اور فی الواقع یہ خیال صحیح ثابت ہوا اور باوجودیکہ انھین تعطیلون مین اولڈ بوائز ایسوسی ایشن انجمن حمایت اسلام، مؤتمر الانصار، افتتاح دار الحدیث مدرسۂ اسلامیۂ دیوبند کے جلسے ہونیوالے تھے تمام اطراف ملک سے ندوۃ العلماء کے بہی خواہان اسلام کو کھینچ لائی، سب سے زیادہ قابل فخر و مباہات ممالک اسلامی کے عظیم الشان مصلح اور مفتی محمد عبدہ مرحوم کے تلمیذ رشید علامہ سید رشید رضا ایڈیٹر المنار کی شرکت تھی جو باوجود انتہائی موانع کے باوجود اسکے کہ اُن کے بھائی قریب ترزمانہ مین شہید کردیے گئے تھے اور مقدسہ کی کارروائی جاری تھی باوجود اس کے کہ مدرسۃ الدعوۃ والارشاد کا کام جسکو علامہ ممدوح نے ندوہ ہی کے انداز پر قائم کیا ہے ابتدائی حالت مین تھا اکیس دن کی بحری مسافت طے کرکے

اور شدائد سفر اور اخراجات کا بار برداشت کر کے صرف ندوہ کی شرکت کی غرض سے ہندوستان تشریف لائے۔

اُن کو جس چیز نے ہندوستان کے دور دراز سفر پر مجبور کیا، وہ ایک دعوت نامہ تھا جو جلسہ سالانہ کے موقع پر اُنھیں بھیجا گیا تھا، اس زمانہ مین انجمنون کے جلسے اور اُن کے دعوت نامے ایک رسمی چیز ہو گئے ہین اسلیے اُن مین اس قدر کشش نہین ہو سکتی کہ مصر سے ایک ایسے کثیر الاشغال بزرگ کو کھینچ لائے، اُنکو جو چیز ہندوستان لائی وہ ندوۃ العلما کے مقاصد کی عظمت تھی جسکو خود انھون نے اپنے مدرسہ دعوۃ والارشاد کا سنگ بنیاد قرار دیا ہے، ان مقاصد نے اُن کو مجبور کیا اور وہ ہندوستان کے سفر کے لیے آمادہ ہوئے،

۲۲۔ مارچ کو بمبئی تشریف لائے اور وہان کے بڑے بڑے معززین رؤسا اور اہل عرب نے آپکا خیر مقدم کیا چند روز کے قیام کے بعد وہ بمبئی سے دہلی کو روانہ ہوئے دہلی سے لاہور تشریف لے گئے اور ۴ اپریل کو ندوۃ العلما کی شرکت کے لیے لکھنؤ کو سرفراز کیا، اسٹیشن پر خاص طور سے استقبال کے لیے تیاریان کی گئی تھین، تمام شہر مین اُن کے استقبال کے لیے جلی حرفون مین اشتہارات چسپان کیے گئے تھے، معززین و اکابرین کیخدمت مین خطوط روانہ کیے گئے تھے، اس بنا پر اسٹیشن پر بہت کثرت سے لوگ جمع ہو گئے تھے اور علما، طلبا، رؤسا، غرض ہر طبقے کے اصحاب استقبال کے لیے تشریف لائے تھے جنمین سے بعض اصحاب باہر سے صرف اسی غرض سے آئے تھے، آنریبل سر راجہ محمد علی محمد خانصاحب بہادر والی محمود آباد نے اُنکی سواری کے لیے خاص طور پر اپنی گاڑی بھیجی تھی۔

اسٹیشن پر آٹھ بجے سے لوگ جمع ہونے شروع ہوئے، علامہ رشید رضا صاحب ۹ بجے پنجاب میل سے مع مولوی عبدالحق صاحب حقی بغدادی کے تشریف لائے سید صاحب ممدوح کے گاڑی سے اُترتے ہی معانقہ و مصافحہ کے لیے پرجوش مسلمانون کا وہ ہجوم ہوا کہ بمشکل لوگ اُن تک پہونچ سکتے تھے، درمیان سے گزرتے ہوئے وہ باہر تشریف لائے اور راجہ صاحب موصوف کی پرتکلف فٹن مین بیٹھ گئے، گاڑی نصف راہ تک آہستہ آہستہ چلی، پیچھے پیچھے رؤسا کی گاڑیان تھین، ساتھ ساتھ دارالعلوم کے طلبا اور پرجوش مسلمانون کی ایک جماعت تھی یہ سب ٹھہر ٹھہر کر "اہلاً و سہلاً و مرحبا" کے نعرے بلند کرتے تھے، اور سید صاحب کا متانت آمیز تبسم اسکا جواب دیتا تھا، لیکن نصف راہ سے مسلمانون نے جوش مسرت سے گاڑی کے گھوڑے کھولدیے اور مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹر کے مکان تک (جہان آپ فروکش ہونیوالے تھے) خود گاڑی کھینچ لائے۔

راستے مین عام لوگ اور رؤ کا ندار مسلمانون کے اس مذہبی جوش و ولولہ اور اخوت اسلامی کی اس زندہ تصویر کو دیکھنے کے لئے اپنے اپنے گھرون سے نکل آئے، راستہ مین ہر جگہ غیر اسلامی افراد اس اسلامی منظر کو تعجب و حیرت کی ساتھ دیکھتے تھے مسلمان ہر جگہ جوش کے ساتھ سلام کے لیے ہاتھ اُٹھاتے جاتے تھے اور سید صاحب اُسی متانت آمیز تبسم کے ساتھ ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر اسلامی بھائیون کے سلام کا جواب دیتے جاتے تھے۔

طلبا کا جوش و خلوص کے ساتھ گاڑی کھینچنا، راستہ بھر، اہلاً و سہلاً و مرحبا، کے نعرے بلند کرنا اور جناب ممدوح کا متانت آمیز تبسم کے ساتھ جواب دینا اسلامی شوکت کا زمانہ گذشتہ یاد دلانے اور اسلامی شان کے دوبالا کرنے کے علاوہ ایسا منظر تھا جو کبھی چشم دل سے اوجھل نہین ہوسکتا اور آنکھون ہی کے ذریعے سے اس منظر کا لطف اُٹھایا جا سکتا

تھا، کانون کی راہ سے اُسکا ادھورا سا خاکہ بھی ذہن مین نہین آسکتا۔

رپورٹ کمیٹی استقبالی

جناب مسٹر ممتاز حسین صاحب سکرٹری استقبالی کمیٹی نے جس فیاضی و ایثار کے ساتھ اپنا عزیز و پرازمشاغل وقت ندوۃ العلماء کے جلسہ مین صرف کیا اُسی سے باوجود بار بار شکریہ ادا کرنے کے ہم عہدہ برآ نہین ہو سکتے اسپر استقبالی کمیٹی کی رپورٹ لکھنے کی اُن سے درخواست کرنا نہایت بے موقع تھا اس لیے ہم مفصل رپورٹ پیش کرنے سے معذور رہین، اُس علم کی بنا پر جو ہمین انتظامات جلسہ اور کارکنون کے کامونکو دیکھکر حاصل ہوا ہم انتظامات کی تفصیل و منتظمین کی تقسیم اور گوشوارۂ جمع خرچ درج کرتے ہین۔

فہرست ممبران استقبالی کمیٹی

۱۔ عالیجناب راجہ سر تصدق رسول خان بہادر کے۔ سی۔ ایس آئی راجہ جہانگیر آباد۔

۲۔ جناب مسٹر ممتاز حسین صاحب۔ بی۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا

۳۔ جناب آنریبل مسٹر محمد نسیم صاحب اڈووکیٹ۔

۴۔ جناب ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب۔ ایم۔ اے پی۔ ایچ ڈی بیرسٹر ایٹ لا۔

۵۔ جناب مسٹر وہاج الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔

۶۔ جناب مولوی عبد القادر صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر۔

۷۔ جناب مولوی بدر الحسن صاحب منصف۔

۸۔ جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل۔

۹۔ جناب سید ظہور احمد صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔ وکیل ہائیکورٹ۔
۱۰۔ جناب منشی اظہر علی صاحب بی۔اے۔ وکیل
۱۱۔ جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ
۱۲۔ جناب منشی سخاوت علی صاحب مینوسپل کمشنر لکھنؤ۔
۱۳۔ جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن خانصاحب بہادر۔
۱۴۔ جناب نواب سید مرتضیٰ حسن خانصاحب۔
۱۵۔ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس فینانشل سکرٹری ندوۃ العلما۔
۱۶۔ جناب شمس العلما مولانا شبلی نعمانی معتمد دار العلوم ندوۃ العلماء۔
۱۷۔ جناب مولانا حکیم سید عبد الحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلما۔
۱۸۔ جناب مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ۔
۱۹ جناب حکیم حافظ عبد الولی صاحب۔
۲۰ جناب حکیم عبد الرشید صاحب۔
۲۱ جناب حکیم عبد القوی صاحب۔
۲۲ جناب ڈاکٹر کرم حسین صاحب۔
۲۳ جناب حکیم کمال الدین صاحب۔
۲۴ جناب حکیم عبد الحسیب صاحب دریابادی۔
۲۵ جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب۔
۲۶ جناب شیخ سخاوت حسین صاحب تاجر عطر چوک۔
۲۷ جناب فضل ایوبی صاحب۔

٢٨۔ جناب داروغہ عابد علی صاحب عطار امین آباد۔

٢٩۔ جناب بابو منصور علی خانصاحب گوڈس انسپکٹر اودھ روہیلکھنڈ ریلوے۔

٣٠۔ جناب عبدالرزاق صاحب سوداگر امین آباد پارک۔

٣١۔ جناب حافظ قطب الدین صاحب تاجر کتب چوک۔

٣٢۔ جناب حافظ عبدالستار صاحب تاجر کتب چوک۔

٣٣۔ جناب منشی محمود علی صاحب تاجر امین آباد پارک۔

٣٤۔ جناب قاضی نظیر احمد صاحب۔

٣٥۔ جناب منشی دلاور علی صاحب تاجر خشت

٣٦۔ جناب میر احمد حسین صاحب تاجر تنباکو سوئے خورد نی چوک

٣٧۔ جناب بلند خان صاحب کوتوال صدر بازار

٣٨۔ جناب ممتاز علی خان صاحب صدر بازار

٣٩۔ جناب خلیل احمد صاحب آنریری سکرٹری ایک آنہ فنڈ لکھنؤ۔

٤٠۔ جناب سید میر جان صاحب مالک مسلم گزٹ لکھنؤ۔

٤١۔ جناب محمود شاہ صاحب۔

٤٢۔ جناب حبیب الرحمن صاحب۔

انکے علاوہ اور بھی پرجوش و ہمدرد اصحاب تھے جنھون نے نہایت سرگرمی و تندہی سے اپنے فرائض انجام دیے، اُنکے نام آپ اُنکی خدمات کے سلسلہ مین پائینگے۔

استقبالی کمیٹی نے تقسیم عمل کے طور پر خاص خاص انتظامات کیلیے خاص خاص جماعتون کو یا اصحاب کو نامزد کردیا تھا جس سے انتظامات مین نہایت سہولت د

آسانی ہوئی۔ اور ہر جماعت کے ساتھ طلبائے دار العلوم کے والینٹروں کی جماعت امداد و اعانت کیلیے موجود تھی، اون انتظامات اور کارکنوں کی تفصیل یہ ہے۔

انتظام استقبال مہمانان

جناب منصور علی خانصاحب گوڈس انسپکٹر اودھ روہیلکھنڈ ریلوے۔ جناب محمد شاہ صاحب
جناب ڈاکٹر کرم حسین صاحب۔ جناب منشی محمود علی صاحب تاجر امین آباد پارک۔
جناب سید میر جان صاحب سکرٹری مسلم کلب و مالک مسلم گزٹ۔ جناب حبیب الرحمان صاحب
جناب ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ بیرسٹر ایٹ لا۔

انتظام قیام و آسایش مہمانان

جناب مولوی عبد القادر صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر۔ جناب میر احمد حسین صاحب تاجر تمباکو۔
جناب منشی دلاور علی صاحب تاجر خشت۔ جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب
جناب داروغہ عابد علی صاحب عطار نظیر آباد۔ جناب فضل ایوبی صاحب۔
جناب منشی سخاوت علی صاحب۔ جناب قاضی نظیر احمد صاحب۔ جناب حکیم کمال الدین صاحب
جناب شیخ نظیر محمد خان صاحب مالک ہوٹل۔ جناب حکیم عبد القوی صاحب جناب منشی محمد حسن صاحب تحصیلدار لکھنؤ

انتظام طعام برای مہمانان

جناب حکیم حافظ عبد الولی صاحب۔ جناب میر احمد حسین صاحب تاجر تمباکو۔ جناب ممتاز علی خان صاحب صدر بازار
جناب حافظ قطب الدین صاحب۔ جناب سید حسن شاہ صاحب

انتظام دکان طعام برائے وزیٹران

جناب منشی دلدار علی صاحب تاجر خشت۔

انتظام آرائش مقام جلسہ

جناب سید ظہور احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ۔

جناب خواجہ سید اصغر حسین صاحب عرف پیارے صاحب۔

جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب عرف اچھے صاحب۔

جناب سید یوسف علی صاحب منیجر ہیوٹ ڈرائینگ اسکول لکھنؤ

جناب منشی اظہر علی صاحب بی اے وکیل۔ جناب منشی صدیق احمد صاحب۔ جناب جان علیخاں صاحب

انتظام دفتر واقفیت عامہ

جناب حکیم عبد الحسیب صاحب دریابادی۔

انتظام تقسیم ٹکٹ شرکت جلسہ

جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل لکھنؤ۔

انتظام حفظ صحت و دواخانہ

جناب حکیم عبد الرشید صاحب و جناب حکیم عبد الحمید صاحب

انتظام دار التفکہ

طلباے دار العلوم کی انجمن المعین نے دار التفکہ کا انتظام کیا تھا اس دکان مین ہر طرح کا سامان تفکہ موجود تھا جس سے معزز مہمانون کو نہایت آسایش ہوئی۔

گوشوارہ جمع خرچ اجلاس سیزدہم ندوۃ العلما

(کتاب کے آخر مین ملاحظہ ہو)



کارروائی جلسہ ۶ اپریل ۱۹۱۲ء

اجلاس اول

۶ اپریل کی صبح سے دار العلوم کے زیر تعمیر مکان مین قومی چہل پہل اور زندہ دلی کے آثار نظر آنے لگے معزز مہمانون کی آمد کا سلسلہ اگرچہ ۴ اپریل ہی سے شروع ہوچکا تھا اور برابر اتبک جاری تھا، دار العلوم کے کمرے جو مہمانون کے ٹھہرنے کے لیے مخصوص کر دیے گئے تھے، علاوہ شہر کے بعض معزز اصحاب کی کوٹھیون کے جنمین مہمان ٹھہرائے گئے تھے، بالکل پر ہوچکے تھے۔ اجلاس کا وقت ½ ۸ بجے سے تھا لیکن وفور شوق کی یہ حالت تھی کہ آٹھ ہی بجے ہال اور اس کے دونون جانب کی صحنچیان بھر گئی تھین اور شوق و انتظار کی بیچینی حاضرین کے چہرون سے عیان تھی، آٹھ بجے علامہ سید رشید رضا مونر تشریف لائے اور تمام لوگ تعظیم کے لیے کھڑے ہوگئے اور جوش کے ساتھ اہلاً وسہلاً ومرحبا کی آواز بلند ہوئی، ٹھیک ½ ۸ بجے جلسہ کا افتتاح ہوا جیسا کہ ندوۃ العلما کے اجلاسون کا عام قاعدہ ہے پہلے مولوی عبد الحق صاحب حقی بغدادی اسسٹنٹ پروفیسر محمڈن کالج علیگڑھ نے نہایت

خوش الحانی کے ساتھ عربی لہجے مین چند آیتین قرآن مجید کی تلاوت کین جنکو تمام مجمع نے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ سنا اس تلاوت نے ایک ایسی کیفیت قلوب پر طاری کردی تھی جو بیان نہین کیجا سکتی، اسکے بعد جلسہ کی اصلی کارروائی شروع ہوئی، جناب آنریبل مسٹر راجہ تصدق رسول خان بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ پریسیڈنٹ استقبالی کمیٹی۔ بعض وجوہ سے تشریف نہ لا سکے تھے اس لیے بجائے اُنکے مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا سکرٹری استقبالی کمیٹی نے راجہ صاحب کی جانب سے مہمانون کا خیر مقدم ادا کرتے ہوئے ایک پُرجوش تقریر کی جسمین ندوة العلما کے اغراض و مقاصد پر بھی روشنی ڈالی گئی تھی مگر افسوس ہے کہ یہ تقریر زبانی بیان کیگئی تھی اور جلسہ کے بعد جناب مقرر کو اس بات کا موقع نہین ملا کہ وہ اسکو اپنی یادداشت سے قلمبند فرماتے،

اس تقریر کے بعد ندوة العلما کے اجلاس سیزدہم کے لیے صدرنشین کا انتخاب کیا گیا، صدارت کے لیے جن بزرگون پر نظر پڑتی ہے اُنکے لیے صرف یہی ضروری نہین ہے کہ ملک مین عام اثر رکھتے ہون، ذی وجاہت ہون، روشن خیال ہون، بلکہ اُس کے ساتھ ہی یہ بھی شرط ہے کہ وہ اسلام و علوم اسلام کے بہت بڑے حامی ہون کسی معزز و قدیم خاندان سے تعلق رکھتے ہون، جلسے مین اگرچہ ان صفات کے بزرگ بفضل خدا اور بھی تھے لیکن اُن اوصاف و حیثیتون مین جو درجہ علامۂ سید رشید رضا ایڈیٹر المنار کا تھا وہ بالاتر تھا اس لیے ندوة العلما کی صدارت کے لیے آپ سے بڑھکر کوئی موزون نہین ہو سکتا تھا چنانچہ شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے آپکو تعارف کراتے ہوئے آپکی صدارت کی تحریک کی اور اُسکے ساتھ ایک مختصر تقریر کی جسمین آپ نے افسوس کے

کہاکہ اگرچہ علامہ ممدوح ہندوستان مین ناواقفیت کے ساتھ دیکھے جاتے ہین لیکن اُنکی
عام وجاہت وہردل عزیزی معلوم کرنی ہو تو آپ اُنھین عرب، شام، مصر، قسطنطنیہ،
طرابلس الغرب، ٹیونیس الجزائر، روس اور ممالک یورپ مین پوچھ لیجیے روشن خیالی کی
نسبت اتنا کہنا کافی ہے کہ آپ نے **مفتی محمد عبدہ** جیسے عظیم الشان مصلح کے شاگرد رشید
ہونے کے علاوہ خود بھی باوجود انتہائی صعوبتون کے عرصے سے اصلاح کا کام نہایت
سرگرمی وایثار کے ساتھ جاری کر رکھا ہے اور اسی غرض سے چودہ سال سے **المنار**
نہایت آب وتاب وآزادی کے ساتھ نکال رہے ہین جسکے پاکیزہ مضامین کی اسلامی
ملکون مین دھوم ہے، اسلام وعلوم اسلام کی حمایت کا شغف اسدرجہ بڑھا ہوا ہے
کہ آپنے مصائب سفر برداشت کیے تمام ٹرکی کا سفر کیا اور مصر مین ایک کالج دینی تعلیم
کے لیے جسکا نام مدرسہ دعوت والارشاد ہے قائم کرلیا ہے جسکے لیے ایک لاکھ روپیہ
کا گرانقدر عطیہ شیخ الاسلام کی جانب سے ملتا تھا مگر آپنے صرف اس بناپر لینے سے انکار
کردیا کہ آزادی مین خلل آئے گا لیکن جو صفت ندوہ مین اور آپ مین مشترک ہے وہ یہ ہے
کہ آپ بھی پالیٹکس سے علیحدہ رہتے ہین، آپ نے مصر والون کو اس بات پر متوجہ
کیا ہے کہ اگر تمھین ترقی کرنا ہے تو پالیٹکس سے علیحدہ رہو۔

اس کے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری نے تائید کی اور آپ
بالاتفاق رئیس مجلس منتخب ہوئے اور کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہو کر آپ نے نہایت
فصاحت وبلاغت کے ساتھ ایک مبسوط ومغز تقریر فرمائی جو فی الحقیقت شوق عکاظ کے
خطبون کو یاد دلاتی تھی اور عرب کی **قادر الکلامی**، **زور کلام** گرمی بیان اور قوت تاثیر
زندہ شہادت تھی، اگرچہ آپ نے تقریر عربی زبان مین کی اس وجہ سے اس تقریر کو جلسہ کا

ایک نہایت مختصر گروہ سمجھ سکتا تھا لیکن سید صاحب کے لب و لہجہ، جوش، حرکات و سکنات، روانی بیان، اور جا بجا قرآن مجید کی آیتون کا اقتباس اور اُن سے استدلال یہ تمام چیزین ایسی تھین جنھون نے ہر شخص کو محو حیرت بنا دیا تھا اور اسلام کی پاک مذہبی زبان کی عظمت در و دیوار سے نمایان ہو رہی تھی،

خلاصہ تقریر افتتاحی جناب علامہ سیّد رشید رضا آفندی الحسینی

صدر انجمن جلسہ ندوۃ العلما

حضرات علماے اسلام و مسلمانان ہند! مین ندوۃ العلما کا نہایت ممنون ہون کہ مجھکو اُسکے سالانہ اجلاس مین شریک ہونے کی دعوت دیگئی جب یہ دعوت میرے پاس پہونچی تو مین مدرسۂ دعوت و ارشاد کی بنیاد رکھنے اور اُسکے لیے مدرسون اور پروفیسرون کا انتخاب کرنے اور تمام ضروری سامان مہیا کرنے مین مشغول تھا، میرے دل مین مدت سے آرزو تھی کہ ہندوستان کی مین سیر کرون اور یہان کی اُن کوششون کا مطالعہ کرون جو مذہبی تربیت اور تعلیم کے باب مین مسلمان کر رہے ہین. باوجود سخت مشغول ہونے کے یہ آرزو غالب آئی اور مین نے مدرسہ دعوت و ارشاد اور المنار کے کامون کو چھوڑ کر ندوہ کی دعوت کو قبول کر لیا گو کہ موقع اس بات کا تھا کہ مین ایسی مشغولیت کے وقت مصر سے ایک قدم باہر نہ جاؤن، انجمن دعوت و ارشاد کے ممبرون نے بھی مجھے صلاح دی کہ مین ندوہ کی دعوت کو قبول کرون اور انجمن کی طرف سے ایک نمایندہ بنکر اجلاس ندوہ مین شریک ہون، چنانچہ مین آپ کے سامنے موجود ہون، اسوقت مسلمانون کی شان کو بلند کرنے

اور اُن مین تعلیم و تربیت پھیلانے کے متعلق جو کچھ مین بیان کرنا چاہتا ہون وہ اپنی طرف سے بھی بیان کرونگا اور آپکے مصری بھائیونکی طرف سے بھی جنکے دلون مین وہی فیلنگ موج زن ہے جو آپکے دلون مین ہے۔

اے میرے معزز او محترم بھائیو! مجھے امید ہوکہ آپ میرے خیالات کو اس لحاظ سے نہین سُنینگے کہ وہ ایک بڑے ماہر فن کے خیالات ہین بلکہ اس لحاظ سے سُنینگے کہ وہ ایک خالص ہمدرد اسلام کے دل سے نکلے ہین اگر اُن مین کوئی بات ایسی ہو کہ قبول کرنے کے لائق ہو تو وہ قبول کرلی جائے اور اگر اُس مین کوئی غلطی ہو تو وہ معاف کردیجائے۔ مین پندرہ برس سے مصر مین مسلمانونکی تعلیم و تربیت کے مسئلہ پر برابر غور کرتا اور بحث کرتا رہا ہون مصر ایک ایسا ملک ہے جہان مسلمانون کی تعلیم اور ترقی کی باتون کا جاننا اور پہچاننا بہ نسبت دوسرے ملکون کے نہایت آسان ہے ایک دانائے فرنگ کا قول ہو کہ مصر دنیائے اسلام کا سوچنے اور سمجھنے والا دماغ ہے۔

اے برادران محترم! آپ پر اور ملک کے تمام مسلمانون پر اسلام کا یہ حق کہ آپ اُس کے علوم اور اخلاق کو زندہ کرین ویسا ہی ہے جیسا کہ ملک مصر کے مسلمانون پر۔ مین سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہون کہ مصر اور ہندوستان مین جسقدر تعلیم و تربیت اور رائے کی آزادی اور دولت کی بہتات ہو ایسی کسی ملک مین نہین ہے۔ ہم پر لازم ہو کہ اس نعمت کا شکریہ ادا کرین اور اُس سے فائدہ اُٹھانے پر کمربستہ ہون۔

تاتار جسمین روسیون کی عملداری ہو اس مین مسلمانون نے تعلیمی ترقی پر اپنی توجہ مبذول کی ہو مگر حکومت کی طرف سے اپر سختی کیجاتی ہے وہان کے مسلمان مدرس مسلمانون کو تعلیم دینے کے قصور مین جیلخانے بھیجے جاتے ہین اور جلاوطن کیے جاتے

ہین، روس کا ایک زبردست عالم جو عالم جان کے نام سے مشہور ہے تین سال سے مصر مین اس لیے ٹھہرا ہوا ہے کہ اُسکو اپنے وطن مین واپس جانے کی اجازت نہین ہی، اسکا قصور یہ ہے کہ وہ مسلمانون کو شہر کازن کے نامور اسلامی کالج مین تعلیم دیتا اور اُن کے دلون مین بیداری پیدا کرتا تھا، اسکا ایک بھائی اور ایک نائب مدرس بھی اسی قصور مین جلاوطن کر دیا گیا ہے، روسی مسلمانون مین سے دو بھائیون عبید اللہ اور عبید اللہ نے قریہ بوبی مین ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی تھی اور وہ اُسکو ترقی دینے مین مشغول تھے کہ گزشتہ سال کے موسم سرما مین روسی حکومت نے اُن کو جیلخانے بھیجدیا، امید تھی کہ بہت جلد کازان کے محکمۂ فوجداری مین ان پر مقدمہ دائر ہوگا، مگر ایک سال گزرنے پر بھی وہ عدالت مین ابتک پیش نہین کیے گئے روس کے ایک اسلامی اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ عنقریب اپریل مین اُنکا مقدمہ پیش ہوگا، روس کے نیم سرکاری اخبار" نووی ایمیا" نے گورنمنٹ روس کو تحریک کی ہے کہ وہ مسلمانان ترکستان کو تعلیم مین ترقی کرنے سے روکے کیونکہ اس سے اُن مین پولیٹیکل بیداری پیدا ہوگی، یہ حال اُن مسلمانون کا ہے جو آپکے قریب ہی ایک یورپین سلطنت کے زیر سایہ آباد ہین۔ شمال افریقہ کے مسلمانون کا حال اُن سے بدتر ہے۔ تاتار کے مسلمان باوجود حکومت کی سختیون کے تعلیم و تربیت کی دُھن مین لگے ہوئے ہین، وہ مصر، شام، اور حجاز مین اپنی قوم کے طلبا بھیجتے رہتے ہین تاکہ وہ عربی زبان سیکھین اور اپنے ملک مین واپس جا کر علم کا کام انجام دین، اُن کے بعض طلبہ قسطنطنیہ تک بھی پہونچتے ہین تاکہ علوم جدید کی تحصیل کرین مگر ٹیونس اور الجزائر کے مسلمان جو فرانس کے زیر حکومت ہین یہ کام بھی نہین کر سکتے، فرانس نہایت سختی کے ساتھ انکی نگرانی کرتا ہے بعض انصاف پسند فرانسیسی افسر اس بات کے قائل ہین کہ ان ملکون کے مسلمانون کا

سب نے حد دباؤ ڈالا جاتا ہے، فرانسیسی مدبرون مین سے بعض کی راے یہ ہے کہ یہ دباؤ جاری رکھنا چاہیئے یہان تک کہ افریقہ کے ان ملکون سے عربی زبان اور اسلام مٹجائے مگر بعض مدبر مسلمانون کے ساتھ حسن سلوک کی راے دیتے ہین جاوہ اور ملایا کے مسلمانون کی حالت تمام مسلمانون سے بدتر ہے، ہالنڈ کی حکومت نے اُن کے گرد جہالت کی چاردیواری کھینچدی ہے جس سے باہر وہ نہین نکل سکتے اگر آپ اُن مسلمانون کی دردناک حالت معلوم کرنا چاہین تو مین ایک انگریزی کتاب پیش کرون گا جسمین اُنکے مفصل حالات درج ہین آپ اُسکا ترجمہ کرائین اور اخبارون مین شایع کرین آپ کو خدا کا شکر کرنا چاہیے کہ آپکے سرون پر ایسی حکومت نہین ہے، انگریزی حکومت کی بنیاد آزادی پر ہے اس حکومت کے سایہ مین رعایا اپنے تئین ترقی کے بلند مراتب پر پہونچا سکتی ہے بشرطیکہ وہ عقل و دیانت سے کام لے یہ بات کسی اور یورپ مین حکومت مین کہین نہین ہی جو لوگ تعلیم کے کام مین مشغول ہون اُن کو ظاہر و باطن مین سیاست سے کنارہ کش ہوجانا چاہیئے، شیخ محمد عبدہ مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ جس کام مین سیاست کا دخل ہو وہ بالکل خراب ہوجاتا ہے جو لوگ تعلیم کے کامون مین سیاست کو شامل کرتے ہین اگر اُنپر حکومت کی طرف سے سختی کیجاتی ہے تو کچھ بعید نہین ہے کیونکہ علم تمدن جسکی نبیاد تاریخ پر ہی بتاتا ہے کہ حکومتین اُن کوششون کو معافی کی نظر سے نہین دیکھ سکتین جو اُن کے اقتدار کے برخلاف کیجائین اور اُنکے سوا وہ ہربات کو معاف کرسکتی ہین، غور کرو کہ ہمارے مذہب مین بھی خدا نے شرک کے سوا ہر گناہ کو معاف کرنے کا وعدہ کیا ہی مگر شرک کی بخشش اُسکی جناب مین بھی نہین ہوسکتی۔ ایسی ترقی یافتہ حکومتین موجود ہین جو قانونی اور انتظامی معاملات مین رحم اور انصاف سے کام لیتی ہین۔ مگر ایسی کوئی حکومت دنیا مین

نہین ہوجو سیاسی معاملات مین رحم یا انصاف کا برتاؤ کرے، قرن اول کی اسلامی حکومتون سے بڑھکر کوئی حکومت منصف اور مہربان نہین تھی یہان تک کہ فتوحات اور فوجی حکومت کے وقت بھی رحم وانصاف کا جلوہ انکے کامون مین نظر آتا تھا اور اسکا اقرار یورپ کے انصاف پسند مورخون نے علی الاعلان کیا ہی چنانچہ فرانس کا نامور مورخ موسیو لیبان لکھتا ہی "عربون سے زیادہ رحمدل انصاف پسند فاتحون کا سراغ تاریخ مین نہین ملسکتا۔ اگر ہم اس موقع پر خلفاے راشدین کی حکومت سے قطع نظر کرین، کیونکہ وہ پیغمبر اسلام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے جانشین تھے اور اُن پر ہم دیگر حکومتونکو قیاس نہین کر سکتے توکم سے کم بنی امیہ اور عباسیون کی حکومتون کو تو پیش نظر لا سکتے ہین، بلا شبہہ یہ دونون حکومتین دنیا کی قدیم اور جدید حکومتون مین قانون وانتظام کے لحاظ سے رعایا پر سب سے زیادہ مہربان اور فیاض تھین، مگر دیکھو کہ انھون نے اُن اشخاص کے ساتھ کیسا جابرانہ برتاؤ کیا جو اُنکے اقتدار کے مخالف تھے یہانتک کہ اُنھون نے آل رسول (علیہم السلام) کو ذبح کرنے مین بھی دریغ نہین کیا، وہ آل نبی مین سے جسکو جہان پاتے تھے اس وہم سے کہ مبادا وہ انکی حکومت مین خلل انداز ہو بے تکلف قتل کرڈالتے تھے بلکہ تاریخ شہادت دیتی ہی کہ حکومت کی طمع کے سبب باپ نے بیٹے کو بیٹے نے باپ کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہی"

اے میرے معزز بھائیو! موجودہ حکومت آپکو اجازت دیتی ہے کہ آپ اپنی اولاد کو تعلیم وتربیت کی روشنی سے منور کرین۔ انکو اپنے مذہبی اصول وعقائد سکھائین، انکو اسلامی فضائل کے زیور سے آراستہ کرین اور انکو دنیا ودین کی بہتری کے لیے جو چاہین سکھائین اور پڑھائین، ان تمام معاملات مین آپ ازاد ہین بشرطیکہ آپکی مذہبی وعلمی انجمنین اس حکومت کی واجبی عزت کرین اور اُسکے اقتدار کے برخلاف کوئی حرکت نکرنے پائین، اس حالت مین اگر آپ اپنی پوری طاقت اپنی قوم مین تعلیم پھیلانے مین صرف نہ کرین

تو یہ آپ کا قصور ہے حالانکہ اس سے بھی بڑھکر یہ حکومت آپ کو دینی اور دنیوی تعلیم پر آمادہ کرتی ہی مین اس بات کو سنکر حیرت مین ہون کہ انگریزی حکومت ہندوستان کے مسلمانونکو ہر پہلو سے تعلیم کی طرف رغبت دلاتی ہی، وہ علیگڑھ کالج وغیرہ پرائیویٹ تعلیم گاہون کو مالی مدد دیتی ہی. ندوۃ العلما ایک مذہبی جماعت ہی اور اُسکا مقصد اشاعۃ اسلام ہی تاہم گورنمنٹ سنے ایک بیش قطعہ زمین اُسکو بھی عطا کیا ہی اور وہ چھ ہزار روپیہ سالانہ بھی اُس کو دیتی رہتی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے جو امدادین آپ کو مل رہی ہین اور جو ترغیبین اُسکی طرف سے دی جا رہی ہین اُسسے قطع نظر کرکے آپ کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ حکومتین قومون کو ترقی نہین دیسکتین جب تک کہ وہ خود اپنی ترقی کے لیے سرگرمی سے کوشش نہ کرین. اس بنا پر واجب ہی کہ آپ اپنی ذاتی سرگرمیون اور کوششون پر بھروسا کرین کیونکہ قرآن مجید باآواز بلند کہتا ہی کہ ہر انسان اپنی ہی کوششون کا پھل پاسکتا ہی لارڈ کرومر سے ایک دفعہ مصر کے ایک ممتاز شخص سنے کہا کہ آپنے مصر کی مالی حالت کو درست کیا اور جو خدمت آپنے مصر مین انجام دی وہ حکومت کے لیے انجام دی مگر آپنے ابتک کوئی ایسا کام نہین کیا جس سے یہان کے مسلمان ترقی کرسکین" لارڈ کرومر نے کہا جو لوگ آپ ترقی کرنا نہین چاہتے اُنکو کوئی شخص ترقی کے درجے پر نہین پونچا سکتا، مصریون کا فرض ہی کہ وہ اپنی ترقی اور بہبودی کے لیے خود کام کرین اور جب وہ کام شروع کرینگے اور مجھ سے امداد کے طالب ہونگے تو مین اُنکو خوشی سے مدد دونگا"

اے میرے معزز ہم مذہبو!! ہماری سب سے بڑی ضرورت یہ ہی کہ ہم اپنی تعلیم کے طریقون کی اصلاح کرین یہ ضرورت بدیہی ہے اور اس سے ہر شخص متفق ہے، جامع ازہر کے مور علما اور قسطنطنیہ کے علما سب اس ضرورت کو محسوس کرچکے ہین، قریب کے

دو سالون مین اُنھون نے حکام کے ساتھ ملکر کمیٹیان کی ہین اور اس ضرورت پر غور کیا ہی، اُنھون نے تعلیم کے جدید پروگرام تیار کیے ہین، اُن کتابون کو تعلیم کے لیے انتخاب کیا ہی جو پہلے تعلیم مین داخل نہ تھین اور اُن کتابون کو نصاب تعلیم سے خارج کیا ہی جو پہلے عام طور سے پڑھائی جاتی تھین، اُنھون نے علوم جدیدۂ کی ضرورت کو بھی تسلیم کیا ہی اور نصاب تعلیم مین اُنکو شامل کیا ہی آپ نے بھی ہندوستان مین اس ضرورت پر غور کر کے اپنے قدیم نصاب تعلیم مین ترمیم کی ہے، ٹیونس کے علمانے بھی دو سال گزشتہ مین اپنے نظام تعلیم مین بہت سے تغیرات کیے ہین، اگرچہ بہت سے لوگ اُن ملکون مین ایسے موجود ہین جو تعلیم قدیم سے ایک انچ آگے بڑھنا نہین چاہتے اور اُسکو منتہاے کمال خیال کرتے ہین مگر تمام سوچنے والون اور غور کرنے والون نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہی کہ القاہرہ اور قسطنطنیہ مین جو نصاب تعلیم اب جاری ہی اُسمین گو نہ اصلاح ہوئی ہی مگر وہ اصلاح ابھی کمال کے درجہ پر نہین پونچی، قانون قدرت یہ ہی کہ سب لوگ ایک بات پر متفق نہ ہون، قانون قدرت یہ ہے کہ کسی قوم کے بہت سے آدمی کسی تمدنی اصلاح پر فوراً راضی نہون بلکہ ایک مدت دراز گزرنے کے بعد وہ اس اصلاح کو تسلیم کرین، یہ بھی قانون قدرت ہی کہ اگر کسی نظام مین فوری تغیر کیا جائے تو وہ نظام بالکل بربا د ہو جائے اس بنا پر طالبان اصلاح کو اس بات سے غمگین ہونا نہین چاہیے کہ اُن کے گرد و پیش بہت سے آدمی قدیم نظام سے مایوس ہین اور اُنکی اصلاح پر راضی نہین ہین، اُن کا فرض یہ ہی کہ جو اصلاح اُنکو مطلوب ہی اُسکو سرگرمی سے شروع کرین اور استقلال کے ساتھ اُس اصلاح کی حمایت کرین، اُسکا نتیجہ یہ ہو گا کہ رفتہ رفتہ قوم مین بیداری پیدا ہو گی اور انجام کار طالبان اصلاح کو فتح ہو گی، خدا فرماتا ہے کہ ’’وہ کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جب تک کہ وہ قوم اپنی حالت کو

آپ سنید ہے ہم مسلمان اپنی تاریخ اور اپنے بزرگون کے کارنامون سے آگاہ ہین، ایک زمانہ تھا کہ ہماری قوم مین بڑے بڑے مذہبی پیشوا انصاف پرست حکمران، عامل علما، فیاض دولت مند، کامل صناع، ہنرمند کاشتکار، اور نامور تاجر تھے بلکہ ہم ہر ایک علم و عمل مین دنیا کی تمام قومون پر سبقت لے گئے تھے یہان تک کہ ہم جس ملک مین قدم رکھتے تھے اُس ملک کے باشندے ہماری طرف کھنچتے تھے اور مذہب زبان اور اخلاق مین ہماری پیروی کرنا چاہتے تھے مگر کیا آج بھی ہم ایسے ہی ہین؟ کیا ہم عزت اور عظمت کے آسمان سے نہین گر گئے ہین؟ کیا ہم ترقی کی دوڑ مین دنیا کی قومون سے کوسون پیچھے نہین رہگئے ہین؟ کیا ہمکو اپنی گزشتہ اور موجودہ حالت پر غور کرنا اور عزت حاصل کرنا نہین چاہیے؟ ہم سے ہر قوم آگے بڑھگئی ہے یہان تک کہ بت پرست لوگ بھی جو اس ملک مین اسلام کی روشنی پھیلنے سے پہلے پتھرون، جانورون، دریاؤن اور آگ کے شعلون کی پرستش کرتے تھے اور درختون کے پتے کھاتے اور ننگے بدن رہتے تھے، بلاشبہہ ہماری حالت مین یہ تغیر خدا نے نہین کیا ہے جبتک کہ ہمنے اپنی حالت کو بذات خود نہین بگاڑا، یاد رکھو کہ یہ خدا کا اٹل قانون ہی اور اُس کے قانون مین کوئی ہیرپھیر نہین ہوسکتا، قرآن مجید مین مسلمانون سے کہا گیا ہی کہ تم دنیا کی بہترین قوم ہو جو دنیا کے باشندون کو اچھی باتون کی ہدایت کرنے اور بری باتون سے بچانے کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

کلام الٰہی مین جو صفات مسلمانون کے بیان کیے گئے ہین وہ سب ہم مین موجود تھے، ہم قومی معاملات مین نہایت آزادی سے راے دیتے تھے ہماری علمی پیاس کبھی بجھنے نہ پاتی تھی، ہمارے اخلاق پاکیزہ اور شائستہ تھے، ہم خدا کی رسی کو مضبوط پکڑے

ہوئے تھے، ہم نیک کاموں کے کرنے پر ہر وقت کمربستہ رہتے تھے، ہم آپس میں برادرانہ سلوک کرتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور محبت سے پیش آتے تھے، ہم قوم کے فائدوں کو اپنے ذاتی فائدوں پر ترجیح دیتے تھے. جب ہم نے ان تمام صفات کو مٹا دیا اور اپنے اندر سے نکال پھینکا تو خدا نے وہ نعمتیں اور برکتیں ہم سے چھین لیں جو ہمارے اسلاف پر نازل ہوئی تھیں، آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم کمزور ہیں فلاکت زدہ ہیں. غیروں کی نگاہوں میں ذلیل ہیں. ایک دوسرے سے حسد کرتے ہیں، اور خود غرضیوں اور جاہ پسندیوں میں مبتلا ہیں، تعلیم سے بے پروا ہیں. ایک دوسرے کی مخالفت پر کمربستہ ہیں، جب تک ہم اپنی برائیوں کو خود دور نہ کرینگے اور اپنے نفسوں کی آپ اصلاح نہ کرینگے یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا ہمکو زمانہ سلف کی کھوئی ہوئی عظمت پھر عطا کرے، ہمیں اپنی اصلاح اور ترقی کے لیے اُسی ہدایت پر چلنا چاہیے جس پر ہمارے نامور اسلاف چلتے تھے، امام مالک فرماتے ہیں کہ "اُمت محمدی کے متاخرین کی اصلاح اُنھیں باتوں سے ہوگی جن سے اس امت کے متقدمین کی اصلاح ہوئی تھی" بلاشبہہ ہمکو اپنی اصلاح کے لیے تعلیم و تربیت پر متوجہ ہونا چاہیئے، اصلاح سے مراد یہ ہے کہ ہمارے اعمال ترقی کر جائیں اور اُن کا رُخ بہتری اور بہبودی کی طرف پھر جائے مگر اعمال علوم اور اخلاق کا نتیجہ ہیں۔

جب ہم تعلیم پا کر حق و باطل اور مفید و غیر مفید میں امتیاز کرنے لگیں گے اور ہمارے اخلاق شائستہ ہو نگے تو ہمارے اعمال بھی ایسے ہو جائینگے کہ ہم ترقی کو بلندی پر لیجائیں اور دینی اور دنیوی کمال کی منزلت تک پہونچائیں اسی بنا پر ضروری ہے کہ ہم تربیت کے طریقے اور تعلیم کے طریقے کی اصلاح ایک ساتھ کریں جو طریقہ تعلیم چند صدیوں سے ہماری

قوم مین جاری ہو اگر اُس سے ایسے علما تیار ہو سکتے جو قوم کی ترقی کیطرف لے جاتے اور اُس تنزل اور ادبار سے نکال سکتے جسمین مسلمان مبتلا ہین تو آج ہماری ذلیل حالت نہ ہوتی اور ہماری قومیت کے اعضا فالج زدہ نہوتے۔

بچون کی تربیت کا حال یہ ہو کہ وہ گویا ہمارے نزدیک لائق بحث اور قابل توجہ نہین ہے، اکثر مسلمان بچونکی طرف سے بے پروا ہین اور وہ اس باب مین خاندانی دستور کے پابند ہین مگر بڑے بڑے شہرون مین بعض نئی روشنی کے مسلمان البتہ بچونکی تربیت پر متوجہ ہین، مگر اُنھون نے اپنے بچونکو تربیت کے لیے یوروپین لیڈیون کے سپرد کر رکھا ہی، وہ اُن بچونکو اپنی زبان سکھاتی ہین اور اپنی قوم کی عادتین اُن مین پیدا کرتی ہین، یہ حال تو چھوٹے بچونکی تربیت کا ہی، بڑونکی تربیت جو وعظ و نصیحت سے ہو سکتی ہو ایسے لوگون کے حوالے کی گئی ہے جو ظاہر مین بزرگ اور نیک نظر آتے ہین مگر حقیقت مین جاہل مفسد ہین، مذہبی تعلیم کا یہ حال ہو کہ موجودہ طریق تعلیم بالکل بے ثمر ہے اور اُسکی اصلاح مین رایون کا اختلاف ہو۔

تعلیم بذات خود ایک فن ہو جو دیگر فنون کی طرح تمدن کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا ہی جیساکہ ابن خلدون نے لکھا ہی، ہمارے اسلاف عقل و تجربہ کی بنا پر اپنے اپنے زمانہ کے حالات کے بموجب طریقۂ تعلیم پر توجہ کرتے رہے ہے سب سے پہلا طریقۂ تعلیم روایت اور املا تھا. یعنی اُستاد زبان سے کچھ بیان کرتا تھا اور شاگرد اُس کو سنکر یاد کر لیتے تھے، کاغذ پر لکھ لیتے تھے، اسکے بعد یہ طریقہ نکلا کہ جو باتین یاد ہوتی تھین یا کاغذ پر لکھی ہوتی تھین، اُن سے نتائج نکالے جاتے تھے اور دلائل کے ساتھ ایک رائے کا مقابلہ دوسری رائے سے کیا جاتا تھا اور ایک خاص رائے کو ترجیح دی جاتی تھی اور اُسکی پیروی کیجاتی

تھی پھر رفتہ رفتہ مختلف علوم و فنون مین کتابین لکھی گئین، اُن کتابون مین جو اول لکھی گئین سب سے بڑی خوبی یہ ہو کہ اُنکی عبارت آسان ہو اور اُن مین دلیلین اور مثالین کثرت سے درج کی گئی ہین اُنکے بعد جو مصنف آئے اُنھون نے پہلے مصنفون کے ایسے بیانات کی تشریح کی جو سمجھ مین نہ آتی تھی اور اُن کے مجمل مضامین کو تفصیل سے بیان کیا اور اُنکی غلطیونکو مدلل طریقے سے بیان کیا پھر ہمتین پست ہوگئین اور تحقیقات کا شوق دھیما ہوگیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلی کتابون کے خلاصے لکھے جانے لگے جسمین مختلف علوم کے ضروری قواعد و مسائل مختصر عبارت مین بیان کیے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ مثالین اور دلیلین درج نہین کیجاتی تھین، پھر اختصار کے لئے یہان تک بڑھی کہ ایک مصنف کسی علمی مسئلہ کو ایک وقت جس مختصر عبارت مین لکھتا تھا دوسرے وقت خود اسکو سمجھ نہ سکتا تھا، اس کے بعد وہ زمانہ آیا جسمین ان خلاصون کی شرحین اور شرحون کی شرحین لکھی جانے لگین اور رفتہ رفتہ اُن شرحون پر بھی حاشیے چڑھنے لگے، اس زمانہ مین طریقۂ تعلیم یہ نکلا کہ کسی فن کی کتاب اُستاد کے ہاتھ مین ہے اور شاگرد اُس کے روبرو اول اُس کتاب کا متن پڑھتے ہین پھر اُسکی شرح، پھر اُسکا حاشیہ، اسکے بعد اُستاد تقریر کرتا ہو، ان تمام کوششون کا نتیجہ اسکے سوا اور کچھ نہ تھا کہ ایک مختصر کتاب کی عبارت سمجھ مین آجائے اور اُس عبارت کے حل کرنے کے لیے اورون نے جو کچھ لکھا ہو وہ بھی سمجھ لیا جائے اس بیان سے مختصر طور پر ظاہر ہے کہ طریقۂ تعلیم و طریقۂ تصنیف زمانہ گزشتہ مین آہستہ آہستہ کسطرح بدلتا رہا ہے، یہ تبدیلیان ایکدم نہین ہوئین کیونکہ زمانۂ حال کی مہذب سلطنتون کی طرح کوئی ایسا محکمۂ تعلیم نہ تھا جسکی طرف سے تعلیم کا نصاب اور اُسکے قواعد یکسان طور پر تمام مدارس کے لیے شایع کیے جاتے، عباسیون کے زمانے مین تعلیم کا ایک خاص نظام البتہ موجود تھا جسکی پیروی مدرسۂ نظامیہ

بغداد مین اور ان بڑے بڑے مدارس مین کیجانی تھی جو مدرسۂ نظامیہ کے طرز تعلیم پر چلائے جاتے تھے مگر نہ اُس نظام تعلیم کی عام اشاعت ہوئی نہ اُسکو ترقی دیگئی اسکا سبب یہ تھا کہ قوم پر زوال آنا شروع ہو گیا تھا اور اسکے جسم مین تمدنی بیماریون کے جراثیم اپنا اثر کرنے لگے تھے یہ سچ ہی کہ امام غزالی اور اُن کے شاگرد ابوبکر عربی ابن خلدون، اور شیخ زکریا انصاری نے طریقہ تعلیم اور اسکے قواعد پر اپنی اپنی تصنیفات مین بحث کی مگر اس سے کچھ فائدہ نہوا لازم یہ تھا کہ فن تعلیم ایک مستقل فن قرار دیا جاتا اور اُسکے مسائل کی تحقیقات پر خاص کتابین لکھی جاتین اور بادشاہون کے حکم سے مدارس عالیہ اُس طریقہ تعلیم پر عمل درآمد کرتے ہوئے انکی نظر مین صحیح اور مفید طریقہ نظر آتا پھر کچھ مدت کے بعد اگر اس طریقہ مین کچھ نقص نظر آتے تو اُنکی اصلاح کی جاتی جیساکہ آجکل مہذب سلطنتون مین کیا جاتا ہی مگر افسوس ہی کہ ایسا نہین کیا گیا کیونکہ ہماری قوم نہایت تیزی کے ساتھ زوال و تنزل کی نشیب کی طرف جارہی تھی یہ کیونکر ممکن تھا کہ اُسوقت ہم ترقی کی باتون کی طرف مائل ہوتے ہین نے اس امر کو اسرار البلاغہ کے دیباچہ مین بیان کیا ہی یہ کتاب امام بلاغت شیخ عبدالقاہر جرجانی کی تصنیف ہی اور علم بیان کے مسائل اس مین بیان کیے گئے ہین۔ دلائل الاعجاز بھی ایک ایسی ہی کتاب علم معانی مین ہی، ان دونون کتابون کو دیکھکر اچھی طرح سمجھ مین آسکتا ہی کہ طریقہ تصنیف اور طریقہ تعلیم کو زمانہ مابعد مین کسقدر تنزل ہوا ہے، یہ پہلی کتابین ہین جنمین فن بلاغت مستقل طور پر مدون کیا گیا ہے اور اُس مین کلیہ قاعدے بیان کیے گئے ہین اور اُن کے تمام مضامین عمدہ ترتیب کے ساتھ بابون اور فصلون مین تقسیم کیے گئے ہین یہ کتابین آج اُن کتابون سے کہین زیادہ افضل اور مفید ہین جو ان کے بعد اور انھین کی مدد سے لکھی گئین اور درس مین جاری کیگئین مثلاً مفتاح سکاکی مطول و مختصر علامہ تفتازانی، ان کے بعد کی کتابون کا اثر یہ ہوا ہے کہ ممالک

اسلامیہ کے مدارس مین عربی زبان کی بلاغت مردہ ہوگئی ہے، مین نے اور شیخ محمد عبدہ مرحوم نے حجاز، عراق اور قسطنطنیہ مین اسرار البلاغۃ اور دلائل الاعجاز کی تلاش کرائی اور جب ان کتابون کے نسخے مل گئے تو اُنکی تصحیح کی اور اُنکو چھپوایا. شیخ مرحوم نے ان کتابون کا درس جامع ازہر مین دیا اور بہت سی طلبہ اُنکے حلقۂ درس سے مستفید ہوئے، اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ازہر مین عربی زبان کی فصاحت و بلاغت از سر نو زندہ ہوگئی، حالانکہ اس سے پہلے وہ مر چکی تھی، مصر کے محکمۂ تعلیم نے ان کتابون کو اُس کالج کے نصاب مین داخل کردیا ہے جس سے عربی زبان کے مدرس تعلیم پاکر نکلتے ہین، اور اب ہوڈان کے گارڈن کالج مین بھی اُن کتابون کا درس جاری ہے، مین علوم اسلامیہ مین سے ہر علم کے طریقۂ تعلیم اور طریقۂ تصنیف کے تنزل کی مثالین بیان کرسکتا ہون مگر وقت کی تنگی کے سبب سے مجبور رہون تصنیف و تعلیم کے طریقون کا یہ تنزل تمام ممالک اسلامیہ مین عام طور پر ہوا اور اسمین کوئی تعجب نہین ہے کیونکہ دنیا بھر کے مسلمان ایک قوم ہین، انکی علمی اور عملی ترقیون کی بنیاد مذہبی ہدایت تھی جب وہ مذہب کے صراط مستقیم سے ہٹ گئے تو اُنکی ہر چیز پر زوال آگیا۔

بلاد عجم مین عربی زبان کے تنزل کی ایک اور بڑی وجہ پیش آئی اور وہ یہ تھی کہ علما عربی کتابون کے مضامین اپنے شاگردون کو ترجمے کے ذریعے سمجھانے لگے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طالبعلم برسون کی تعلیم کے بعد عربی زبان کے چند عام قاعدے سیکھ جاتا ہے مگر اُسکی طبیعت مین ایسا ملکہ پیدا نہین ہوتا کہ وہ بے تکلف عربی بول سکے اور لکھ سکے اور کسی بلیغ عربی کلام سے بغیر اُلجھن اور دقت کے اُسی طرح اثر پذیر ہوسکے جسطرح کہ عربی زبان بولنے والے اثر پذیر ہوتے ہین، تاریخ اسلام کی پہلی صدیون مین عجم کے علما اُن عربون کے ساتھ خود بلاد عجم مین رہتے تھے اور جو شام، مصر، افریقہ اور اندلس مین جاکر آباد ہوئے تھے، تصنیف و تالیف

انشاپردازی اور شاعری مین برابر کے شریک تھے اور اسلام کی وحدت اور ہمرنگی کا یہ نہایت دلفریب نظارہ تھا اس زمانے مین عجم کے مسلمان عربی زبان عملی طریقہ سے سیکھتے تھے اور اُس کے بولنے اور لکھنے کا ایسا ہی ملکہ حاصل کر لیتے تھے جیسا کہ خود عربون کو حاصل تھا جب ہمتین پست ہوگئین اور عربی کتابین ترجمہ کے ذریعے سے پڑھائی جانے لگین تو مسلمانونکی گزشتہ فضیلت جاتی رہی اور مذہبی اور ادبی علوم پر زوال آگیا اور دنیا کے مسلمانون مین اسلامی وحدت وہمرنگی کا تعلق باقی نہ رہا، آج یہ حالت ہو کہ بلادعجم مین ایسے انشاپرداز شاذ ونادر ہی نظر آتے ہین جنکی عربی انشا سے عجمیت کی بو نہ آتی ہو ناموُر فارمر سید جمال الدین افغانی پہلا شخص تھا جس نے ادبی علمی روح مصریون کے قالبون مین پھونکی اُس نے جامع ازہر مین اپنے شاگردون کو عربی زبان مین تقریر اور تحریر پرآمادہ کیا اور انکو تقریر و تحریر کے صحیح قاعدے بتائے سید جمال الدین بذات خود فصیح البیان انشاپرداز اور خطیب تھا وہ عربی زبان مین گھنٹون تک بغیر لکنت نہایت روانی اور فصاحت کے ساتھ تقریر کرتا تھا مگر باوجود ان تمام باتون کے آخر عمر مین وہ ایسے بعض نامون پر لام تعریف داخل کرتا تھا جن پر لام تعریف نہین آسکتا اور بولنے کا لہجہ بھی ایسا تھا جس سے عجمیت پائی جاتی تھی اسکی وجہ یہ تھی کہ سید جمال الدین نے عربی زبان اول کتابی طریقہ سے حاصل کی تھی پھر اپنی عقل سے ایسا طریقہ اختیار کیا جس سے عربیت کا ملکہ پیدا ہوجائے اور اُس طریقہ کی تعلیم مصری شاگردون کو دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس طریقہ کی تعلیم پاکر جو مصری نوجوان اُٹھے اُنکے بیان مین روانی اور سلاست اُستاد کے بیان سے زیادہ پائی جاتی ہو۔

اے علمائے کرام! آپ جانتے ہین کہ تمام علوم کے کلیہ قاعدے جزئیات سے لیے گئے ہین اس لیے جزئیات کا علم کلیات کے علم سے مقدم ہے مثلاً اگر

جانورون اور درختون کا علم انسان کو پہلے پہل ہوا پھر اُن مین مشابہت اور اختلافات کا اندازہ کیا گیا اور اُنکی علمی تقسیم کی گئی اور اُنکی نوعین قرار دیگئین اگر تعلیم مین جزئیات کا علم شاگردون کو پہلے سکھایا جائے پھر کلیہ قاعدے بتالے جائین تو یہ تعلیم کا وہ طریقہ ہی جو قانون قدرت کے مطابق ہے اور اس طریقے کی مخالفت گویا قدرت کی مخالفت ہی عام لوگ جب کسی زبان کو قدرتی اصول سے سیکھنا چاہتے ہین تو اول اس زبان کے مفرد الفاظ سیکھتے ہین پھر اُن کو استعمال کرنے مین اہل زبان کی تقلید کرتے ہین شروع مین زبان کے کلیہ قاعدے جو علماے صرف و نحو نے مرتب کیے ہین سمجھ مین نہین آسکتے البتہ اُسوقت سمجھ مین آسکتے ہین جبکہ اُس زبان کے سیکڑون ہزارون الفاظ اور فقرے ازبر ہو جائین جن لوگون نے زبان کے کلیہ قاعدے تیار کیے ہین وہ بہت بڑے عالم اور محقق تھے مگر ہم چھوٹے بچون کو زبان کی تعلیم شروع کرانے کے وقت اُن کے روبرو مفرد الفاظ کی جگہ صرف و نحو کے کلیہ قاعدے پیش کرین تو اسکے معنی یہ ہین کہ ہم اس سے پہلے کہ وہ جوان ہون اُنکو عالم اور محقق بنانا چاہتے ہین علماے متقدمین نے عربی زبان کی تعلیم کے طریقے کو آسان بنانے کی ضرورت محسوس نہین کی کیونکہ اُنکو عربیت کا ملکہ حاصل تھا علاوہ اسکے انکی تعلیمی کتابین مثلاً الکتاب سیبویہ بہ نسبت ہماری کتابون کے قدرتی طریقۂ تعلیم سے زیادہ قریب تھین کیونکہ اُن ہین قواعد کلیہ کو واضح کرنے کے لیے مثالین کثرت سے درج کی گئی تھین، قرآن مجید اور اُسکی تفسیر کی تعلیم کا حال یہ ہی کہ بہت سے لوگ خیال کرتے ہین کہ قرآن مجید کے سمجھنے کی ضرورت صرف مجتہدون کو ہے جو اُسکی آیتون سے عبادات اور معاملات کے متعلق فقہ کے احکام نکالتے ہین، یہ لوگ سمجھتے ہین کہ عام مسلمانون کو قرآن فہمی سے باز رکھتے ہین وہ مذہب اسلام کی خدمت انجام دے رہے ہین، اگر مین بیان کرون کہ قرآن مجید کی تعلیم کیونکر ہونی چاہیے

جس سے یقینی طور پر مسلمان ہدایت پا سکین تو یہ لوگ مجھ پر زبان طعن و ملامت دراز کرینگے۔

اے برادران محترم! خداوند عالم نے قرآن مجید تمام مسلمانون کی ہدایت کے لیے نازل کیا ہے، وہ اُن علما کی ہدایت کے لیے مخصوص نہین ہے جو اسکی آیتون سے فقہ کے احکام نکالتے ہین اور اجتہاد کا فرض انجام دیتے ہین، کیونکہ وہ آیتین جنمین احکام درج ہین تعداد مین بہ نسبت اُن آیتون کے کم ہین جو انسانون کی روحون اور عقلون کو ہدایت کرتی ہین اور اُن کو ترقی کے بلند مدارج پر پہونچاتی ہین، زمانۂ قدیم کے عام مسلمان جو ابتدائے اسلام مین موجود تھے قرآن مجید کی عام نصیحت آمیز آیتون سے ہدایت حاصل کرتے تھے اور اُس روحانی زندگی مین محو رہتے تھے جو قرآن مجید پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے، حالانکہ اُن مسلمانون مین سب ایسے نہین تھے جو مجتہد کہلاتے ہون اور جو قرآن مجید کی آیتون سے فقہ کے احکام نکالتے ہون، اگر وہ قرآن مجید کی ہدایت پر نہ چلتے اور اُس روحانی تعلیم کو پیش نظر نہ رکھتے تو مسلمانونکی قوم ایک نامور قوم نہ بنتی اور مذہب اسلام دنیا مین اس سُرعت کے ساتھ نہ پھیلتا، قرآن مجید نے اُنکی روحون کو پاکیزہ اور اُنکی عقلونکو شائستہ کر دیا تھا، وہ جس ملک مین داخل ہوتے تھے وہان کے باشندے خود بخود اُنکی طرف کھنچتے تھے اور اُنکی پیروی کو اپنی خوش نصیبی خیال کرتے تھے وہ اپنی خوشی سے مذہب اسلام قبول کر لیتے تھے کیونکہ وہ اخلاق اور اعمال کے بہتر سے بہتر اور اعلے سے اعلے نمونے آنکھون کے سامنے دیکھتے تھے یعنی اُن مسلمانون کے اخلاق اور اعمال کو دیکھکر وہ دنگ رہجاتے تھے اور اُن کے دلون مین خود بخود یہ خواہش پیدا ہوتی تھی کہ ایسی ہی اخلاقی اور روحانی پاکیزگی اُن کو بھی حاصل ہو،

عرب سے نکلکر جو مسلمان غیر ملکون مین پہونچتے تھے وہ اُن ملکون کی زبانون سے واقف نہین ہوتے تھے نہ وہ اُن ملکون کے باشندون کے لیے مدرسے جاری کرتے تھے اور نہ وہ اُن بچون کو اپنی زبان اور اپنا مذہب سکھاتے تھے پھر یہ کیونکر ہوا کہ مذہب اسلام نہایت تیزی کے ساتھ چین اور ہندوستان کے کنارون سے افریقہ اور یورپ کے ملکون تک نہایت قلیل عرصہ مین پھیل گیا، نادان کہتے ہین کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا، مگر یہ نہایت عجیب بات ہے، کیا دنیا کو معلوم نہین ہے کہ یہ مذہب ایک شخص واحد سے شروع ہوا اور وہ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین، اُنکی قوم عمر بھر اُن سے لڑتی رہی اور تلوارون سے برابر مقابلہ کرتی رہی، اُنکو اپنی قوم کے مقابلہ مین وفات سے کچھ ہی دن پہلے کامیابی ہوئی یعنی مکہ فتح ہوجانے پر، اس کے بعد اُن کے اصحاب حجاز کے مشرق اور مغرب مین پھیلے، کیا ممکن تھا کہ وہ مشرق اور مغرب کے باشندون کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرتے؟ حالانکہ جب وہ کسی قوم پر حاکم ہوتے تھے تو اُن سے خفیف سا جزیہ قبول کرلیتے تھے اور اُس کے معاوضہ مین وہ اُن کے ساتھ انصاف سے پیش آتے تھے اور اُن کو اجازت دیتے تھے کہ وہ اپنے مذہب پر قائم رہین اور جو جھگڑا اُن کے درمیان ہو اُس کا فیصلہ وہ اپنے ہم مذہبون کی پنچائت سے کرائین، اُنھون نے کسی شخص کو بزور شمشیر اس بات پر مجبور نہین کیا کہ وہ مذہب اسلام قبول کرے بلکہ اسکا باعث یہ تھا کہ وہ مسلمانون کو انصاف پرست اور رحم دل دیکھتے تھے اور اخلاق وعادات مین اُن کو اپنے سے افضل پاتے تھے، یہ دیکھکر اُن کے دل خود بخود مسلمانون کی طرف کھنچتے تھے اور وہ اُن کے نقش قدم پر چلنا چاہتے

تھے اور اس بات کی خواہش اُنکے دلون مین پیدا ہوتی تھی کہ وہ اُنھین جیسے ہو جائین
اس بنا پر وہ بے تکلف مذہب اسلام کے حلقے مین داخل ہوتے تھے اور عربی زبان
سیکھنے پر آمادہ ہو جاتے تھے تاکہ وہ قرآن مجید کو بذات خود مطالعہ کر سکین اور اُس کی
اُن ہدایتون سے مستفید ہو سکین جنکے سبب مفلسون اور غریبون کا ایک عظیم الشان
گروہ تمام دنیا کا پیشوا بن گیا یہی سبب تھا کہ عربی زبان نہایت سرعت کے ساتھ
مذہب اسلام کے ساتھ پھیلتی گئی حالانکہ اُس کی تعلیم کے لیے نہ کوئی مدرسہ قائم کیا گیا تھا
اور نہ کوئی ایسی کتاب بنائی گئی تھی جس سے غیر ملکون کے باشندے عربی زبان سیکھ سکین
جو شخص عربی زبان کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہو وہ قرآن مجید کی ہدایتون اور نصیحتون سے اچھی
طرح فائدہ اُٹھا سکتا ہے گو کہ اُس نے فقہ کی کوئی کتاب نہ پڑھی ہو کیونکہ قرآن مجید اُن
لوگون کے دلون پر عجیب تاثیر کرتا ہے جو اُس کو سمجھ سکتے ہین چنانچہ مصر کے عربی دان
عیسائی قرآن مجید کی تاثیر کا اقرار کرتے ہین، مین نے اُن کی زبان سے اکثر اُسوقت
جبکہ وہ کسی اسلامی مجلس مین شریک ہوتے ہین اور اُن کو قرآن مجید سننے کا اتفاق
ہوتا ہے بارہا یہ بات سنی ہے کہ قرآن کے پڑھنے کا دلون پر نہایت گہرا اثر ہوتا ہے،
یہ حالت اُن لوگون کی ہے جو قرآن مجید پر ایمان نہین لائے، اس سے ہم قیاس کرتے
ہین کہ جو لوگ اُس پر ایمان لائے ہین اگر وہ اُسکو اچھی طرح سمجھ سکتے ہون تو اُن کے دلون پر
اُس کا کیا اثر ہوگا! اُنکی حالت یقیناً وہی ہوگی جو قرآن مجید مین بیان کی گئی ہے کہ
خدا کے اُس ہیبت انگیز پیغام کو سننے سے اُنکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین
جنکے دلون مین خدا کا خوف ہے، سچے مسلمان وہ ہین جو خدا اور اُس کے رسول پر
ایمان لائے ہین اور اُنکے دلون مین کوئی شک نہین رہا اور وہ جان و مال سے خدا

کے رستے مین قربانی کرستے ہین کیا ممکن ہو کہ جو لوگ عربی زبان نہ سمجھتے ہون وہ قرآن مجید سے ایسی ہدایت پا سکین اور ایسے ہی سچے مسلمان بن سکین ؟ حاشا وکلا، خدا فرماتا ہے کہ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو وہ خدا کے خوف سے پھٹکر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا،

جو شخص عربی زبان کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہو وہ قرآن مجید کو سنکر یقین کریگا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اس کتاب کے پڑھنے اور سننے کی تاکید اسی لیے فرمائی ہے کہ ہم اُسکی ہدایتون پر عمل کرکے اعلیٰ درجے کی روحانی زندگی حاصل کرین اور دنیا کی ایک اعلیٰ ترین قوم بنجائین، اس روحانی زندگی کے متعلق جو آیتین قرآن مجید مین ہین وہ اُن آیتون سے زیادہ غور طلب ہین جنمین معاملات کے متعلق خاص خاص احکام بتائے گئے ہین، خدا نے وحی کا نام روح اس لیے رکھا ہو کہ اُس وحی کے ذریعے سے ہدایت پانے والون کے قالبون مین ایک نئی زندگی پیدا ہوتی ہے، یہی وہ زندگی تھی جس نے ہمارے اسلاف کو دنیا کا پیشوا بنا دیا تھا آج ہم اُس زندگی کی تلاش مین ہین اور چاہتے ہین کہ ہماری روح مین وہی جنبش پیدا ہو جس نے زمانہ سلف کے مسلمانون کو آگے بڑھا دیا تھا۔

مین چاہتا تھا کہ آج کی تقریر مین اسی زندگی پر بحث کرون مگر مولانا شبلی نے مجھ سے خواہش کی کہ مین تعلیم کے متعلق اپنی راے ظاہر کرون مین نے اپنی راے کے بموجب اپنی تقریر کو اس آیت سے شروع کیا تھا؛ الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔ یعنی اُس خدا کی تعریف مین جسنے مرجانے کے بعد ہمکو دوبارہ زندگی بخشی اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر ہمکو پھر خدا کی طرف رجوع کرنا ہو، اس آیت مین اُسی روحانی زندگی

کی طرف اشارہ ہے جو ہمکو حاصل کرنی چاہیے، یہ آیت سو کر اُٹھنے کے بعد پڑھی جاتی ہی، اُس مین کوئی شک نہین ہے کہ جو قوم یہ روحانی زندگی حاصل کرے وہ گویا ایک طویل خواب غفلت سے بیدار ہوتی ہے، قومون کی موت خواب سے مشابہت رکھتی ہے اور انکی زندگی بیداری سے، مسلمانون کی قوم صدیون سے گہری نیند مین سوئی ہوئی تھی وہ نہین جانتی تھی کہ اُس کے گرد و پیش جو قومین پیدا ہو چکی ہین وہ کیا کر رہی ہین، گردش زمانہ کی ٹھوکرون سے اب اس قوم کے کچھ افراد جاگ رہے ہین اور یہ وہ لوگ ہین جو اصلاح کے طالب ہین اور جنھون نے اپنے اپنے ملک مین قوم کی موجودہ حالت کے برخلاف آواز بلند کی ہے۔

اے میرے معزز بھائیو!! ہم بیمار ہین اور ہماری دوا قرآن مجید مین بتائی گئی ہے جسکی نسبت دعوی کیا گیا ہو کہ وہ مسلمانون کے لیے عین رحمت اور سراسر شفا ہے جو شخص دوا کو نہین جانتا اُسکے تندرست ہونے کی کیا اُمید ہو سکتی ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ اس دوا کا جاننا عربی زبان جاننے پر موقوف ہے، اگر اول عربی زبان حاصل کیجاے پھر قرآن مجید کا مطالعہ غور و فکر سے کیا جاے تو بلا شبہہ ہماری بیماری کا علاج ہو سکتا ہے عرب اور مصر کے مسلمان اس لیے تنزل کی حالت مین ہین کہ اُنھون نے قرآن مجید مین غور و فکر کرنا چھوڑ دیا ہی دیگر ملکون کے مسلمان اس لیے پست حالت مین ہین کہ نہ وہ عربی زبان سے اچھی طرح آگاہ ہین نہ قرآن مجید کا مطالعہ غور و فکر سے کرتے ہین اگر مغرب کے مسلمان غور و فکر کی عادت ڈال لین اور مشرق کے مسلمان عربی زبان سیکھ کر غور و فکر کرنے لگین تو ہماری قوم پھر از سر نو زندہ اور بیدار ہو سکتی ہے، ہم نے عام عربون کو قرآن مجید پر غور و فکر کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور اسکا نہایت عمدہ نتیجہ

پیدا ہوا ہے اگر اس ملک مین بھی عربی زبان حاصل کرنے پھر قرآن مجید کو غور و فکر سے مطالعہ کرنے کی ترغیب دلائی جائے تو اسکا نتیجہ بھی نہایت عمدہ ہوگا۔

مین یقین کرتا ہون کہ عربی زبان کا سیکھنا تمام مسلمانون پر فرض ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ خدا نے تاکید کی ہے کہ مسلمان قرآن مجید کا مطالعہ غور و فکر سے کرین اور اُس سے عبرت اور نصیحت حاصل کرین اور اُس کا مدار بلا شبہ عربی زبان کے سیکھنے پر ہے۔

بعض علمائے سلف نے جنمین امام شافعی بھی داخل ہین یہی راے دی ہی اور قرن اول کے مسلمانون کا عمل بھی اسی پر تھا اگر ایسا نہ ہوتا تو مذہب اسلام کے ساتھ ساتھ عربی زبان شام، عراق، مصر، شمالی افریقہ اور اندلس مین نہ پھیلتی اور یہ وہ ملک ہین جنکو صحابہ اور تابعین نے فتح کیا تھا اگر عجم کے بعض زندیق قومیت اور جنسیت کی تحریک کھڑی نہ کرتے تو آج تمام دنیاے اسلام ایک زبان بولتی ہوتی اور جب اُس کی ترقی کے لیے کوئی صدا بلند کی جاتی تو اُسکے جواب مین ایک ساتھ لبیک کی صدا سنائی دیتی۔

قرآن مجید مین ایسی آیتین کثرت سے ہین جنمین تاکید کی گئی ہے کہ مسلمانون کو قرآن کا مطالعہ غور و فکر سے کرنا چاہیے اور اُس کی ہدایتون اور نصیحتون کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے اور صاف ظاہر ہے کہ جب تک مسلمان عربی زبان کو اچھی طرح حاصل نہ کرلین قرآن مجید کی وہ عجیب تاثیر اُن کے دلون مین نہین ہو سکتی جس نے زمانہ سلف کے مسلمانون کی کایا پلٹ کردی تھی اور اُن کو ترقی اور ناموری کے بلند مراتب پر پہونچا دیا تھا۔

میرے اس تمام بیان کا خلاصہ یہ ہی کہ بجز کتاب ربانی کے کسی چیز سے نہ ہم شفا حاصل کر سکتے ہین نہ جدید زندگی پا سکتے ہین اور اس شفا اور زندگی کا حاصل کرنا عربی زبان کے سیکھنے پر منحصر ہے کیونکہ قرآن مجید کا ترجمہ قرآن مجید نہین ہوسکتا اور نہ اس کی وہ تاثیر ہوسکتی ہے جو اصل قرآن کے مطالعہ سے ہوسکتی ہے، پھر عربی زبان کا سہولت کے ساتھ حاصل کرنا اس بات پر موقوف ہی کہ ہم قدیم طرز تعلیم کو بدل ڈالین اور اس مین کامل اصلاح کرین! اے برادران اسلام! آپ کا فرض ہے کہ آپ طالبان اصلاح کی امداد اور حمایت کرین، وقت تنگ ہی ورنہ مین بیان کرتا کہ اسلامی علوم کے طریقۂ تعلیم مین کیا اصلاح کرنی چاہیے اور کن دنیوی علوم کی حاجت ہماری قوم کو ہی مصر کے مدرسۂ دعوت و ارشاد کا جو نظام شائع کیا گیا ہے اُس کے آخر مین ایک فصل اسی مضمون پر ہے اگر آپ چاہین تو اُس فصل کا مطالعہ کر سکتے ہین،

چونکہ علامہ ممدوح کی یہ پر مغز معنی خیز تقریر جو اسلامی دینی اقتصادی اہم ترین مباحث پر مشتمل ڈھائی گھنٹہ تک جاری رہی اس لیے پروگرام کی اور کارروائی کا وقت نہ ملا اور دوسرے اجلاس پر اُٹھا رکھی گئین اور نماز ظہر کے لیے جلسہ برخاست کیا گیا۔

اجلاس دوم

نماز ظہر کے بعد ٹھیک تین بجے ہال پُر ہو گیا اور صدر انجمن کرسی صدارت پر رونق افروز ہو گئے چونکہ اجلاس اول کی بعض ضروری کارروائیان قلت وقت کی وجہ سے رہ گئی تھین اس لیے انھین سے ابتدا کی گئی سب سے پہلے جناب مولانا شبلی صاحب نعمانی شمس العلما نے افتتاحی تقریر کا ترجمہ سنایا جسکا خلاصہ اوپر نقل کیا جا چکا ہے اس کے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب نے وہ خطوط و تار پڑھکر سنائے جو والیان ملک و اعیان قوم کی طرف سے عدم شرکت کی معذرت مین آئے تھے، اُن تمام خطوط اور تارون سے اس امر کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے کہ رؤسا و اکابر کو ندوہ کے ساتھ کیسی ہمدردی ہے اس لیے ہم اُنھین اس موقع پر درج کرتے ہین۔

نقل خط چیف سکریٹری ہز ہائنیس نواب صاحب بہادر والی رامپور بنام مولانا شبلی نعمانی

جناب من! قبل ازین آپ نے تحریک فرمائی تھی کہ اعلیحضرت حضور پر نور دام اقبالہم

آغاز ماہ اپریل مین بمقام لکھنو مجلس ندوۃ العلما کی صدر نشینی قبول فرمانے ہزہائنس بالقابہ کو عموماً
تمام علمی مذہبی تحریکون اور خصوصاً ندوۃ العلما سے بجید ہمدردی ہے اور حضور پر نور نہایت مسرت
کے ساتھ آپکی یہ خواہش منظور فرماتے مگر ۶ ۔ ۷ ۔ ۸ ۔ اپریل کو یہان چند ضروری کام ایسے
درپیش ہین کہ ہزہائنس کو ان تاریخون مین فرصت نہین ہو سکتی اس لیے افسوس ہے کہ
حضور محتشم اجلاس ندوہ مین بہ نفس نفیس شریک نہین ہو سکتے ۔ تاہم حضور پُر نور نے یہ وعدہ
فرمایا ہے کہ ایک افتتاحی تقریر وہ مرحمت فرمائینگے کہ اجلاس مین پڑھی جائے ۔ حضور
پر نور دام ملکہم کی دلی خواہش ہے کہ ندوۃ العلما کا علمی مرکز سلطنت برطانیہ اور ملک اور قوم
کے لیے بابرکت ثابت ہو ۔

دستخط

(چیف سکرٹری)

نقل خط آنریبل نواب سر خواجہ محمد سلیم اللہ خان صاحب بہادر بالقابہ (ڈھاکہ)

مولانا العلامہ ادا کم اللہ بالفضل والکرامہ ۔ السلام علیکم وعلی من لدیکم ۔ نوازشنامہ
مرقومہ ۱۲ مارچ ورود ہو کر باعث کمال امتنان کا ہوا ۔ آپنے جو سالانہ جلسہ ندوۃ العلما مین خود
مع ارکان میری شرکت کی خواہش ظاہر فرمائی ہے مین آپ کا اور نیز ارکین ندوہ کی
اس خاص یاد فرمائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہون کہ فی الحال مجھکو مقامی
ضرورتین اجازت نہین دیتی ہین کہ مین کہین نقل و حرکت کر سکون اور ہر کام مہتم بالشان
ہو رہا ہے ۔ مثلاً لاٹ صاحب کی تشریف آوری ۔ اس سلسلہ مین ابھی سے مصروف
ہو جانا پڑا ہے ۔ اگر مین اسوقت اپنی جگہ چھوڑتا ہون تو ایسا کوئی نظر نہین آتا جو یہان کے

ہر انتظامی امور کا اہلیت کے ساتھ ذمہ دار ہو سکے اس لیے مین نہایت حسرت کے ساتھ
ندوہ سے عدم شرکت پر معافی چاہتا ہون۔ والعذر عند کرام الناس مقبول۔

ترجمہ تار آنریبل سید مرتضیٰ صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل مدراس

سکرٹری صاحب ندوۃ العلما لکھنؤ، مین علامۂ محترم کی شرکت پر مبارکباد پیش کرتا ہون
اور کامیابی کا دل سے متمنی ہون۔

ترجمۂ تار مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاؤلی ضلع علیگڑھ

بنام مولانا عبدالحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلما لکھنؤ۔

افسوس ہے کہ مین اپنی والدہ کی علالت کی وجہ سے جلسہ کی شرکت کے لیے نہین آسکتا۔

ان خطوط کے سوا اور بھی رئیسون کے خطوط تھے جس مین ندوۃ العلما کے مقاصد
و اغراض کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی گئی تھی لیکن تطویل کے خیال سے ہم ان کو قلم انداز
کرتے ہین۔

خطوط اور تار کے پڑھے جانے کے بعد وہ ضروری تجویزین جو اجلاس
اول مین تنگی وقت کیوجہ سے پیش نہو سکی تھین پیش کی گئین جنھین ہم یہان درج کرتے ہین۔

تجویز اول

"مجلس ندوۃ العلما اعلیحضرت ملک معظم قیصر ہند کی خدمت مین ہندوستان"
"کے کامیاب دورۂ شہنشاہی پر کمال عقیدت اور وفاداری کے ساتھ"
"مبارکباد پیش کرتی ہے"

اس تجویز کا پیش کرنا بحیثیت وفادار رعایا ہونے کے اور نیز اس لحاظ سے کہ گورنمنٹ عالیہ نہایت فیاضی اور فراخدلی کے ساتھ ہم پر احسانات کرنے کی عادی رہی ہے ندوۃ العلما کے لیے نہایت ضروری اور اہم تھا اس وجہ سے سب سے پہلے یہی تجویز پیش کی گئی۔ مولانا سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری نے نہایت جوش مسرت کے ساتھ اس تجویز کی تحریک کی، اپنی مختصر و جامع تقریر مین برٹش گورنمنٹ کے برکات و فوائد بیان کرتے ہوئے مسلمانون کو اُنکے ممتاز و غیر منفک قومی وصف وفاداری کی جانب توجہ دلائی اور مولوی سید ظہور احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی وکیل ہائیکورٹ کی سرگرم تائید کے بعد ووٹ لینے پر نہایت جوش عقیدت و کمال خوشی کے ساتھ مندرجہ بالا الفاظ مین نعرہائے مسرت کے ساتھ بالاتفاق پاس کی گئی۔

تجویز دوم

"گورنمنٹ اٹلی کے ینبوع و جدہ کے محاصرہ کی نسبت ویسرائے"
"بہادر نے جو کارروائی فرمائی اور جسکی بنا پر اٹلی اس ارادے سے باز رہی"

اسکے متعلق مجلس ندوۃ العلما نہایت خلوص کے ساتھ حضور وییسرائے "
"اور فارین سکرٹری کا شکریہ ادا کرتی ہے اور امید کرتی ہے کہ کامرانؔ "
"کے متعلق بھی حضور وییسرائے اسی طرح مسلمانون کے جذبات کا لحاظ"
فرمائینگے۔

اس سال کا ایک نہایت اہم اور ظالمانہ واقعہ ہے کہ اٹلی نے بلا وجہ ٹرکی پر حملہ کرکے تاریخ عصر تہذیب مین ایک سیاہ تاریک اور خونین صفحہ کا اضافہ کیا اس سے نہ صرف تمام اسلامی دنیا کو اپنی پستی کا احساس ہے بلکہ اخوت اسلامی کی بنا پر اُن کے دلون پر ایک ناقابل اندمال زخم ہوچکا اور اُن مین لازمی طور پر ٹرکی کی ہمدردی اور حملہ آور طاقت سے نفرت پیدا ہوگئی، لیکن جسوقت اٹلی نے اس بات کا اعلان کیا کہ جنگی کارروائیان بحر احمر تک وسیع کردی جائینگی اور ینبوع وجدہ کا محاصرہ کرلیا جائیگا تو بلحاظ اُس مذہبی عظمت کے جو تمام مسلمانون کے دلون مین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی متمکن ہے اور بوجہ اس کے کہ جدہ و ینبوع ان مقدس مقامون کے خاص بنادر ہین تمام مسلمانون مین ایک نئی قسم کا خاص اضطراب پیدا ہوگیا جو پہلے احساس سے مغائر اور بدرجہا زیادہ تھا۔

چونکہ برٹش گورنمنٹ اُس ذمہ داری سے واقف ہے جو اسکو دنیا کی ایک بڑی اسلامی تعداد پر حکمرانی اور برٹش گورنمنٹ پر اُنکے اعتماد سے عائد ہوتی ہے لہذا اُس نے اپنی سات کرور رعایا کے دلون کے ایک جذبہ اور اُن کے ایک احساس و خیال کی بنا پر ایسی کارروائیان کین جنکی وجہ سے اٹلی کو اپنے اس ناجائز، خلاف انسانیت اور دل آزار ارادے سے باز رہنا پڑا۔ ندوۃ العلما پر بلحاظ اس کے و

مسلمانان ہند کی مذہبی جماعت اور دینی قائم مقام ہے یہ ضروری تھا کہ ایک ایسی
تجویز پیش کر کے برٹش گورنمنٹ کی اس کارروائی پر جو اُس فیاضانہ احساس پر مبنی
ہے جو اسکو اپنی وفادار مسلمان رعایا کے ساتھ ہے حضور ویسرائے
اور فارین سکرٹری کا شکریہ ادا کیا جائے اور تمام مسلمانون کے اُس امتنان کے
ظاہر ہونے کا موقع دیا جائے جو گورنمنٹ عالیہ کی کارروائی سے اُن کے دلون
مین پیدا ہوا ہے۔

نیز اٹلی کو اس جدید ارادہ سے باز رکھنے کے لیے برٹش گورنمنٹ سے
استدعا کی جائے جو کامران کے محاصرہ کی بابت اُس نے کیا ہے۔

لہذا مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ
لکھنؤ نے ایک مختصر اور جامع تقریر کے ساتھ اس تجویز کی تحریک کی اور مولانا
خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری کی پرجوش تائید کے بعد ووٹ لیے گئے اور
بالاتفاق جوش و متانت کے ساتھ پاس کی گئی۔

تجویز سوم

"اعلیحضرت حضور نظام دکن کی ناگہانی وفات پر جو گزشتہ سال کا"
"بہت غم انگیز واقعہ ہے ندوۃ العلما تمام مسلمانان ہند کو مستحق تعزیت"
"سمجھتا ہے اور اس مجمع سے درخواست کرتا ہے کہ اُس کے"
"حق مین دعائے مغفرت کیجائے۔"

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ سادس ہز ہائینس میر محبوب علیخان

مغفرت مکان نظام سابق کی علمی فیاضیان بھی علاوہ اُن تمام فیاضیون کے جنکی نظیر صفحات روزگار پر مشکل ہی ملسکتی ہے اور جسکا تمام ہندوستان مین چرچا رہیگا اور جنھون نے اعلیحضرت غفران مآب کو محبوب القلب بنا دیا ہی ایسی نہین ہین کہ فراموش کی جاسکین اور خاصکر ندوۃ العلما پر اعلیحضرت کے جو احسانات ہین وہ ہرگز ایسے نہین کہ شکریہ سے ادا ہوسکین اور سچ پوچھیے تو ندوۃ العلما کی ابتدائے زندگی ہی سے دربار آصفیہ کی فیاضی نے اُس کو نشو و نما مین مدد دی اور اگر علمائے کرام علمی حیثیت سے اسکے بانی تھے تو حضور آصفجاہ سادس مالی حیثیت سے حقیقتاً اُس کے بانی کہلائے جانے کے مستحق ہین۔

اعلیحضرت کی ناگہانی وفات سے جو گزشتہ سال کا ایک نہایت الم انگیز واقعہ تھا تمام مسلمانان ہند اور علمی مرکزون کو ایک ناقابل تلافی نقصان اور ناقابل برداشت صدمہ پہونچا جس سے ندوۃ العلما بھی غیر متاثر نہین رہ سکتا تھا اس لیے ندوۃ العلما نے بوجہ اُن احسانات عظیم کے جو دربار آصفیہ نے اُسپر کیے تھے ضروری خیال کیا کہ تمام مسلمانان ہند کی تعزیت ادا کی جائے اور اعلیحضرت عرش آشیانی کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی رقت انگیز تحریک اور منشی محمد احتشام علی صاحب کی تائید کے بعد بالاتفاق مندرجہ بالا تجویز انھین الفاظ کے ساتھ نہایت رنج و غم کی حالت مین پاس کی گئی اور نہایت خشوع و خضوع و حضور قلب کے ساتھ دعائے مغفرت کی گئی۔

تجویز چہارم

"ندوۃ العلما حضور نظام حال کی خدمت مین اُنکی تخت نشینی پر"
اپنی مخلصانہ مبارکباد پیش کرتا ہے۔"

اس تجویز کی ضرورت مین بھی کلام نہین ہوسکتا تھا۔ مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی نے نہایت مسرت کے ساتھ اسکی تحریک کی اور مولانا سید عبدالحی صاحب نے نہایت جوش کے ساتھ تائید کی اور دوٹ لینے پر بالاتفاق پاس ہوئی۔

تجویز پنجم

" عالی جناب ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال کو گزشتہ دربار دہلی پر جو اعلیٰ"
" خطاب عطا ہوا ہے بلحاظ اس نظر توجہ و شفقت کے جو ہر ہائینس"
" ایک عرصہ سے ندوۃ العلما اور تمام اسلامی کامون پر رکھتی ہین"
"ندوۃ العلما اپنی مخلصانہ تبریک پیش کرتا ہے"

عالی جناب ہر ہائینس نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ فرمان روائے بھوپال کے علمی احسانات بھی کسی پر مخفی نہین ہین خاصکر آپکا علمی شغف اور عام اسلامی کامون کی طرف عموماً اور ندوۃ العلما کی طرف

خصوصاً آپکی توجہ التفات جسکی نظیر رؤسا مین کم ملتی ہے کسی طرح قابل فراموشی نہین اس بنا پر آپ کو گزشتہ دربار شاہنشاہی کے موقع پر جو اعلیٰ خطاب کراون آف انڈیا کا عطا ہوا ہے اُسپر ندوۃ العلما نے ضروری خیال کیا کہ ہر ہائنس کی خدمتمین وہ اپنی مخلصانہ تبریک پیش کرے۔ منشی محمد احتشام علی صاحب نے اس رزلیوشن کی تحریک کی اور صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن خان صاحب کی تائید کے بعد ووٹ لیے گئے اور بالاتفاق پاس کی گئی۔

تجویز ششم

" ندوۃ العلما کا یہ مجمع اس واقعہ پر اپنی نہایت مسرت وشادمانی "
" ظاہر کرتا ہے کہ عالی جناب نواب صاحب رامپور کو گزشتہ دربار "
" کے موقع پر ایک اعلیٰ خطاب مرحمت ہوا ہے۔ "

اس عالیشان دربار مین ہز ہائنس نواب حامد علی خان جی سی آئی ای۔ والی رامپور کو بھی ایک اعلیٰ خطاب جی سی وی او کا مرحمت ہوا تھا، ہز ہائنیس بالقابہ کو بھی علمی دنیا کے ساتھ وہی تعلق حاصل ہے جو ایک روشن ضمیر کو اپنی قوم وملک کے ساتھ ہوتا ہے اس لیے ارکان ندوۃ العلما کا جناب ممدوح کے اس اعزاز پر اظہار مسرت کرنا ایک حد تک واجبی تھا، مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری نے نہایت گرمجوشی سے رزلیوشن مندرجہ بالا کی تحریک کی اور جناب قاضی محمد خلیل صاحب رئیس بریلی کی تائید کے بعد ووٹ لیے گئے اور رزلیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

تجویز ہفتم

"عالی جناب ہزہائنس سر آغا خان بالقابہ کو گزشتہ دربار دہلی کے موقع پر"

"جو اعلیٰ خطاب عطا ہوا ہے ندوۃ العلما بلحاظ اُس دلچسپی کے جو جناب"

"ممدوح کو مسلمانون کی تعلیم سے ہے اپنی مبارکباد پیش کرتا ہے۔"

عالی جناب ہزہائنس سر سلطان محمد شاہ آغا خان بالقابہ جس تندہی کے ساتھ مسلمانون کی تعلیم مین حصہ لیتے ہین اور جس سرگرمی کے ساتھ اس مین کوشش کرتے ہین اور جس اُولوالعزمی کے ساتھ اپنے ذاتی عیش و آرام پر اُن شدائد کو ترجیح دیتے ہین جو تعلیم کے راستہ مین حائل ہین وہ اس بات کے مقتضی تھے کہ مجلس ندوۃ العلما اپنی مسرت ظاہر کرتی اس لیے کہ جناب ممدوح کو اسی دربار مین جی سی ایس آئی کا اعلیٰ خطاب عطا ہوا ہے۔

جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری نے تحریک کی اور مولوی غلام محمد صاحب ہشیارپوری کی تائید کے بعد ووٹ لینے پر نہایت مسرت کے ساتھ بالاتفاق پاس ہوا۔

تجویز ہشتم

"مجلس ندوۃ العلما گورنمنٹ کی خدمت مین یہ درخواست کرتی ہو کہ"

"تمام دفاتر سرکاری مین نماز جمعہ کے لیے بارہ بجے سے دو بجے"
"تک کے لیے تعطیل قرار دی جائے جسکے نہ ہونے سے تمام مسلمان"
"ایک بہت بڑے مذہبی فرض کی بجاآوری سے محروم رہجاتے ہین"

یہ آخری تجویز سب سے زیادہ ضروری اور اہم تھی جسے مذہبی لحاظ سے ایک ممتاز درجہ اور بلند مرتبہ حاصل تھا، مولانا شبلی نعمانی شمس العلما نے ایک مختصر اور پر دلائل تقریر کے ساتھ اُسکی تحریک کی جسمین آپ نے بیان کیا کہ ابتک تعطیل نہ ہونے کے یہ معنی نہین کہ گورنمنٹ کا یہ منشا نہین کہ مسلمانون کے مذہب مین دست اندازی کرے بلکہ اصل بات یہ تھی کہ جسوقت تعطیلین معین کی گئی تھین اُسوقت خود گورنمنٹ نے مسلمانون اور ہندؤن سے اُنکے مذہبی دن دریافت کیے تھے، ہندو دوراندیش تھے اُنھون نے پہلے ہی سے تمام تیوہار بتادیے اور پوری تعطیلین حاصل کرلین مسلمانون نے بیجا قناعت سے کام لیکر معلوم نہین کیون عید وغیرہ تو بتادیے لیکن اُن سے زیادہ موکد فرض جمعہ چھوڑ گئے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ایک بہت بڑے فرض کی بجاآوری سے جس سے زیادہ موکد کوئی فرض نہین محروم ہین، اول تو نماز ہی تمام فرائض مین سب سے زیادہ موکد ہے اور پھر نمازون مین سب سے زیادہ جمعہ کی تاکید ہے لیکن گورنمنٹ اب بھی تیار ہے کہ اُن تمام غلطیون کو جو لاعلمی سے پیدا ہو گئی ہین مٹا دے اس لیے جو حقائق ہم اُسکے سامنے ظاہر کرینگے وہ قطعاً پورا کیا جائے گا۔ جناب مرزا سمیع اللہ بیگ صاحب بی اے ایل ایل بی نے اسکی نہایت پرجوش تائید کی اور جناب مرزا محمود احمد صاحب قادیانی کی تائید مزید کے بعد ووٹ لیگئے

اور تجویز مندرجہ بالا انھین الفاظ کے ساتھ نہایت جوش کی حالت مین بالاتفاق پاس کی گئی۔

صیغۂ ترجمۃ القرآن

ان تجاویز کے پاس ہونے کے بعد سب سے زیادہ ضروری اور اہم بات جو باقی رہگئی تھی وہ یہ تھی کہ صیغۂ ترجمۃ القرآن کی کارروائی قوم کے سامنے پیش کیجائے اور اس نے گزشتہ سال سے اسوقت تک جو کچھ کیا ہے وہ پبلک کے سامنے ظاہر کیا جائے اور جہان تک ترجمہ ہوچکا ہے وہ اسٹیج پر دکھایا جائے تاکہ قوم کو اُسکا صحیح اندازہ ہوسکے اور معلوم ہوسکے کہ مجموعی طور پر اب تک کیا کام ہوا؟ کیونکر ہوا؟ کیسا ہوا؟ اس بنا پر مولانا شبلی صاحب نعمانی شمس العلما نے اس کی رپورٹ پیش کی ہم اُسے یہان درج کرتے ہین۔

رپورٹ صیغۂ ترجمۃ القرآن

رپورٹ

ترجمۂ قرآن مجید بزبانِ انگریزی

دلی کے اجلاس سالانہ ندوہ مین یہ تجویز منظور ہوئی تھی کہ ندوہ کے اہتمام سے قرآن مجید کا انگریزی مین ترجمہ کرایا جائے، اس کے مصارف کے لیے جناب حکیم اجمل خان صاحب کی کوشش سے کرنل اسماعیل خان صاحب سفیر افغانستان نے پانچ ہزار کی رقم دینی منظور کی تھی،

جلسہ کے بعد مین نے متعدد حضرات سے اس بارہ مین خط کتابت کی اسی سلسلہ مین نواب عماد الملک بلگرامی کو بھی خط لکھا انھون نے جواب لکھا کہ مین نے قرآن مجید کا ترجمہ شروع کر دیا ہی اور دو برس مین پورا کردونگا،

تمام ہندوستان مین نواب صاحب موصوف کے سوا اس وقت کوئی ایسا مسلمان موجود نہین جو عربی دان بھی ہو اور ایسی اعلی درجہ کی انگریزی لکھ سکتا ہو کہ اہل زبان اُس کا اعتراف کرین، اس بنا پر لوگون نے اس خبر کو بڑی مسرت سے سُنا اور مین نواب صاحب موصوف سے برابر اس کے متعلق خط کتابت کرتا رہا، لیکن چونکہ مقصود یہ تھا کہ ترجمہ شخصی حیثیت سے نہ ہو، بلکہ قابل اور زباندان اشخاص کی ایک کمیٹی قایم کی جاے اور وہ لوگ ترجمہ کو غور او فکر سے پڑھ کر تنقید کرین، اور یہ تنقیدات نواب صاحب کے پاس بھیجدی جایا کرین، اس غرض سے مین نے ایک کمیٹی قایم کی جس مین مولوی حمید الدین صاحب بی۔اے مولوی محمد صالح صاحب ایم۔اے بھی شامل تھے، مولوی حمید الدین کی عربی زباندانی کو اہل مصر نے بھی تسلیم کیا ہے، اور اُن کی تفسیر عربی کے جسقدر اجزا شایع ہو چکے ہین وہ خود اُن کے کمالِ ادب کے شاہد ہین،

نواب صاحب موصوف نہایت انصاف پرست اور متواضع شخص ہین، وہ اس کے لیے آمادہ ہین کہ جو رائین پیش کیجائینگی اُن پر وہ کافی لحاظ کرینگے، چنانچہ جب سورۂ فاتحہ کے ترجمہ کے متعلق مولوی حمید الدین صاحب کی مفصل تنقیدی یادداشت اُن کے پاس پہونچی تو انھون نے مجھکو یہ الفاظ لکھے،

" مولوی حمید الدین صاحب کا نوٹ سورۂ الحمد پر ملا، مین انکے نکات کی جہانتک ممکن ہوگا پابندی کرونگا"،

نواب صاحب موصوف نے پہلی اطلاع جو ترجمہ کے ابتداء کی دی تھی، وہ ۱۰ اپریل ۱۹۱۰ء کی تھی، اس کے بعد ۲۴ جون ۱۹۱۰ء کو اُن کا خط آیا کہ وہ سورۂ بقر اور آل عمران پر نظر ثانی کر رہے ہین ۲۳ اگست ۱۹۱۰ء کو اُنھون نے سورہ بقر کا ترجمہ چھپوا کر بھیجدیا اور خط مین لکھا کہ سورۂ نساء کا ترجمہ ہو رہا ہے، ۲ اپریل ۱۹۱۱ء کے خط مین اُنھون نے اطلاع دی کہ ۵ سورتون کا ترجمہ چھپ گیا مین اپنے ساتھ اُن کو ولایت لے جاؤنگا اور اگر خرچ کا تحمل ہوسکیگا تو وہین چھپوا دونگا، ۲۵ مارچ ۱۹۱۲ء کے خط مین لکھا کہ سورۂ انعام کا ترجمہ انشاء اللہ تعالے لاجلد چھپوا کر آپ کو بھیجا جاتا ہی،

ترجمہ کی خصوصیات، قرآن شریف کے جتنے ترجمے انگریزی مین ہوسے ہین سب مین کوئی نہ کوئی سخت نقص ہے، سب سے بہتر ترجمہ راڈول صاحب کا ہی لیکن وہ بھی نقائص سے خالی نہین، نواب صاحب نے اپنے ترجمے مین جو خصوصیتین ملحوظ رکھی ہین، حسب ذیل ہین، جیساکہ وہ خود اپنے الفاظ مین لکھتے ہین،

"عبارت مین روانی ایسی ہو کہ پڑھنے مین لطف آوے، انسجام ہو،،

"(۲) تفسیر کی بو بھی نہ پائی جائے ترجمہ لفظ بہ لفظ ہو (۳) رشاقت الفاظ و،،

"ہمواری اصوات کا لحاظ رہے۔"

انگریزی زبان مین انجیل کا جو ترجمہ کیا گیا، اس کی نسبت عام اتفاق ہے کہ اس سے بہتر انگریزی نہین لکھی گئی، مبصرین کا بیان ہی کہ نواب صاحب کے ترجمۂ قرآن کی انگریزی بھی اسی طرز کی ہے،

نواب صاحب موصوف جس محنت، کاوش، احتیاط، غور و فکر، اور بار بار مراجعت اور نظر ثانی کے ساتھ ترجمہ کر رہے ہین اس کا اندازہ ان کے بعض

فقرات سے ہوگا، جو کہ مین اُن کے خطوط سے اقتباس کرتا ہون،

"مین اس وقت سورۂ بقر و سورۂ آل عمران کے ترجمے پر نظر ثانی کر رہا ہون، مین دیکھتا ہون کہ بار بار نظر ڈالنے کی ضرورت ہی، نظر ثانی نہین بلکہ نظر عاشر بھی ہو تو بعض مقامات پر اطمینان نہین ہوتا، دو مقام کا جو بظاہر نہایت آسان معلوم ہوتے ہین بطور نمونہ ذکر کرتا ہون، سورۂ فاتحہ مین غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا ترجمہ دو طرح سے ہو سکتا ہے، علیٰ ہذا سورۂ بقرہ کی اول آیت کا ترجمہ دو طرح سے ہو سکتا ہے، ذٰلک کو مبتدا اور الکتاب کو خبر مانین تو ایک طور سے ترجمہ ہوگا اور اگر ذٰلک الکتاب کو مبتدا خیال کرین تو ترجمہ بدل جائیگا"

"اس قسم کے شکوک پیدا ہوتے ہین، اکثر تو ان مین سے ایسے ہین جن مین خود مفسرین مین اختلاف ہی، ایسی صورتون مین کسکی ہدایت کی متابعت کیجائے"

"حتی الامکان ترجمہ لفظ بلفظ کیا گیا ہے اور نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ چھاپنے کیوقت صفحہ کے پائین کچھ حواشی لکھنا پڑیگا"

"میری محنت اور میری مشکلات کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہین، ایک ایک سورہ کے ترجمے اور نظر ثانی و ثالث و رابع مین مہینون صرف ہو جاتے ہین، تفاسیر و لغات وغیرہ کیطرف رجوع کرنا سب میرے ہی ذمہ ہے، اس پر بھی مجھے خود پوری تشفی نہین ہوتی ہے، مین نہ فقیہ ہون نہ محدث نہ بڑا زباندان، اس پر بھی جو کچھ مجھ سے ہو سکتا ہے مین اُس مین کوتاہی نہین کرتا ہون، بعض مقامات ایسے پیش آتے ہین کہ اُن مین صلاح و مشورہ کی ضرورت ہوتی ہے، مشتے نمونہ از خروارے مثلاً کانوا یفعلون کی ترکیب پر جہان جہان قرآن شریف مین کلمات آئے ہین اُنکے معنی

، استمرار لینا چاہیے یا نہین،،

ب اور الکتسب کا کیا ترجمہ ہونا چاہیئے۔

وا ایما نہم مین لیس کے لفظی معنی کا لحاظ رکھنا چاہیے یا نہین ؟

اس قسم کے بہت مقام ہین کہانتک لکھون ،،

اخیر اطلاعی خط جو نواب صاحب کا آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہو کہ دس

ن کا ترجمہ ہوچکا، لیکن اسی اثنا مین وہ وزارتِ حیدرآباد کے مددگار مقرر

گئے، جب سے اُن کا کوئی خط نہین آیا، لیکن مجھکو معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام نے

، دسر بی دان اور انگریزی دان اشخاص، اُن کی مدد کے لیے مقرر کردیے

، اس لیے امید ہے کہ وہ کام کو جاری رکھ سکین۔

اس سلسلہ مین یہ امر بھی افسوس کے ساتھ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ سفیر صاحب

فانستان نے مصارف ترجمہ کے لیے جو پانچ ہزار روپئے منظور کیے تھے۔

ں مین سے صرف پانچ سو وصول ہوئے، باقی کیلیے مین نے بار بار تحریک کی لیکن

اہر کوئی امید نہین معلوم ہوتی،

اثنائے تقریر مین شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے فرمایا کہ ابتک

نقدر ترجمہ ہوچکا ہے وہ ملک کے قابل اور ذی علم انگریزی دانون مین تقسیم

ردیا ہے تاکہ اس بات کا صحیح اندازہ ہوسکے کہ ترجمہ کہان تک قابل اطمینان

لت مین ہے

رپورٹ پیش کرنے کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔

جلسہ عام

بعد نماز مغرب وعظ کے لیے جلسۂ عام منعقد ہوا اس مین کثرت سے لوگ جمع ہوے، اور مولانا میر عبد الکریم صاحب مدرس دار العلوم نے اپنے وعظ سے حاضرین کو مستفید فرمایا، مولانا کا وعظ مذہبی اثر اور ضروریات زمانہ کے احساس پر مشتمل تھا جسے سنکر لوگ بہت محظوظ ہوئے اور باوجودیکہ وعظ بہت دیر تک جاری رہا لیکن حاضرین کے شوق مین کمی نہین آئی، آخر وعظ ختم کر کے جلسہ برخواست کیا گیا، ہم یہان پر مولانا ممدوح کا وعظ بجنسہ درج کرتے ہین۔

وعظ جناب مولانا میر عبد الکریم صاحب مدرس دار العلوم ندوۃ العلما

اللھم صل علی سیدنا محمد و آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراہیم علی آل سیدنا ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما بارکت علی آل سیدنا ابراہیم وعلی آل سیدنا ابراہیم انک حمید مجید۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا الذین آمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخاسرون ۝ وانفقوا مما رزقنکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصلحین ولن یوخر اللہ نفساً اذا جاء اجلھا واللہ خبیر بما تعملون۔

حضرات کرام !! مین سنے آپکو سورۂ منافقین کی وہ آیتین سنائی ہین جنمین خاص مسلمانون سے مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تم لوگ منافقونکی طرح جنکا ذکر اس سورہ مین ہے، خدا کی یاد (نماز پنجگانہ) سے ہرگز غفلت نہ کرو۔

قبل اسکے کہ مین آپ کو ان آیتون کا ترجمہ سناؤن اور شان نزول عرض کرون یہ مناسب سمجھتا ہون اور چاہتا ہون کہ آپکو انسان کی اصل فطرت اور اُسکی غرض خلق کی طرف متوجہ کرون جس سے اس آیہ کریمہ کے سوائے توضیح و تفسیر کے علاوہ یہ بات بھی نہایت وضاحت سے معلوم ہو جائیگی کہ ذکر خدا سے غافل رہنے والے ان آیات کریمہ مین اسقدر سختی سے کیون مخاطب کیے گئے ہین،

حضرات!! اس سے آپ کو انکار نہین ہو سکتا کہ دنیا کی تمام مخلوق تمام چیزین جو ہمارے پیش نظر ہین انسان کی محکوم ہین اور انسان ان سب پر حاکم ہین، لیکن انمین سے بعض چیزین یا تو خود انسان کی تابعدار ہین جیسے گھوڑا وغیرہ یا انسان کی اُس خداداد قوت کی تابع ہین جو ضرورت کے وقت انھین مسخر کر لیتی ہے جیسے شیر و چین وغیرہ، باقی وہ امور جو امور عامہ سے تعلق رکھتے ہین اور کسی خاص انسان کے قبضہ اقتدار مین رہنے سے نظام عالم مین خلل و نقصان کا احتمال رکھتے تھے باری تعالی نے خود اپنی تسخیر مین رکھکر اُنکے تمام منافع کو انسان کی طرف رجوع فرماکر تکمیل انعام فرمایا ہے؛ بہرصورت تمام یہ سب چیزین انسان ہی کے لیے بنائی گئی ہین،

حضرات!! اب غور طلب یہ امر ہے کہ یہ تمام چیزین جنکا مالک انسان ہے اور جو انسان کی مملوک سمجھی جاتی ہین اُنکو خود انسان ہی نے بنائی ہین یا اسکے علاوہ کوئی اور ہے جسکی بنائی ہوئی ہین،

دنیا کے تمام عقلا اس بات کے قائل ہین کہ تمام چیزین جنکا مالک انسان ہی
یا یون کہیے کہ جو انسان کی مملوک ہین وہ درحقیقت نہ تو اُنکی مملوک ہین اور نہ اُنکی
مخلوق، یہ تو ظاہر ہی ہے کہ دنیا کی تمام چیزین مخلوق ضرور ہین اور ہر مخلوق کے لیے
خالق کا ہونا ضروری ہے اس بنا پر انسان جب اسکا خالق نہین ٹھہرا تو اس سے
یہ بات یقینی طور پر معلوم ہوگئی کہ انسان کے علاوہ کوئی اور ہے جو اسکا خالق ہی اور
درحقیقت وہی اسکا مالک حقیقی بھی ہے تو ایسی حالت مین انسان ان چیزون کا
اس طرح مالک ہو جائے کہ اصل مالک پر غالب آجائے غیر ممکن اور محال ہی، اسلیے
سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا کہ یہ تسلیم کرلیا جائے بلکہ مان لینا پڑیگا کہ مالک حقیقی
خداوند تعالےٰ نے انسان کو تمام چیزون کا مالک بنا دیا ہے۔

حضرات!! یہانتک تو آپکو انسان کے وہ حالات معلوم ہوئے ہین جو اُنکی
ذات سے خارج ہین اگر اُنکی اندرونی فطرت پر بہ تعمق نظر کی جائے اور علاوہ اسکے کہ ہم
قرآن کا مطالعہ کرین خود عقل و تجربہ اس بات کو بتلاتا ہے کہ انسان ایک عجیب الخلقت
مخلوق ہے جو آپ اپنی نظیر ہے، آپ اپنی مثال ہی،

صاحبو!! کیا ہمارے پُرانے اور جدید مشاہدات انسان کی کمال فطرت کے
گواہ نہین؟ دیکھو ایک بچہ لوہے کی نوکدار سلاخ ہاتھی جیسے عظیم الجثہ حیوان کو چھوتا
ہے مگر سوائے اسکے کہ وہ اس بچہ کی اطاعت کرے اور کچھ بھی نہین کرسکتا۔
شیرون کو باوجود اُسکی صولت و شجاعت کے اُسکو ہم مسخر کرتے ہین اور ایک معمولی سے
آہنی پنجرون مین مقید رکھتے ہین، اور اُن کا تمام زور، تمام شجاعت، تمام مدافعت
جو درحقیقت اُنمین ہوتی ہین اور مسلم ہین، باقی نہین رہتین۔

کیا ہم انسانون نے خداداد قوتون سے رصدین بناکر باوجود کرڑورون میل کی مسافت کے آسمانون کے حالات دریافت نہین کئے؟ کیا ہم مین ایسے لوگ موجود نہین ہین؟ جو مریخ کی آبادی والون سے تھوڑے زمانے مین خط وکتابت کی کامیابی کی امید کرتے ہین، کیا ہم نے بارود، توپ، ریل، تاربرقیان، جہازات تیار نہین کیے؟

انھین وجوہ سے خدا کی ہمزبان ہو کر کلام مجید قسم کھاکر چیخ اٹھا، لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم، اور مخبر حقیقی نے یہ خبردی کہ ان اللہ خلق آدم علی صورتہ، خداوند تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے اوصاف سے موصوف کیا اسی واسطے خداوند تعالے نے فرمایا، فی انفسکم افلا تبصرون، اپنے آپ کو کیون نہین تعمق نظر سے دیکھتے ہو کہ تمھین اپنی عجیب الخلقت ہونے کا یقین ہوتا اور اسکی وجہ سے اپنے خالق اور اُسکے احسانات کا قطعی علم اور یقین ہو یہی وجہ ہے کہ بزرگان دین اسکے کہنے اور قائل ہوجانے پر مجبور ہوئے کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ، جو اپنی حقیقت پہچانتا ہے وہ خداوند تعالے کو بھی پہچانتا ہے،

حضرات! مجھے یاد ہے کہ مجھکو بچپن مین ایک مصنوع قصہ پڑھایا گیا تھا جس کو سنکر آپ معلوم کرینگے کہ واقعی انسان ایک عجیب الخلقت مخلوق ہے اس لیے اُسکا ذکر کرنا یہان پر بے موقع نہوگا،

(قصہ) کہتے ہین کہ جب شیر جوان ہوا تو اپنی جوانی کی جوش مستی مین کسی کی ہیبت اُسکے دل مین نہ تھی اور نہ کسیکو آنکھون مین لاتا تھا، تو اُسکی مان نے اُس سے کہا اگر تم کسی سے نہین ڈرتے ہو تو مت ڈرو لیکن انسان سے ہمیشہ ڈرتے رہو، شیر نے جب اپنی مانکی

یہ نصیحت سنی تو وہ اسکے بعد اپنی مان سے رخصت ہو کر ایک عام راستہ پر قیام پذیر ہوا، عام راستہ تو تھا ہی، جو اُس راستہ سے گزرتا تھا سب سے یہ پوچھتا جاتا تھا کہ تو کون، تو کون ہے؟ جو اپنے آپ کو بتلا دیتا تھا کہ مین فلان ہون، مین فلان ہون، اُسکو وہ چھوڑ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ چلے جاؤ، یہانتک کہ اُس راستے سے ایک ہاتھی گزرا اُس کے عظیم الجثہ ہونے کی وجہ سے شیر کو یہ گمان ہوا کہ کہین یہی تو انسان نہین ہی؟ اس لیے شیر نے اُس سے بار بار پوچھا کہ تو کون ہے؟ کہین تو انسان تو نہین ہی؟ اُس نے اسی طرح انسان ہونے سے بار بار انکار کیا، اس سوال وجواب کے بعد درحقیقت ایک آدمی اپنے کندھے پر ایک کلھاڑی رکھے ہوئے نظر سے گزرا اُسکے حسب معمول سوال کرنے کے بعد اُسکو معلوم ہوا کہ حضرت انسان یہی ہین تو شیر نے اُس سے بڑی جرات وصولت سے پوچھا کہ آخر تم مین کونسی بات ہے؟ کونسی قوت ہے؟ کونسا کمال ہے؟ کہ جسکی وجہ سے میری مان نے تم سے ڈرنے اور جان بچانے کی تعلیم دی ہے اور ہدایت کی ہے، میرے خیال مین یہ عورتونکی کم عقلی ہے جسکی وجہ سے میری مان نے مجکو ڈرنے اور جان بچانے کی تعلیم دی ہے اور ہدایت کی ہے، انسان نے شیر کی یہ سب باتین سنکر اُسکے خیال کی طرح تصدیق اور تائید کی اور اُسکو اُس کے اس خیال کا اعتماد اور پورا وثوق و یقین دلایا، جب انسان نے یہ سمجھ لیا کہ شیر کو اپنے اس خیال کا اعتماد راسخ اور یقین ہو گیا تو ایک روز انسان نے شیر سے یہ کہا کہ مجھ سے آپ کی مان نے اس بات کی خواہش کی ہے کہ مین جنگلی لکڑی کا ایک عمدہ طوق آپکی مان کے لیے بنا دون لیکن چونکہ مجکو آپ کی مان کے گلے کا انداز معلوم نہین ہے اس لیے اسکے

بنانے سے مین مجبور ہون، مگر جہانتک میرا خیال ہے مین یہ سمجھتا ہون کہ آپکی مان
کا گلا آپکے گلے کے برابر ہوگا اگر جنگل آپ میرے ساتھ چلتے تو بہتر اور مناسب
ہوتا، شیر نے خوشی سے اس بات کو منظور کیا اور دونون جنگل کو روانہ ہوئے،
جب دونون جنگل مین پہونچے تو ایک پہاڑی لکڑی مین سوراخ کرکے شیر کا سر
اُسکے اندر کر دیا اور اُس کے اوپر سے ایک دوسری لکڑی کی میخ ٹھوک دی،
اسکے بعد شیر کو اُسکی مان کی نصیحت اور ہدایت یاد دلائی، شیر نے انسان کی یہ
دور اندیشی اور دانائی معلوم کرکے اُسکے آگے اپنا سر جھکا دیا، اور اُس کو اپنی
مان کی نصیحت یاد آئی، اور اُسکو اس مصیبت مین گرفتار ہونے کے بعد اس بات
کا یقین ہو گیا کہ درحقیقت انسان کی چالون سے ہمیشہ بچنا چاہیے،

حضرات!! یہ تو ایک موضوع قصہ تھا اب یہ چاہتا ہون کہ اسی سلسلہ مین آپکو
ایک منقول قصہ سناؤن تاکہ آپ کو اس بات کا زیادہ علم و وثوق ہو کہ انسان ایک
عجیب الخلقت مخلوق ہے، اور ایک عجیب بلا کا پتلا ہے،

منقول ہے کہ حضرت سلیمان کے زمانے مین جہان اور بہت سی عجیب
باتین ظہور پذیر ہوئین اُنھین عجیب باتون مین سے ایک عجیب بات یہ ہے کہ
جب سلیمانؑ کی عدالت مین لوگ زیادہ جھوٹ بولنے لگے اور جھوٹے سچے لوگ
مشتبہ ہو گئے اور اس بات کی تمیز باقی نہین رہی کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے
تو حضرت سلیمانؑ نے خداوند تعالےٰ سے یہ دعا مانگی کہ کوئی ایسی صورت اور تدبیر
بتادی جائے جس سے صادق و کاذب مین تمیز ہو جائے حضرت کی دعا مقبول
ہوئی اور خداوند تعالےٰ کی طرف سے بیت المقدس کی مسجد مین ایک زنجیر لگا دی گئی

اور تبلادیا گیا کہ جب جھوٹے، سچے، مشتبہ ہون تو اُنکی چھان بین اس زنجیر سے کیجائے سچے کا ہاتھ تو اس زنجیر تک پہونچ جائے گا لیکن جھوٹا اس سے قاصر رہیگا اور اُس کا ہاتھ اس زنجیر تک کسی طرح نہ پہونچ سکیگا، ایک زمانہ دراز تک اس سے کام چلتا رہا اور جھوٹے اور سچے کی شناخت ہوتی رہی، آخرش، ایک مرتبہ کسی شخص نے کسی شخص کے پاس سو اشرفیان امانت رکھین، جب اُس نے اُس سے اپنی اشرفیان مانگین تو وہ مُکر گیا، حضرت سلیمان علیہ السّلام سے استغاثہ کیا گیا آپنے حسب معمول دونون کو زنجیر کے پاس جانے کا حکم دیا، مدعا علیہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے ایک روز کی مہلت لی، اسی اثنا مین اُس نے یہ حیلہ اور فریب کیا کہ وہ سات سو اشرفیان کسی بانس مین سوراخ بناکر اُسکے اندر بھر دین اور اُس بانس پر قبضہ لگوا کر اُسکا منہ بند کر دیا اور پھر اُسکو ہاتھ مین لیکر حاضر ہوا، زنجیر چھونے کے لیے جب جانے لگا تو لکڑی اصل مالک کو یہ کہکر کہ آپ ذرا میری لکڑی تھامے رہین دیدی اور زنجیر چھونے سے خداوند تعالےٰ سے دعا کی کہ البتہ تو دانائے راز ہے اگر تو جانتا ہے کہ مین نے تمام مال صاحب مال کے ہاتھ مین دیدیا ہے اور میرے پاس اُس مین سے کچھ بھی نہین ہے تو تو میرا ہاتھ اُس زنجیر تک پونہچادے، چونکہ وہ اس حیلہ کے لحاظ سے سچا تھا اس لیئے زنجیر تک اُسکا ہاتھ پہونچ گیا اور وہ اپنی مخصوص لاٹھی مدعی سے لیکر خوشی خوشی گھر چلا گیا، مدعی اس واقعہ دردانگیز سے ششدر رہ گیا، اور اس واقعہ کی کایا پلٹ سے اس خدائی زنجیر کی وقعت لوگون کے دلون سے اُٹھ گئی،

اسکے بعد خداوند تعالےٰ نے اس کے اصل راز کو وحی کے ذریعہ سے حضرت

سلیمان پر ظاہر کر دیا اور وہ زنجیر اٹھالی گئی،

علاوہ اسکے کہ ان حکایات اور قصص سے آپ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ انسان ایک عجیب الخلقت مخلوق ہے یہ بات بھی واضح طور سے سمجھی جا سکتی ہے کہ انسان کے واقعات ضبطِ تحریر و تقریر سے باہر ہین، اب مین آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہون کہ دنیا کی تمام چیزین انسان ہی کے لیے بنائی گئی ہین جیسا کہ کلام مجید کی یہ آیتین، خلق لکم ما فی الارض جمیعا، سخر لکم من الشمس، اور اس کے علاوہ اور انھین قسم کی دوسری آیتین اس بات کی تصریح کرتی ہین کہ دنیا کی تمام چیزین انسان ہی کے لیے بنائی گئی ہین، سورج کو انسان کے فائدہ کے لیے مسخر کیا، آسمان انسان ہی کے لیے بنا، زمین انسان ہی کے لیے بنی، الغرض ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند

تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

حضرات! یہ غور کرنے کی بات ہے کہ جب دنیا کی تمام چیزین خداوند تعالیٰ نے انسان ہی کے لیے بنائین تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خود انسان بھی کسی چیز کے لیے پیدا کیا گیا ہے یا نہین اس بات کا تو کوئی بھی قائل نہین بلکہ یہ بالکل غیر ممکن اور محال ہے کہ انسان کسی کام کے لیے نہین پیدا کیا گیا اور اس کے خلق کرنے کی کوئی غرض نہین،

حضرات جب انسان نکما ٹھہرا اور اسکی خلقت محض لغو و بیکار ٹھہری تو آپکو یہ بھی مان لینا پڑیگا کہ ساری کائنات کی خلقت لغو اور بیکار ہے اور علاوہ اسکے غضب تو یہ ہوگا کہ جب تمام چیزین انسان ہی کے لیے بنائی گئین اور انسان نکما ٹھہرا

تونعوذ باللہ یہ لازم آئیگا کہ باری تعالےٰ نے کام کرنیوالا ہے اور اُسکا قول لغو ہے،
اس لزوم کو کوئی بھی تسلیم نہین کرسکتا اور اسکے خلاف عقل ہونے کے علاوہ
کلام ربانی بھی اسکی تردید کرتی ہے جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے، افحسبتم انما
خلقناکم عبثاً وانکم الینا لاترجعون فتعالی اللہ الملک الحق، کیا تم ایسا گمان بھی کرسکتے ہو
کہ تم کو کسی کام کے واسطے نہین بنایا، اور کیا تم ہر پھر کر میرے پاس نہ آوگے،
خداوند تعالےٰ بیکار کام کرنے سے پاک ہے،
اسی مفہوم کو پھر خداوند تعالےٰ نے دوسری جگہ یون فرمایا ہے، ذلک
ظن الذین لایعقلون، انسان کو عبث اور بیکار محض خیال کرنا بےعقلون کا کام
ہے، جب ان دلائل سے صاف صاف لفظون سے یہ بات معلوم ہوگئی اور
اسکو عقل سلیم بھی تسلیم کرتی ہو کہ بیشک انسان کسی نہ کسی کام کے لیے پیدا کیا گیا
تو اب عقلاً اور نقلاً یہ معلوم کرنا کہ کس کام کے لیے بنایا گیا ہے ایک امر آسان اور
سہل ہے نہ تو اس مین کوئی دشواری ہے اور نہ دقت، عقل تسلیم کرتی ہے کہ جب
انسان دنیا کی تمام چیزون کا مخدوم ہے تو یہ اُسکا خادم ہوسکتا ہو جو اُس سے بھی اعلےٰ
اور اولےٰ ہو اور اُسکا خالق اور مالک ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ انسان ایک ایسی عجیب
چیز اس کے علاوہ کسی اور دوسرے کی کسی طرح خادم نہین ہوسکتی جو اس سے
ناقص اور ادنیٰ ہے، نقلاً یون ظاہر ہے کہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ ما خلقت الجن
والانس الا لیعبدون، ہم نے انسان کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے،
حضرات! مین آپ سے اس موقع پر یہ بھی عرض کردینا مناسب سمجھتا ہون
کہ آدمی خوشی خوشی عبادت اور اطاعت جب ہی کرسکتا ہے جب اُس کو اُس

کام کے فوائد معلوم ہونے کے علاوہ اُسکے طرق و آداب سے بھی واقفیت ہو، فوائد کا معلوم ہونا
اس لیے ضروری ہے کہ جب تک کسیکو کسی کام کے متعلق اس بات کا یقین نہ دلایا جائے کہ
اسکا نتیجہ عمدہ ہو اور یہ تمہارے لیے مفید ہو اُسوقت تک اُس کو اُس کام کے کرنے مین عذر اور
تامل ہوتا ہے، نہ وہ اسکے لیے آمادہ ہو سکتا ہے اور نہ اُسکا دل قبول کریگا کہ ہم اس کام کو
کرین لیکن طرق عبادت کی واقفیت اس بنا پر ضروری اور مناسب ہے کہ ہر شخص کی اطاعت
اگر اس کے منشا اور خواہش کے موافق ہوتی ہے تو اُسکو اس سے خوشی ہوتی ہے ورنہ
ظاہر ہے کہ خلاف منشا اور خلاف خواہش ہونے سے بجائے اس کے کہ اُسکو اس سے
خوشی ہو رنج ہوتا ہے۔

حضرات! جہان تک مین سمجھتا ہون میرا یہ خیال ہے کہ اسی واسطے خداوند تعالے
نے اپنی رحمت کاملہ سے انھی دو اجزون کی تفصیل و توضیح و تشریح و تعلیم کے لیے ایک نہین
دو نہین بلکہ ہزارون انبیا علیہم السلام کو باعتبار ضرورت زمانہ کے وقتاً فوقتاً یہ تعلیم دلائی کہ جس
کام کے لیے تم کو خداوند تعالے نے بنایا ہے اگر تم اُس کام کو خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیتے
رہے تو صرف یہی نہین ہو کہ تم نے اپنے محسن، اپنے خالق کا تکمیل انعام کے صلے مین شکریہ
ادا کیا بلکہ اسکا نتیجہ، اسکا ثمرہ، اسکا نعم البدل یہ بھی ہے کہ تمکو خداوند تعالے اس عالم فانی سے
فنا ہونے کے بعد ہمیشہ کے لیے اُس عالم جاودانی اور نورانی مین جگہ دیگا جہان تم ہمیشہ عیش و
راحت سے جاودانی زندگی بسر کروگے اور جتنی تمہاری خواہشین ہونگی اوس سے کہین زیادہ
خداوند تعالے تم کو عطا فرمائیگا جیسا کہ خود خداوند تعالے نے فرمایا ہے لھم مایشاؤن فیہا ولدینا مزید
مسلمانو! تم یہ بھی یاد رکھو کہ وہان ایسی نعمتین ہین جو تمہارے نقطہ خیال سے بھی باہر ہین
جیسا کہ قرآن و حدیث سے اسکی تصریح ہوئی ہے لاتعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاءً بما کانو

یعملون (ترجمہ قرآن) کسی شخص کو یہ تفصیل معلوم نہین ہے کہ اُس کے اعمال صالحہ کے صلہ مین کیا چیز دیجائیگی جس سے اسکی آنکھین ٹھنڈی ہونگی، وقال النبی صلعم یقول اللہ اعددت لعبادی الصالحین مالاعین رأت ولااذن سمعت ولاخطر علے قلب بشر روایہ المسلم وعلی قلب بشر خطرت (ترجمہ حدیث) آنحضرت فرماتے ہین کہ خداوند تعالے کہتا ہے کہ مین نے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیزین مہیا کی ہین کہ جسکو نہ کسی آنکھون نے دیکھا ہے اور نہ کسی کانون نے سنا ہے اور نہ کسی کے دل مین بھی اسکا خیال گذرا ہوا ہے،

آپ کو ان آیتون اور حدیثون سے تو کام کے فوائد معلوم ہوگئے باقی طرق عبادت تو خود انبیا علیہم السلام نے بتادیے ہین اور اسکے خود بھی پابند رہے ہین،

مسلمانو! نہایت ہی افسوس اور شرمناک بات ہوگی اور اس سے بڑھکر بےغیرتی اور کیا ہوسکتی ہے کہ اگر ہم لوگ ایسے اطمینان اور ایسے اعلیٰ نعم البدل کے صلے مین بھی خداوند تعالے کی اطاعت نہ کرین اور اُسکی عبادت کیطرف مشغول نہ ہون،

حضرات! اول اول جو آیتین مین نے آپکو پڑھکر سنائی ہین اُن مین خداوند تعالے نے تین طرح کی عبادتون کا ذکر فرمایا ہے، شروع مین نماز پنجگانہ، آخر مین حج و زکوۃ اور اُسوقت انھین تینون عبادتون کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہون،

آپ کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے انکے ترجمہ کا بھی آپ سے وعدہ کرچکا ہون لہذا اسکا ترجمہ حسب ذیل ہے،

ترجمہ

ایسا نہ ہو کہ تم اپنے مال و متاع اور اپنی اولاد کے سبب سے خدا کی یاد (نماز پنجگانہ

سے غفلت کرو اور یاد رکھو کہ جو شخص ایسا کریگا وہ ضرور خسارہ اور نقصان اُٹھانے والون مین سے ہے، اور مرنے سے پہلے اپنے مال کا ایک حصہ (زکوۃ) دیا کرو ایسا نہ ہو کہ مرتے دم کہنے لگو کہ خدا تھوڑی مہلت اور دے کہ مین صدقہ دون اور صالحین کے زمرہ مین داخل ہو جاؤن (یعنی حج کرون) تم یاد رکھو کہ خدا آئی ہوئی موت کو نہ ٹالیگا، اسلیے اُس وقت تمہاری یہ آرزو بے سود ہوگی، یہ بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تمہارے تمام اعمال و افعال کا دانا اور بینا ہی،

حضرات! اگرچہ اس آیت مین لفظ ذکر اللہ، کا ہے جو عام ذکر خدا کو شامل ہے، لیکن مفسرین نے لکھا ہے کہ چونکہ آگے اس آیت کے وعید شدید کا ذکر ہے لہذا ذکر سے مراد سوائے صلوۃ مفروضہ کے اور کسی نفل عبادت پر امکان عمل نہین ہی کیونکہ خداوند تعالے عمل شناس ہے اور سب سے زیادہ ترک عادت کا سبب اولاد کی رکھ رکھاؤ اور تحصیل مال کی محبت ہے اور اکثر حالات مین درحقیقت یہی عدم عبادت کے سبب واقع ہوتی رہتی ہین، لہذا یہ ظاہر ہے کہ ہر چیز کے سبب قریب کا مراد لینا مقتضائے کمال بلاغت ہے، خصوصاً صلوۃ، زکوۃ، حج، کہ جنمین وقت صرف ہونے کے علاوہ مال کا بھی صرف کثیر ہے، اور اسکی وجہ سے اولاد کی نگرانی اور مال کے حصول مین وقوع نقصان کا احتمال رہتا ہے اسلیے باری تعالے نے ان دونون کو تصریح سے بیان فرمایا۔

حضرات! چونکہ اسقدر وقت نہین ہے کہ مین تینون عبادتون کو کسی قدر تفصیل سے بھی عرض کرسکون لہذا اون مین سے جو سب سے اہم اور ضروری ہے مین اس کو کسی قدر اجمالی تفصیل کے ساتھ عرض کرون گا"

مسلمانو! آپ کو معلوم ہے کہ نماز پنجگانہ ایک نہایت ضروری اسلامی فرض ہے اور یہ ایک ایسی عبادت ہے جس سے خداوند تعالے کی تعظیم اور بندہ کی بندگی معلوم ہوتی

ہی، اسی سے عابد ومعبود مین معبودیت عبدیت اور محبت وارادت کا سلسلہ مضبوط ہوتا ہے، اسی سے محسن کی احسانمندی ظاہر ہوتی ہے، اسی سے آدمی ادنیٰ سے اعلیٰ ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اسکے ترک کی کسی وقت مین اجازت نہین دیگئی، اور اسکے ترک کو کفر یعنی قطع رابطہ عبدیت اور معبودیت سے تعبیر کیا گیا ہے، مگر افسوس ہے اُن مسلمانون کے حال پر جو باوجود اسکے کہ وہ جانتے ہین کہ یہ فرض ہے اور اسکا ترک کرنا کسی حال مین درست نہین مگر پھر بھی اس سے غافل ہین اور اس فریضہ کے ادا کرنے مین خصوصاً زیادہ سست اور غافل ہین، اور اپنے کو برائے نام مسلمان کہتے ہین، کیا مسلمانی اسی کا نام ہے، علاوہ اس کے جو لوگ اس فریضہ کو ادا بھی کرتے ہین اُنھون نے جو طریقہ اختیار کیا ہے اور جس ہیئت وحالت سے ادا کرتے ہین وہ نہایت ہی قابل افسوس ہے،

حضرات! جسنے کبھی قرآن کا مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ خداوند تعالی جل شانہ نے نماز کی بار بار جابجا تاکید فرمائی ہے اور اسکی تمام سورتون کی توضیح کردی ہے، مجھکو ایک دفعہ خیال ہوا کہ نماز کے متعلق جس قدر آیتین ہین اُن سب کو منتخب کرون چنانچہ قرآن پاک مین مین نے اول سے آخر تک ایکسو ستاسی آیتین اس قسم کی پائین جو بتصریح نماز کی تاکید کرتی ہین،

مقنن حقیقی آنحضرت صلعم نے بھی اسکی علی اور قولی ایسی تاکید کی ہے کہ جسکی نظیر اور احکام شرع مین نہین ملتی،

صحابۂ کرام، فقہا، اور محدثین نے اسکے متعلق جو کچھ بھی فرمایا اور خدا اور رسول کے کلام کا مطلب جو کچھ بھی سمجھایا وہ بجائے خود قابل یقین اور قابل عبرت ہی،

حضرات ! علاوہ ان آیات و احادیث و اقوال فقہا و محدثین کے اگر ہم خود اس بات پر غور کرین کہ اگر ایک شہنشاہ ہمین ایک قرآن بھیجے اور کسی خاص کام کی ایکسو ستاسی مرتبہ تاکید کرے ، اور اُسکے ہر پہلو کو مختلف طریقون سے سمجھا دے اور بتادے اور پھر بھی ہم اُسکی تعمیل نکرین تو کیا وہ شہنشاہ ہم سے خوش ہو سکتا ہی ؟

افسوس ہے اُن مسلمانون پر جو دنیادار محسنونکی تو اس درجہ تک خدمت کرتے ہین کہ اُنکی ضد اور ہٹ بھی دبغیر پوری کیے ہوئے اُنھین آرام اور چین نہین ملتا مگر حیف صد حیف کہ اپنے منعم و محسن حقیقی خدا وند تعالے کی عبادت کا اُن کے دل مین کبھی خیال بھی نہین آتا

حضرات ! اُن تمام آیتون کا جو شروع قرآن سے آخر تک مین نے منتخب کی ہین اور میری نظر سے گزری ہین اسوقت ذکر کرنا اگر محال نہین ہے تو مشکل ضرور ہے لہذا انہین سے چند آیتین عرض کرتا ہون جس سے آپ معلوم کرینگے کہ نماز کسقدر موکد فرض ہے حج و زکوۃ کسقدر ضروری ہین ،

آیات

الم - ذلک الکتاب لاریب فیہ ہدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنہم ینفقون (آگے چلکر انھین لوگون کے متعلق یہ کہا گیا ہی) اولئک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون ، اُن پرہیزگارون کے لیے ہدایت ہے جو ایمان لاتے ہین اور التزام سے نماز ادا کرتے ہین ، زکوۃ دیتے ہین ، اور یہی وہ لوگ ہین جو ہدایت پر ہین اور نجات ابدی پانے والے ہین ،

اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین ، نماز پڑھو ، زکوۃ دو ، اور جماعت سے نماز پڑھو ،

وانہا لکبیرۃ الا علے الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوربہم وانہم الیہ راجعون ۔ نماز اُن لوگون کے لیے جنکے دل مین نہ تو خدا کا خوف ہے اور نہ خدا کے وصال کا اعتقاد ہے نہایت تکلیف دہ اور شاق ہے مگر اُن لوگون کے لیے نہایت آسان اور سہل ہی جو اپنے آپ کے حضور مین عاجزی کرتے ہین، جنکو یہ اعتقاد راسخ ہے کہ وہ اپنے آپ سے ملاقات کرینگے اور ہمیشہ وہان رہین گے،

واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل ۔ اس کے بعد پھر یہ فرمایا واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ، ہمنے بنی اسرائیل سے نماز اور زکوۃ کے متعلق خاص عہد لیا تھا ۔

اینما تولوا فثم وجہ اللہ، خوف اور قبلہ نہ معلوم ہونے کے وقت جسطرف ہو کر نماز پڑھو گے نماز مقبول ہو گی ۔

حضرات ! اس آیت کے متعلق کسی قدر تفصیل کے ساتھ کچھ بیان کر دینا مین مناسب سمجھتا ہون اور جو احکام اس آیت سے سمجھے جاتے ہین اُنکی بھی کسی قدر تفصیل کی حاجت ہے،

صورت یہ ہے کہ اگر کوئی لڑائی مین ہو اور دشمن اُسکے مقابل جانب مین ہو تو اس وقت مین اداے نماز کی صورت دوسری جگہہ یون معلوم ہوتی ہے کہ نصف لوگ امام کے پیچھے نماز پڑھین اور نصف لوگ اُنکی حفاظت کرین اور اگر یہ صورت بھی ممکن نہ ہو سکے تو پھر جسطرف ہو کر نماز پڑھو نماز مقبول ہو گی، جیسا کہ اوپر کی آیت سے سمجھا جاتا ہے ۔

خداوند تعالے نے ایسی حالت کے اعتبار سے نماز کی ہیئت کس قدر آسان کر دی اور قبلہ و قیام و قعود کے شرائط بھی معاف کر دین بیماری کی حالت مین اداے نماز

کی صورت بدل دی اور شارع علیہ السلام نے یہان تک فرما دیا کہ' وان لم تستطع فمستلقیا یعنی اگر بیٹھکر نماز نہ پڑھ سکو تو لیٹکر پڑہو، دکتب فقہ مین تمام ائمہ اور محدثین کا اجماعی مسئلہ ہو کہ اگر عورت بچہ جنتی ہو اور نماز کا وقت گزر رہا ہو تو اُسپر فرض ہے کہ بچہ کا سر کسی چیز مین رکھکر نماز ادا کرے

واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ ، واذا کنت فیہم فاقمت لہم الصلوۃ واذا اطماننتم فاقیموا الصلوۃ ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا۔ ان سب سہولتون کے بعد خداوند تعالے نے یہ فرمایا کہ جب تم اطمینان کی حالت مین ہو تو نماز کو بدستور معمول ادا کرو جیسا کہ اس آخر آیت سے معلوم ہوتا ہے،

حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ، تمام نمازون خصوصًا صلوۃ وسطیٰ یعنی نماز عصر کی زیادہ حفاظت کرو۔

یاایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق الخ نماز کے لیے وضو کرلیا کرو اگر پانی نہ ملے تو تیمم کرو۔

واذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالیٰ، ولا یاتون الصلوۃ الا وہم کسالیٰ۔ منافقین جب نماز کیلیے اٹھنا چاہتے ہین تو سستی کرتے ہین، **فائدہ** ان دونون آیتون سے یہ بات معلوم ہوئی کہ سستی سے نماز پڑھنے والا خدا کے نزدیک منافق ہو،

قال اللہ تعالےٰ انی معکم لئن اقمتم الصلوۃ وآتیتم الزکوٰۃ ، خداوند تعالےٰ نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا کہ اگر تم نماز پڑھتے رہے اور زکوۃ دیتے رہے تو ہم تمہارے ساتھ ہین،

واذا نادیتم الی الصلوۃ اتخذوہا ہزوا ولعبا ذلک بانہم قوم لا یعقلون، جب تم نماز کی اذان دیتے ہو تو کفار مذاق سمجھتے ہین اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اسکو سمجھتے نہین،

ان الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون اولئک ھم المومنین حقا لھم درجات عند ربھم مغفرۃ ورزق کریم، جو لوگ نماز پڑھتے ہین، زکوٰۃ دیتے ہین، یہی مسلمان ہین، خدا کے نزدیک اس کا بڑا مرتبہ ہے، اور گناہون سے مغفرت ہے اور عمدہ رزق ہی،

اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودا، ظہر سے عشا تک کی نمازین پڑھو، صبح کی نماز پڑھو اسوقت فرشتے حاضر ہوتے ہین،

ان الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ، ہم مسلمان کو اگر بادشاہ بنائینگے تو وہ نماز پڑھینگے زکوٰۃ دینگے، **فائدہ** جو لوگ فلاح روزی ترقی چاہتے ہین انھین اس آیت کو ملحوظ نظر رکھنا چاہیئے،

قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوٰتھم خاشعون، والذین ہم علےٰ صلوٰتھم حافظون، اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون، جو لوگ خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے ہین اور تمام نمازون کی محافظت کرتے ہین انھین کو نجات ملیگی اور یہی جنت الفردوس کے مالک ہین جہان ہمیشہ رہین گے،

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی، نماز درستگی اخلاق کا سبب ہے اور بیہودہ باتونکی مانع ہے،

حضرات! ان تمام آیتون سے آپ کو بخوبی واقفیت ہوگئی ہوگی کہ نماز کی فضیلت نماز کا نتیجہ، نماز کی برکت کس قدر ہے اور خداوند تعالےٰ نے ہر موقع ہر حالت کے اعتبار سے اس مین کسقدر آسانی پیدا کردی ہے، اگر اس پر بھی مسلمان اس سے غفلت کرین تو ان سے بڑھکر بدنصیب دنیا مین کون ہوگا؟ جیسا کہ تارک الصلوٰۃ اور بے وقت نماز پڑھنیوالون کے لیے جو وعید شدید خداوند تعالےٰ نے کی ہے آپ ذیل کی آیتون سے معلوم کرسکینگے

ویل للمصلین الذین ہم عن صلوتہم ساہون۔ سخت عذاب اُن نماز پڑھنے والون کے لیے ہی جو پابندی سے نماز نہین پڑھتے۔

ما سلککم فی سقر قالو لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین۔ جب دوزخیون سے پوچھا جائیگا کہ کس وجہ سے تم جہنم مین آئے تو وہ کہین گے کہ نہ تو ہم نماز پڑھتے تھے اور نہ ہم زکوۃ دیتے تھے"

لاصدق ولا صلی ولکن کذب و تولے، نہ تو رسول کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ رسول کی تکذیب کی اور نماز سے انکار کیا،

اقیموا الصلوۃ ولا تکونو من المشرکین، نماز پڑھو کافر مت بنو،

مین مناسب سمجھتا ہون کہ ان آیات کی اُن حدیثون کا بھی ذکر کردون جن سے نماز کی فضیلت اور تاکید سمجھی جاتی ہے،

ترجمۂ حدیث

لیلۃ المعراج مین پچاس وقت کی نمازین خداوند تعالے نے فرض کردی تھین لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی راے اور مشورہ سے آنحضرت صلعم نے بار بار خداوند تعالے سے التجا کرکے کم کرائین یہان تک کہ پانچ وقت کی نمازین رہگئین، بخاری شریف مین جس لفظ سے اس کے متعلق روایت ہے وہ یہ ہے کہ یا محمد انہا خمس وخمون لا تبدل القول لدی خففت عن عبادی و امضیت فریضتی، اے محمد یہ نمازین تو پانچ وقت کی ہین لیکن اس مین ثواب پچاس وقت کا ہے، مین نے اپنے بندون کے لیے آپن تخفیف کردی اور فرض بدستور رکھا، میری بات مین تغیر نہین ہی،

من ترک الصلوۃ متعمدًا فقد کفر، جسنے نماز جان بوجھکر چھوڑدی وہ کافر ہوگیا،

اس حدیث کا مطلب امام احمد اور حسن بصری اسکے ظاہر معنی پر لیتے ہین، لیکن اور ائمہ نے اسکی تاویل کی ہے، امام ترمذی نے بھی اسی تاویل پر صاف حدیث نقل کی ہو کہ الفرق بین العبد والکفر ترک الصلوٰۃ،

بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام الی یوم القیامہ، اُن لوگون کو قیامت مین نور تام کی خوشخبری دیدو جو اندھیری راتون مین نماز کے لیے مسجدون مین جاتے ہین،

ترمذی شریف کی صحیح روایت مین ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جسطرح دن بھر مین کوئی پانچ مرتبہ غسل کرتا ہے اور پاک صاف ہو جاتا ہے اسی طرح پنجگانہ نماز ادا کرنے والا تمام گناہون سے پاک صاف ہو جاتا ہے،

ترمذی کی ایک روایت مین یہ بھی ہے کہ کسی فعل خیر کے ترک کو کفر نہین سمجھتے تھے مگر ترک صلوۃ کو کفر سمجھتے تھے کتب فقہ مین بھی ائمہ نے تصریح کر دی ہے کہ اگر محلے والے محلے کی مسجدون مین نمازین پڑھنا چھوڑ دین تو خلیفہ وقت پر واجب ہے کہ اگر وہ توبہ سے انکار کرین تو اُس کو قتل کر ڈالین،

حضرات! نماز ہی کے لیے خداوند تعالے نے کعبہ اور مقدس کو بیت اللہ کا لقب دیا ورنہ ظاہر ہو کہ خداوند تعالیٰ کو مکان کی کیا حاجت ہو اور جن لوگون نے اس بیت اللہ کی توہین کرنی چاہی اُس کو خداوند تعالیٰ نے ابابیل کی ایک گرائی ہوئی کنکری سے ہلاک اور برباد کر دیا جیسا کہ آپکو صحاب فیل کی حکایت سے معلوم ہو انبیا علیہم السلام نے نماز کیلیے ہمیشہ مسجدین اور جامع مسجدین اور اعلیٰ سے اعلیٰ انتظام اور التزام فرمایا جنکے آثار آپ لوگونکے سامنے دو چار نہین بلکہ ہزارون موجود ہین باوجود ان تمام باتونکے اگر کوئی نہ سمجھے اور عاقبت کا غور و فکر نکرے اُسکو اپنے زندہ رہنے سے مرجانا بہتر ہو مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ تمام مسلمانون کو نیک کام کی ہدایت دے اور انھین اس بات کی توفیق دے کہ خداوند تعالے کے احکام کی تعمیل کرین۔

اجلاس سوم

وفورِ شوق نے بزرگانِ قوم کو آٹھ ہی بجے سے ہال مین پہونچا دیا اور تمام اصحاب نہایت بے چینی کے ساتھ افتتاح کا انتظار کرنے لگے ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے معزز صدر انجمن علامۂ سیّد رشید رضا آفندی تشریف لائے اور افتتاح فرمایا۔

سب سے پہلے دار العلوم کے ایک کمسن بچہ محمد محسن نے قرآن کریم کی چند آیتین اس درد کے لہجے مین پڑہین کہ تمام ہال درد و اثر کی تصویر بن گیا اُس کے بعد اصلی کارروائی کا آغاز ہوا۔

جلسۂ دہلی مین یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ ایک صیغہ اُن اغلاط تاریخی کی تصحیح کیلئے بنایا جائے، جو یونیورسٹیون کے کورسونمین اسلامی اور بزرگان و شاہان اسلامی کے متعلق غلط فہمی پیدا کرتی ہین اور اُن کے کیرکٹر پر بدنما دھبّہ لاتی ہین، یہ صیغہ یونیورسٹی کے سامنے اُن اغلاط کو پیش کر کے درخواست کرے گا کہ وہ کورس سے خارج کیئے جائین۔

اسوقت تک اِس صیغہ نے جو کچھ کام کیا ہی اور یونیورسٹی کو توجہ دلا کر جہان تک اصلاح کی ہی قوم کے سامنے اُسکا پیش کرنا ضروری تھا اسلئے مولوی سیّد سلیمان صاحب نائب دبیر دار العلوم نے اِس صیغہ کی رپوٹ پیش کی (جنکے متعلق اسکا کام کیا گیا تھا) مولانائے موصوف نے

اثنائے تقریر مین انگریزی کورس کے جن قابل افسوس اور غلط فقرون کا حوالہ دیا جو اسلام
رسول اکرم صلعم اور صحابہ کرام سے متعلق تھے تو اُن کو سُنکر تمام حاضرین بیتاب ہوگئے۔

رپورٹ صیغۂ تصحیح اغلاط تاریخی

جناب پریسیڈنٹ و دیگر حاضرین! آج ہندوستان مین اسلامی کانفرنسین اور اسلامی
انجمنین قائم ہین ہر قسم کی تحریکین جابجا کی جارہی ہین، ہر موضوع پر مضامین لکھے جاتے ہین،
تقریرین کی جاتی ہین، لیکن ان تمام تدابیر سے مسلمانون مین جو عام افسردگی اور سکون پھیلا
ہی، اسکے بجائے کسی قسم کی حرارت، جوش نہین پیدا ہوگا، اُنمین کسی قسم کی بلند حوصلگی بلند
ارادگی، علوئے ہمت اور ایثار نہین پیدا ہوسکتا جو قومی ترقی کے اجزا اور روح ہین اور جن سے
قوم کے قالب مین جان آتی ہی، اسی بنا پر سب سے پہلا فرض یہ ہی کہ ہم اِس مہلک قومی مرض
کے اسباب و علل کی جستجو کرین۔

حضرات! اقوام عالم کی گزشتہ تاریخین جو پچھلون کے لیے چراغ راہ ہین وہ ہمکو بتاتی
ہین کہ قوم کے قوائے احساس مین صرف دو چیزین حرکت پیدا کرسکتی ہین، مذہب اور
تاریخ مذہب کے متعلق سوال یہ ہی کہ آیا آجتک تمام اسکولون اور کالجون مین جو تعلیم ابتدا سے
انتہا تک دیجاتی ہی، اُسمین مذہب کا ایک حرف آتا ہی؟ آیا اسمین اسلام کی خصوصیات
کا کہین ذکر ہوتا ہی جس سے ہم اپنی قومیت کا مفہوم سمجھ سکتے؟ آیا اُمین جناب رسول صلعم
کی تعلیمات کا بیان ہوتا ہی؟ جن کو پڑھکر ہم کو اسلام اور پیغمبر اسلام کے ساتھ غیر معمولی خلوص
اور اُنس پیدا ہوتا، آیا قرآن کی ایک سورۃ بھی بچپن سے لیکر عہد شباب کی مدت تعلیم مین
ہمارے بچے سُنتے ہین جن سے قرآن مجید کی عظمت اُنکے دل مین قائم ہوتی؟ اس سوال کا

جواب بجز اسکے اور کچھ نہین ہی کہ اسکولون مین جو ہمارے بچّون کو تعلیم دیجاتی ہی وہ ہمارے
مذہبی احساسات کے بالکل برخلاف ہی، اُن کو معاذ اللہ یہ تعلیم دیجاتی ہی کہ "قرآن محمدؐ نے توراۃ
اور انجیل سے انتخاب کرکے ترتیب دیا ہی محمدؐ جب مکہ سے بھاگ گیا تو اُسکے اِس فرار کا نام
ہجرت ہی، صحابہ بالکل وحشی، خونخوار اور سخت متعصب تھے، مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا،
مُسلمانون کو حکم دیا گیا کہ جو لوگ اسلام پر ایمان نہ لائین اُنکو قتل کرڈالین، اُنکی جائداد اور
اسباب پر قبضہ کرلین اور وہ یا تو اپنے مُلک سے نکال دیئے جائین اور یا اُنسے جزیہ کے نام سے
ایک بھاری مذہبی ٹیکس وصول کیا جائے، لڑائیون مین جو غلام پکڑے جائین وہ جبراً مسلمان کرلیئے جائین، محمدؐ کے مرنے
کے بعد اُسکے اقوال ایک کتاب مین جمع کیئے گئے جس کا نام قرآن ہی"

کیا اِن ہدایات واقوال کو پڑھکر مُسلمان بچّون مین کسی قسم کی مذہبی حرارت باقی رہسکتی
ہی؟ کیا اُنمین کسی قسم کی مذہبی روح پیدا ہوسکتی ہی؟ کیا اُنکو یہ مضامین پڑھکر اسلام، پیغمبر اسلامؐ
قرآن مجید اور صحابۂ کرام کے ساتھ کسی قسم کی محبت اور دلبستگی پیدا ہوسکتی ہی؟ اگر نہین پیدا
ہوسکتی تو پھر اُنمین قومی غیرت وحمیّت اور قومی جدوجہد کے آثار کی تلاش بیکار ہی،

قومی زندگی کی دوسری قوت محرکہ تاریخ ہی، تاریخ ہمکو ان سوالات کے جواب بتاتی
ہی کہ ہم کون تھے؟ ہم کون ہین؟ ہمکو کیا کرنا چاہیئے؟ تاریخ ہمکو ہمارے اسلاف کے کارنامے
سُناتی ہی جن سے ہمارے قوائے احساس مین حرکت پیدا ہوتی ہی، تاریخ ہمارے سامنے
ہمارے بزرگون کے حالات، آداب، اخلاق، اور تمدّن کی تصویرین کھینچتی ہی جس سے
ہمارے دلون مین اُنکی تقلید کا جوش پیدا ہوتا ہی، تاریخ ہمارے سامنے اُنکی عظمت، جلالت،
استقلال، ہمت، عزم اور ثبات قومی کی داستانین دُہراتی ہی جس سے ایک مغرورانہ سرور
کے ساتھ اِن چیزون کے حاصل کرنیکی کوشش شروع ہوتی ہی لیکن جو تاریخ ہمارے

بچون کو عام اسکولون مین پڑہائی جاتی ہی، کیا اُس سے اُنمین کسی چیز کے پیدا ہونے کی اُمید کی جاسکتی ؟ کیا غارتگر وطماع محمود، راہزن شہاب الدین، بیرحم قطب الدین متعصب فیروز شاہ، بے قانون اکبر، عیش پرست وشرابی جہانگیر اور دغاباز ومکار عالمگیر مین سے کوئی اس قابل ہی جسمین سے کسی پر ہم فخر کرسکین اور اُسکے کارنامے پڑھکر ہمارے دل و دماغ مین اُسکی تقلید کا کوئی جوش پیدا ہو۔

اِن وجوہ سے یہ ایک ایسا مسئلہ تھا جو تمام قومی انجمنون اور کانفرنسون کی توجہ کا محتاج تھا، لیکن ایک آدھ رزولیوشن کے سوا ابتک اسکے متعلق کچھ نہین کیا گیا۔

ندوۃ العلما کے گزشتہ اجلاس دہلی مین اسکی طرف توجہ کیگئی اور حسب ذیل تجویز منظور ہوئی، (تجویز) یہ جلسہ تجویز کرتا ہی کہ تاریخی کتب مروجہ مدارس انگریزی مین جو غلطیان پائی جاتی ہین اور جنکا تعلق اسلام کے ساتھ ہی اُنکی صلاح کا کام مناسب ذرائع کے ساتھ ندوۃ العلما انجام دے (روداد دہلی صفحہ ۲۰۷) اور اسی جلسہ مین یہ کام مجھ سے متعلق کیا گیا اسی بنا پر جلسہ کے بعد فوراً ہی ندوۃ العلما کی ماتحتی مین شعبۂ تصحیح اغلاط کے نام سے ایک صیغہ قائم کیا گیا، جس نے تجویز مذکور کو عملی صورت مین لانے کے لئے مناسب حد تک کوششین کین سب سے پہلے شعبۂ تصحیح کی طرف سے ۲۵ مئی ۱۹۱۰ء کو تمام اسلامی اخبارات مین اعلان کیا گیا کہ ندوۃ العلما کی زیر نگرانی شعبۂ تصحیح اغلاط تاریخی قائم ہوگیا ہی جن لوگون کو انگریزی کورس کی کتب تاریخ مین مذہب اسلام اور تاریخ اسلام کے متعلق غلطیان معلوم ہوتی ہون ازراہ عنایت وہ شعبۂ تصحیح کو مطلع فرمائین، اسی اعلان مین اسکول اور کالج کے مسلمان ٹیچرون اور پروفیسرون سے بھی درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی یونیورسٹی کی تاریخی کتابون کی اسلامی تاریخی، مذہبی غلطیون کا نشان دین، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہی کہ بجز طالبعلمون

اور عام مسلمانون کے کسی مسلمان ٹیچر اور پروفیسر نے اسکی طرف توجہ نہ کی، حالانکہ یہ کام سب سے زیادہ اُنکی توجہ کا محتاج تھا، خیال ہوسکتا تھا کہ اخبارات کی عالمگیر آواز ان تک نہ پہونچی ہو اسلئے خاص خطوط کے ذریعے سے مختلف یونیورسٹیون کے متعلق حسب ذیل حضرات سے اس امر کی التجا کی گئی کہ وہ اپنی اپنی یونیورسٹی کی تاریخی کتابون کے نام اور اُنکے مصنفین کے نام سے اور اگر ممکن ہو تو اسمین اسلام کے متعلق جو غلطیان ہون اُنسے اطلاع دین۔

کلکتہ یونیورسٹی - جناب مولوی محمد یٰسین صاحب پروفیسر ٹپنہ کالج ٹپنہ۔

ممبئی یونیورسٹی - جناب مولوی شیخ عبدالقادر صاحب ایم - اے - پروفیسر دکن کالج پونہ

پنجاب یونیورسٹی - جناب مسٹر محمد عبدالعزیز صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج - لاہور

مدراس یونیورسٹی - جناب مسٹر محمد ابراہیم صاحب قریشی ایل ٹی - مدراس۔

الہ آباد یونیورسٹی کے متعلق کئی صاحبون سے عرض کیا۔

لیکن افسوس کے ساتھ اظہار کرنا پڑتا ہے کہ انمین سے کسی صاحب نے بھی اسکی طرف توجہ کی تکلیف گوارا نہین کی، مجبوراً مختلف عام شخصون کی بھیجی ہوئی یادداشتونکی بنا پر شعبہ کو خود اپنی ہمت پر بھروسہ کرنا پڑا سب سے پہلے الاقرب فالاقرب کے اُصول کی بنا پر شعبہ نے الہ آباد یونیورسٹی کی طرف توجہ کی الہ آباد یونیورسٹی مین جو تاریخی کتابین داخل ہین اُنمین سب سے پہلے مارسیڈن کی ہسٹری قابل ذکر ہے جسمین نہ صرف واقعات غلط ہین، بلکہ اُس کا طرز تحریر بھی دل آزار ہے، یہ ہسٹری بدقسمتی سے نہ صرف الہ آباد مین داخل ہے بلکہ کلکتہ وغیرہ دیگر یونیورسٹیونکی جونیر کلاس مین بھی داخل ہے نمونہ کے طور پر ہم اسکی چند مثالین پیش کرتے ہین۔

(۱) محمد کے مرنے کے کچھ دن بعد اُسکے اقوال ایک کتاب مین جمع کئے گئے ..... جو تمام مسلمانون کے نزدیک ایک مقدس کتاب کیطرح تسلیم کی جاتی ہی صفحہ ۴۰

(۲) وہ کہتے ہین کہ اُنکا مذہب ۶۲۲ء سے شروع ہوا جب محمد مکہ سے بھاگ گیا..... محمد کا فرار ہجرت کے نام سے مشہور ہی صفحہ ۴۰

(۳) عرب ٹھیک اسیطرح خونخوار اور جنگجو تھے جیسے پہلے (قبل از اسلام) لیکن وہ آپس مین نہ لڑ سکے، وہ جوش سے بھرے تھے اور اُن کا خیال تھا کہ اُنکا فرض ہی کہ اپنا نیا مذہب تمام دُنیا مین پھیلائین، اُن لوگون کو قتل کرین جو اُنمین نہ ملجائین اور اُن کی جائداد اور اسباب پر قبضہ کرلین، اُنھون نے خیال کیا کہ نہ ایمان لانے والون کے ساتھ جنگ ایک مقدس جنگ ہی جس سے خدا خوش ہوتا ہی اور اُنکا عقیدہ تھا کہ جو مسلمان اسمین مارے جائین گے وہ سیدھے بہشت چلے جائین گے، جو لوگ اُنمین ملجاتے تھے لیکن وہ اپنا مذہب نہین تبدیل کرسکتے تھے اُنکو ایک بھاری ٹیکس دینا پڑتا تھا جسکا نام جزیہ ہی صفحہ ۴۰

(۴) سو برس کے عرصہ مین اُنھون نے فارس، ترکستان، اور افغانستان لے لیا..... اور یہ تمام ملک مُسلمان ہوگئے، بعض اہل فارس جنھون نے نہ اُنکا ساتھ دیا اور نہ وہ مسلمان ہوئے اُنھون نے اپنا مُلک چھوڑ دیا اور ہندوستان بھاگ آئے جہان وہ بارہ سو سال سے زیادہ عرصے سے مقیم ہین، یہ لوگ پارسی ہین۔ ص ۴۱

(۵) وہ (افغان) کل کے کل خونخوار مسلمان تھے جو اپنے مذہب کے لیے جوش سے لبریز تھے، ص ۴۲

(۶) ہندوستان اُس زمانے مین دُنیا مین سب سے زیادہ زرخیز ملک تھا اور ہندوستان اور مغربی ممالک کے درمیان بڑی تجارتون کی آمد و رفت تھی، یہ تجارتین افغانستان سے

ہوگزرتی تھین، محمود نے اکثر قیمتی اسباب سے لدے ہوے اونٹون کا طویل سلسلہ دیکھا تھا جو ہندوستان سے فارس جاتے تھے اور اُسنے تاجرون سے معلوم کیا تھا کہ ہندوستان مین دولتمند مندر اور شہر واقع ہین، وہ جیسے ہی بادشاہ ہوا ہندوستان مین ایک مقدس جنگ (جہاد) کے لیئے آمادہ ہوا اور اُسنے اِس ملک کے دولتمند مندرون اور شہرون کو لوٹ لیا۔ صـ۴۲و۴۳

(۷) محمد غوری نو مرتبہ اپنی فوج کو میدان مین لایا اور اُسنے اُن دولتمند شہرون کو لوٹا جہان محمود نہ پہونچ سکا تھا، صرف بنارس مین اُسنے ایک ہزار مندرون سے زیادہ برباد کیا اور چار ہزار اونٹون پر خزانہ لاد کر لے گئے صـ۴۴

(۸) (افغان بادشاہون کے وقت کی حالت) کسی شخص کی زندگی اُن خوفناک زمانونمین محفوظ نہ تھی، کوئی شخص اِس اندیشہ سے سو نہ سکتا تھا کہ کہین اُسکے سنگدل دشمن ناگہان ظاہر ہون اور اُسکے اسباب اور بچّون کو نہ لے جائین، اسیطرح ہر وہ شخص جو نقد یا جواہرات رکھتا تھا وہ اُنکو زمین مین دفن کر دیتا تھا تاکہ بعض سپاہی اُنکو زبردستی چھین نہ لے جائین، ہم جو اسوقت یا اِس زمانہ مین رہتے ہین مشکل سے خیال کر سکتے ہین کہ ہندوستان کیحالت پٹھان بادشاہون کے وقت مین کسقدر خطرناک تھی، ہندوؤن کے بہت سے قدیم مندر برباد کر دیے گئے تھے کیونکہ نیکبخت سے نیکبخت پٹھان بھی اُن لوگون کے لیے بیرحم تھا جو اُسکے عقیدے پر نہ تھے اور اُنکا خیال تھا کہ اُنکا فرض ہی کہ ہندوؤن کو مسلمان بنائین اور اُن لوگونکو مار ڈالین جو اُنکی مقاومت کرین، بہت سے زرخیز کھیت اسلیئے غیر مزروع چھوڑ دیئے گئے کہ غریب رعایا اپنی جان بچانے کے لئے جنگلون مین چلی گئی صـ۴۶

(۹) قطب الدین بچپن مین غلام تھا اُس زمانے کے مسلمانون مین لڑائی کے قیدی

فتحمندون کے غلام ہوجاتے تھے اور روز روز ملکوں مین فروخت کر دیے جاتے تھے'
اور مجبور کیئے جاتے تھے کہ وہ مسلمان ہوجائین اور چونکہ وہ اپنے ملک اور اپنے لوگون
سے دور ہوجاتے تھے اسلیئے وہ مالک کے خاندان کو اور اسکے عزیزون کو اسیطرح
دیکھتے تھے جس طرح کہ وہ اپنے رشتہ دارون کو دیکھتے تھے اور اُن کے وفادار
ہوجاتے تھے" صفحہ

(۱۰) قطب الدین افسرون کے لیئے نہایت مہربان اور سخی تھا، لیکن اُسنے ہندوون
کے ساتھ نہایت بیرحمی کا سلوک کیا اُسنے پچیس ہندو مندرون کے پتھرون سے
ایک بڑا مینار دلّی مین بنایا۔ صفحہ

(۱۱) مارسڈن صاحب جہان افغان بادشاہون کے مظالم دکھاتے ہین یہان تک
کہ وہ افغان بادشاہون کے سب سے زیادہ علم پرور مہربان بادشاہ فیروزشاہ تغلق
کی نسبت لکھتے ہین کہ "فیروزشاہ تمام پٹھان بادشاہون مین سب سے بہتر تھا اُسنے تقریبًا
چالیس برس تک سلطنت کی، اُسنے سڑکین اور نہرین بنائین، مسافرخانے اور عربی
اور فارسی کے مدارس قائم کیئے، اُسنے رعایا کے ساتھ بادشاہان سابق کے نسبت
مہربانی کا برتاؤ کیا، مگر وہ ہندوون کے لیئے نہایت سنگدل تھا جنھون نے اپنا مذہب
نہین بدلا تھا، اور اُسنے یہ خیال کیا تھا کہ یہ اُسکا فرض ہے کہ وہ ہندوون کی عبادتگاہین
برباد کرکے اُن کے ویرانون مین اسلامی مساجد تیار کرے" صفحہ

(۱۲) جہانگیر کے حالات کا عنوان یہ ہے "عیش پرست شرابی جہانگیر"
(۱۳) اکبر کے انتظامی حالات کا ذکر کرکے اُسکی عظمت اُن بموقع اتہامی الفاظ
مین گھٹائی ہے، اکبر کی خواہش اکبر کا قانون تھا، اُسنے وہ کیا جو اُسکے دل نے چاہا،

اوسکے مافوق کوئی طاقت نہ تھی لیکن انگلش گورنمنٹ مین انگلینڈ اور ہندوستان دونون ملکون مین قانون ہے جسکو ہر شخص جانتا ہے اور جسکی ہر شخص کو اطاعت کرنی چاہیے، بادشاہ انگلستان اوس سے زیادہ قانون نہین توڑ سکتا جتنا ایک غریب فقیر، صدٗ۔

(۴) (اورنگ زیب) آٹھوین برس شاہجہان مرگیا، دو برس کے بعد اورنگ زیب نے ان تمام ہندو اور عیسائی نوکرون کو برطرف کردیا جو بادشاہان سابق کے وقت سے مامور تھے اور اونکی جگہ مسلمانون کو مقرر کیا، اکبر نے بہت سے راجپوتون کو اپنی خدمت مین رکھا تھا اور اون پر مہربان تھا، راجپوتون نے اکبر کو محبوب رکھا اوسکے لیے لڑنے اور ایک عظیم الشان حکومت کے قائم کرنے مین اوسکی امداد کی، برخلاف اسکے راجپوتون نے اورنگ زیب سے نفرت کی، اور اونھون نے اور ہندؤن کی دوسری قومون نے اوسکی خلاف اوس سے لڑائی کی اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اوس عمارت کی اینٹ سے اینٹ بجادی جسکو اکبر نے تعمیر کیا تھا، اوسنے ہندو مذہب کو نفرت سے دیکھا اور بنارس کے مندرون کو منہدم کیا اور پجاریون کو قتل کرڈالا اور وہان کے بتون کو اپنے محل مین اوٹھا لایا جہان وہ دروازے پر زمین مین اس طرح ڈالدیئے گئے کہ کوئی شخص بغیر اونکو پامال کیے اورنگ زیب کے پاس نہین پہونچ سکتا تھا، اوس نے بہت سے دیگر مقامات مین ہندؤن کے گھر جلادیے اور اون کے پھل دار درخت کاٹ ڈالے اور گایون کو ذبح کرکے اونکی عبادت گاہون کو ناپاک کردیا، اوسنے ہندؤن کو گھوڑون، ہاتھیون، پالکیون پر سوار ہونے سے روکدیا، وہ صرف پیدل چلتے تھے، اوسنے ایک سے زیادہ مرتبہ قابل نفرت جزیہ یعنی مذہب کا ٹیکس جاری کیا جو اکبر کے وقت سے موقوف تھا، باشندگان دہلی اس کے محل کے پاس اسلیے گئے کہ اوس سے عرض کرین کہ ٹیکس اونسے

اوٹھالیا جائے اور اپنی گریہ وزاری سے اوسکے کانون کو بھردیا، مگر اوس پر غضب
بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکے ہاتھی باہر لائے جائین اور انکو اوس بیکس بھیٹر پر دوڑایا
جائے جس سے بہت سے مرگیئے اور بہت سے زخمی ہوے، پھر وہ مسجد مین نماز پڑھنے
چلا گیا، ہندؤن کے ساتھہ تقریبًا ایسی بُری طرح سے برتاؤ کیا جسطرح پٹھانون کے خوفناک
زمانہ مین کیا گیا تھا اور راجپوتون نے شمال مین اور مرہٹون نے جنوب مین اپنی خودسر سلطنتین
قائم کرلین، جودھپور کے راجہ نے شہنشاہ کو لکھا اور کہا کہ اگر حضور اون کتابون کو پڑہتے
ہین جنکو تمام لوگ مقدس کہتے ہین تو آپ دیکھینگے کہ خدا تمام بنی نوع انسان کا خُدا ہے
نہ صرف مسلمانون کا خدا، حضور اپنی مسجدون مین خدا کی عبادت کرتے ہین اور ہندو
اپنے مندرون مین، آپ کے پردادا اکبر تمام آدمیون پر مہربان تھے خواہ وہ یہودی
ہون یا عیسائی، مسلمان ہون یا ہندو، اسی طرح پہلے کے دو شہنشاہ تھے یعنی آپ
کے دادا اور والد بزرگوار لیکن حضور اپنی ہندو رعایا کو پامال کررہے ہین، اورنگ
زیب ایک عمدہ بادشاہ ہوسکتا تھا اگر اوسکی تمام رعایا مسلمان اور اوس خاص
فرقہ کی ہوتی جو سنی کہلاتا ہے، اورنگ زیب ایک روکھا اور سخت سرد دل آدمی تھا،
وہ شریف اور سخی نہ تھا، اوس سے بہت سے آدمی ڈرتے تھے اوس سے کسی نے
محبت نہ کی یہان تک کہ خود اوسکے بیٹے درحقیقت اوس سے خوف کھاتے تھے،
(صفحہ ۸۰، ۸۱، ۸۲)

مارسیڈن ہسٹری سے مسلمان کسقدر آزردہ ہین اسکا قیاس اس سے
ہوسکتا ہے کہ شعبہ تصحیح کے قیام کا جب ابتداءً اعلان کیا گیا تو اطراف ہندوستان سے
متعدد اصحاب نے سب سے پہلے اسی کتاب کی طرف توجہ دلائی، مارسیڈن ہسٹری کے

علاوہ الہ آباد مین مٹر یکولیشن مین ڈیلا فوس صاحب کی ہسٹری ہے جسکا صرف ایک مقام ہم آپ کو سنائے دیتے ہین "اسلام بنفسہ اپنی تعلیم اور اپنے مذہب مین شامل کرنے مین بودہ مذہب کے بالکل مخالف ہے۔ ....

پیروان بودہ کو اپنے مذہب کی اشاعت مین صلح کن طریقون سے کام لینے اور غیر مذہب والون کے ساتھہ نرمی کا طریقہ اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، برخلاف اسکے مسلمانون کو تاکید کیگئی ہے کہ وہ غیر مذہب والون کے ساتھہ جنگ کرین اور اگر ضرورت پڑے تو اپنے عقیدے کو تلوار کی نوک سے منوانے پر مجبور کرین، ایک ایسا مذہب جیسا کہ اسلام ہے مشتعل اور خونخوار عربون کے طبائع کے بالکل مناسب تھا جنھون نے نہایت شوق و ذوق کے ساتھہ اس مذہب کو آغوش مین لیا اور وہ اپنے پیغمبر کے ارشاد کے پورا کرنے کے شوق مین دنیا کو فتح کرنے اور مذہب پھیلانے کے لیے اپنے مذہب کے سفید جھنڈون کے نیچے قرب وجوار کے ممالک مین جوق جوق اُمنڈ آئے (صفحہ ٦٦)

ان تمام غلطیون کا انتخاب مضمون کی صورت مین کیا گیا اور جولائی ١٩٠٨ء کے تمام اسلامی اخبارات مین شایع کرایا گیا، جسکے ساتھہ ان سے یہ درخواست بھی کیگئی تھی کہ وہ یونیورسٹی سے اس کتاب کے خارج کرنے کی تحریک کرین۔

تمام اسلامی اخبارات کے عموماً وطن اور پیسہ اخبار کے خصوصاً ہم مشکور ہین کہ اونھون نے اپنے خاص مضامین کے ذریعہ سے یونیورسٹی کو اس طرف توجہ دلائی بلکہ ناشکری ہوگی اگر ہم بعض ہندو اخبارون کے اڈیٹرون کا شکریہ نہ ادا کرین کہ اونھون نے بھی اس تحریک کے ساتھہ ہمدردی ظاہر کی، بعض انگریزی اخبارون نے بھی اس طرف توجہ کی لیکن ان مضامین سے یونیورسٹی پر کوئی اثر نہین پڑا اس لیے خاص کوشش کی

ضرورت ہوئی، چنانچہ اس سلسلہ مین پہلے مارسیڈن صاحب کی ہسٹری کے متعلق رجسٹرار صاحب الہ آباد یونیورسٹی کو ایک یادداشت بھیجی گئی اور اوسکے اخراج کی تحریک کیگئی، صاحب موصوف نے سررشتہ ڈائرکٹر صاحب صوبجات متحدہ کو اس باب مین جوکچھ لکھا اور جو جواب شعبہ کے دفتر مین بھی بھیجا گیا وہ حسب ذیل ہے،

نمبر (۲۳۴/۷) ۲۸۔ اگست سنہ ۱۹۱۰ء از اجلاس ایم جی وے کول صاحب۔ ایم۔ اے۔ رجسٹرار یونیورسٹی آلہ آباد بنام ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم صوبجات متحدہ " حسب ہدایت سنڈیکیٹ کمیٹی یونیورسٹی ہذا رپورٹ مورخہ ۳ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء منجانب شمس العلما مولانا شبلی نعمانی بھیجتا ہون، جسمین یہ درخواست کیگئی ہے کہ تاریخ ہندوستان مولفہ مسٹر اے۔ مارسیڈن نصاب کورس ٹدل کلاس سے بالکل خارج کردی جائے بجاے اسکے تاریخ ہندوستان مولفہ الیف ڈیلافوس بعد چند ترمیمات کے داخل کیجائے، لہذا آپ سے استدعا کیجاتی ہے کہ مندرجۂ بالا مضمون پر رپورٹ کرین،

یونیورسٹی نے اس یادداشت کی اطلاع خود مصنف کو یعنی مارسیڈن صاحب کو بھی دی کیونکہ وہ اتفاق سے اوس وقت ہندوستان مین تھے، اُنھون نے نہ صرف خط وکتابت سے اس مسئلہ کو طے کرنا چاہا بلکہ خود لکھنؤ آنے کی زحمت گوارا کی اور شمس العلما مولانا شبلی نعمانی سے زبانی حسب یادداشت پیش کردہ یونیورسٹی وعدہ کیا کہ وہ اپنی تاریخ سے قابل اعتراض مقامات کو خارج کردینگے، کلکتہ پہونچکر اپریل سنہ ۱۹۱۱ء مین اونھون نے حسب ذیل خط لکھا۔

(یکم اپریل از کلکتہ) مائی ڈیر مولوی صاحب، مین آپ کو تکلیف دینا نہین چاہتا، اس تحریر کا منشا یہ ہے کہ ہندوستان مین میرا زمانہ قیام قریب ختم ہے،

بس ایک ہفتہ اور کلکتہ مین رہنا باقی ہے، قبل روانگی مجھے اپنی تاریخ کے طبع ثانی کا انتظام کرنا چاہیے، یہان کے چلے جانے کے بعد عمدہ طریقے سے اسکا انجام دینا نہایت مشکل ہوگا، مین آپ سے حسب ذیل عنایت کا خواستگار ہون،

(۱) مسٹر ٹوی لاوس ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کو اس مضمون کا خط لکھیے کہ چونکہ مسٹر مارسیڈن نے طبع ثانی مین اپنی تاریخ سے اُن چند سطور کا نکالدینا منظور کرلیاہے اسلیے اب کتاب سے مجھے کچھ تعرض نہین ہے اور اس لیے مین اپنا وہ خط جو اونکی تاریخ کے متعلق آپ کو لکھا ہے واپس لیتا ہون،

(۲) ایک انگریزی اور ایک اردو کتاب مین حاشیہ مین اُن اصلاحات کو جو آپ کرانا چاہتے ہین، میرے پاس بھیجد یجیے، مین آپ کی قیمتی ہدایات کی پوری تعمیل کرونگا، میرا پتہ سرورق پر لکھا ہوا ہی، مین ہون آپکا مخلص اے مارسیڈن

اسکے بعد شعبہ نے ۱۳ اپریل ۱۹۱۲ء کو جناب ڈائرکٹر صاحب الہ آباد کو حسب ذیل خط لکھا،

جناب من ! مسٹر مارسیڈن کے خط کی نقل آپ کی آگاہی اور معائنہ کیلیے منسلک ہے، وہ اپنی تاریخ ہند سے چند فقرے نکال دینے کے متعلق جو قابل اعتراض ہین میرے خیالات معلوم کرنے کے خواہشمند ہین، بات یہ ہے کہ کتاب کے اوس حصہ کا عام لہجہ جسمین مسلمانون کی تاریخ سے بحث ہے نسبتاً غیر منصفانہ ہی اور اسکا تو کچھ کہنا ہی نہین ہے کہ کتاب مین بہت سے واقعات غلط بیان کیے گئے ہین۔ کتاب کے پہلے حصہ مین جسمین ہندؤن کا ذکر ہے کوئی ایسی بات معلوم نہین ہوتی جس سے اونکے قومی حساس کو گزند پہونچے مگر اسکی وجہ ممکن ہے یہ ہو کہ کتاب مذکور کی

اُردو تالیف ترجمہ مین ایک ہندو جنٹلمین کا نام بھی شامل ہے، محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے ایک سب کمیٹی اس غرض سے قائم کی ہے کہ صوبہ آگرہ و اودہ مین جو کتابین اسکول مین داخل نصاب کیجائین وہ اونکی جانچ پرتال کرے، اسکے سکریٹری مسٹر آفتاب احمد خان لکھتے ہین کہ کتاب مذکور کمیٹی کے زیر غور ہے اور اوسکا نتیجہ عنقریب شایع کیا جائیگا،

بہرحال اگر مسٹر مارسڈن قابل اعتراض فقرون کے نکال دینے اور اُن غلط بیانات کی جو اوسمین پائی جائین تصحیح کر دینے کا وعدہ کرتے ہین تو مجھے نظرثانی کردہ کتاب کی اشاعت و استعمال مین کچھ عذر نہوگا۔

اس خط کے جواب مین ۱۰ جولائی ۱۹۱۱ء کو شعبہ کے نام ڈائرکٹر صاحب الہ آباد کا حسب ذیل جواب نمبری (۱۷۸۰) آیا

منجانب آنریبل مسٹر سی ایف ڈیلا فوس ایم۔ اے ڈائرکٹر صیغہ تعلیمات عامہ صوبہ متحدہ۔

بخدمت جناب مولوی سید سلیمان صاحب سکرٹری صیغہ تصحیح اغلاط تاریخ اسلامی۔

جناب من۔ بحوالہ خط شمس العلما مولانا شبلی نعمانی مورخہ ۱۳۔ اپریل ۱۹۱۱ء، مین آپ کو اس امر سے مطلع کرنے کی عزت حاصل کرتا ہون کہ مسٹر مارسڈن کے اوس خط کی نقل جسمین اُنھون نے اپنی تاریخ ہند سے قابل اعتراض فقرون کے نکال دینے کا وعدہ کیا ہے اور جسے آپ نے منسلک کرنا لکھا ہے۔ ابھی تک ہمارے آفس مین نہین پہونچی،

بہرحال راستہ یہان تک طے ہو چکا ہے جس سے قیاس ہو سکتا ہے کہ اگر

چند سال تک اس قسم کی کوششین رہین تو یونیورسٹیان اس قسم کی کتابون سے پاک ہوسکتی ہین، لیکن بڑی مشکل ایک اور ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض کتابین ایسی ہین جنمین کوئی بات بظاہر قابل اعتراض نہین، لیکن کتاب کا ٹون اور لہجہ ایسا ہی جس سے کہین تو تمسخر اور کہین تحقیر سمجھی جاتی ہے، ان کتابون کا کیا علاج ہے ؟ بالفرض اگر مسلمانون کی چیخ پکار سے یہ کتابین یونیورسٹیان اسوقت نکال دین تو آیندہ کے لیے ہمکو کیا اطمینان ہوسکتا ہے کہ اس قسم کی کتابین دوسرے سال پھر نہ داخل کردیجائینگی؟ نیز اور چند مشکلات قابل ذکر ہین اول یہ کہ غیر مسلمان یونیورسٹی کے مختلف صیغون مین بھرے ہوے ہین اور انھین کی تالیفات داخل نصاب ہوتی رہتی ہین، یہ کتابین عام طور سے ایسی ہوتی ہین کہ اُنمین اسلام اور تاریخ اسلام کے متعلق جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہین اونکا نمونہ آپ کے سامنے پیش کیا جاچکا ہے -

اسکے علاوہ ہم آپ کو دکھانا چاہتے ہین کہ ایک شخص کو ایک تاریخ کے مرتب کرنے مین بغیر کسی اعتراض کے دوسرون کی قومی و مذہبی تحقیر کے ساتھ اپنے مناقب قومی و مذہبی کے ذکر کے کس کس قسم کے مواقع مل سکتے ہین -

الہ آباد یونیورسٹی مین دو کتابین داخل ہین، پہلی کتاب مینول جغرافیہ ہو جو کرسچین لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا کی تصنیف ہو عیسائیون کا قومی حیثیت سے ہندوستان مین کوئی پایہ نہین ہے، اب آپ بغور دیکھین کہ ایک عیسائی سوسائٹی جغرافیہ کے مباحث مین جس سے قوم و مذہب کو کوئی تعلق نہین کس طریقہ سے دوسری قومون کے مقابلہ مین اپنی عظمت مسلمان اور ہندو بچون کے دل مین قائم کرتی ہے، اس

کتاب کے حسب ذیل فقرون پر غور کرو " یہودیت، عیسائیت، اسلام سکھاتا ہی کہ خدا ایک ایسی ذات ہے جس نے انسان پر اپنے آپ کو خود ظاہر کیا ہے، یہودیت عہد عتیق پر مبنی ہے، عیسائیت عہد عتیق کو تسلیم کرتی ہے لیکن اوسکے ساتھ عہد جدید کا بھی اضافہ کرتی ہے، اور وہ خدا کے اوس کامل الہام پر مشتمل ہے جسکو اوسنے ایک انسان میں اور عیسٰی مسیح کے کامون مین آدمیون پر ظاہر کیا ہے، اسلام قرآن پر مبنی ہی، عیسائیت سب سے زیادہ دنیا کی ترقی یافتہ اقوام کا مذہب ہے" (ص۴۶)

حضرات! ایسی یونیورسٹی کو جسے ہندو، مسلمان، اور عیسائی سب کے ساتھ یکسان تعلق ہے، کیا حق ہے کہ چند مذاہب کے ذکر کے موقع پر کسی خاص مذہب کی نسبت اتنے تعظیمی الفاظ کا اضافہ کرے، اسکے بعد سوسائٹی کے جغرافیہ مین لکھا ہے " ہر مذہب کے پیرودن کی ٹھیک تعداد معلوم نہین ہوسکتی تخمینہ یہ ہے عیسائیت (۴۷) کرور، یہودیت اسی لاکھ، اسلام اونیس کرور، ہندو بیس کرور، بودھ بیس کرور اسی لاکھ اور دیگر مذاہب تیس کرور چالیس لاکھ" ص۴۷

اس فقرے مین کسی مذہب پر ناجائز حملہ نہین لیکن سوال یہ ہے کہ بیس کرور ہندو اور سینتالیس کرور عیسائیون کے مقابلہ مین مسلمانون کی صرف اونیس کرور تعداد کیا اونکی تحقیر نہین ہے اور تحقیر نہو تو کیا خلاف واقع نہین ہے؟

ہم فرض کرتے ہین کہ ہندوستان مین صرف چھہ کرور مسلمان ہین، چین مین کم از کم چار کرور ہین، ملیشیا مین کم از کم چار کرور ہین، ایران مین کم از کم ایک کرور، افغانستان مین کم از کم ایک کرور، روس مین کم از کم تین کرور، مصر مین ایک کرور، ٹرکی وعرب وشام مین تین کرور، افریقہ مین کم از کم چھہ کرور، مختلف جزائر وممالک یورپ جیسے آسٹریلیا

بلگیریا، یونان، کریٹ وغیرہ و امریکہ مین ایک کرور مجموعہ تقریباً تیس کرور ہی، ایک اور جگہ بھی ہندوستان کے تمام مذاہب کے متعلق دو دو لفظ لکھکر حسب ذیل تفصیل درج کردی ہے،

"عیسائیت اب ہندوستان کے مختلف حصون مین ترقی کررہی ہے، یہان پرٹسٹنٹ مشنری ٹرنیکو سار پر ۱۸۱۶ء سے شروع ہوی اب ہندوستان مین قریب قریب تیس لاکھ کے عیسائی ہین اور اونکی تعداد ہر سال بڑھتی جاتی ہے، انمین تقریباً ایک ثلث پرٹسٹنٹ اور باقی رومن کیتھولک اور شامی عیسائی ہین، کئی صدیون سے شامی عیسائی جنوبی اور مغربی سواحل پر آباد ہین" صفحہ ۸۴

یہ سب کو معلوم ہے کہ چین مین مسلمانون کی تعداد کافی ہے، لیکن سوسائٹی کی نظر مین چین مین مذہبی مردم شماری کے ذکر کے موقع پر اسلام کے ذکر کی ضرورت نہین، لیکن عیسائیت جو ابھی وہان بالکل اجنبی ہے اوسکے ذکر کی ضرورت ہے،

دوسری کتاب جسکا مین اس وقت حوالہ دینا چاہتا ہون وہ رمیش چندر دت کی تاریخ ہے اسمین گو کسی مذہب و قوم کو برا نہین کہا گیا لیکن ہندو عہد مین ہندؤن کے دور ترقی کا اس مبالغہ کے ساتھہ اس مین ذکر کیا گیا ہے اور اون کے علوم و فنون اور تمدن کی تصویر اس طرح کھینچی ہے جسکو دیکھکر یقین ہوجاتا ہے کہ اس قوم کے مقابلہ مین دنیا کی کوئی قوم نہین پیش کیجا سکتی،

ہمارے مسلمان اہل قلم کو جو یونیورسٹیون سے متعلق ہین اسکی طرف اول تو کوئی توجہ نہین، دوسرے اگر کسی نے کوئی تاریخ لکھی بھی تو محاسن عہد اسلام اوسکے قلم سے نہین نکلتے، مثلاً عبدالکریم بی۔اے۔کی ہسٹری پیش نظر ہے جو کلکتہ یونیورسٹی مین داخل ہے، ایک اور مشکل یہ ہے کہ انگریزی اور اردو کے سوا کورس کی جو کتابین

مرہٹی اور ہندی وغیرہ دوسری زبانون مین پڑہائی جاتی ہین اونکی اصلاح کی کیا صورت ہے؟ مرہٹی زبان مین جو کورس ہے اوسمین عالمگیر کی عزت و شرافت تک پر حملہ کیا گیا ہے، ممالک متوسطہ کے مقامات جبلپور و ساگر وغیرہ مین ہندی کی پستکین جاری ہین جنکو ہندو مسلمان سب پڑہتے ہین، ایک ہندی پستک حصہ سوم صفحہ ۲۸ سطر ۴ و ۵ مین ہے "مسلمانون نے اپنا دہرم تلوار کے زور سے پھیلایا" کیا ایک عام یونیورسٹی کی کتب نصاب مین کسی مذہب کے متعلق ایسے الفاظ مناسب ہین ؟

اس موقع پر یونیورسٹی سے دو باتین قابل سوال ہین، مذہب اسلام کی جو حقیقت انگریزی تاریخی کورس مین ظاہر کی جاتی ہے اوسکی ضرورت یون پڑتی ہے کہ اسلامی عہد کے ذکر مین افغان فاتحین کا ذکر آتا ہے، افغانون کے ذکر کے ساتھہ مصنفین یونیورسٹی کو یہ بتانا پڑتا ہے کہ ان کا مذہب کیا تھا اور یہ بھی بتانا پڑتا ہے کہ ان اقوام مین اسقدر شجاعت کیون ہے ؟

ناچار ان دونون کا جواب دینا پڑتا ہے کہ ان کا مذہب اسلام تھا، جسکے یہ اوصاف ہین اور اونکی شجاعت اوس خونخوار مذہب کا اثر ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ اگر قوم کے ذکر کے موقع پر اوسکے مذہب کا خصوصیت کے ساتھہ ذکر ضروری ہے تو ہندو عہد مین ہندؤن کی مذہبی تعلیمات کا اور انگلش عہد کی ابتدا مین عیسائیت کی تاریخ کیون نہین بیان کیجاتی، اور اگر فاتح قوم کے مذہب کا ذکر ضروری نہین تو پھر خواہ مخواہ صرف مسلمانون کے سر پر یہ احسان کیون ہے ؟

دوسری بات یہ ہے کہ ہر قوم مین بھلائیان اور برائیان دونون ہوتی ہین، تاریخ کا فائدہ یہ ہے کہ اوسکو دیکھکر اور سن کر انسان اس سے فائدہ حاصل کرے،

مسلمانون کے عہد کی صرف برائیان چن لینا اور بھلائیان چھوڑ دینا انصاف کا کہان تک
مقتضا ہے اور اس سے اسکولون کے بچون کو بجز اس بات کے کہ مسلمانون کی برائیون کے
واقعات ازبر ہو جائین اور کس قسم کا فائدہ پہونچ سکتا ہے ؟

ان تمام امور کی تفصیل کے بعد مشکلات بالا کے حل کرنے کی حسب ذیل تجویزین
پیش کیجاتی ہین،

(۱) سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ارباب قلم کو توجہ دلانا چاہیے کہ وہ
ہندوستان کی ایک ایسی اسلامی تاریخ لکھین جو یونیورسٹی کورسمین داخل کرائی جائے،
اور بغرض ترغیب اس قسم کی تاریخ لکھنے والون کے لیے انعام مقرر کیا جائے،

(۲) چونکہ یونیورسٹی کی تعلیم نے عام طور سے ہندوستان کی اسلامی تاریخ
کے متعلق نہایت کثرت سے غلط معلومات پھیلادی ہین اسلیے ضرورت ہے کہ عہد اسلام
کی ایک مفصل اور محقق تاریخ نہایت استیعاب کے ساتھ لکھی جائے اور وہ شعبہ کی
طرف سے شایع کیجائے،

(۳) ہر صوبہ مین مسلمانون کو اپنی اپنی یونیورسٹی کی کتب نصاب کی
نگرانی کیطرف توجہ دلائی جائے،

اس صیغہ کی رپورٹ کے بعد شمس العلما مولانا شبلی صاحب نعمانی
کی وہ بیش بہا تقریر شروع ہوئی جو دارالعلوم کی ضرورت پر آپ نے کی تھی اور جسمین
آپ نے کافی طور سے دارالعلوم کے مقاصد و اغراض پر روشنی ڈالی اور اوسکی
ضرورت کو بہت خوبی سے ظاہر فرمایا تھا، اس موقع پر ہم وہ تقریر درج کرتے ہین -

تقریر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی

ندانم این کہ سر رشتہ در کجا بندست　　　کہ آہ من بکشیدن نمی شود آخر

حضرات مین اس موضوع پر صرف آج ہی نہین کھڑا ہوا ہون. بلکہ کہنے کو کئی بار کہہ چکا ہون، لیکن یا تو لوگون کا دل نہین تھا یا میرے زبان نہین تھی اس لیے مجھے غالب کا یہ شعر کہنا پڑتا ہے کہ ؎ یارب وہ نہ سمجھے ہین نہ سمجھین گے مری بات ؛ دے اور دل انکو جو نہ دے مجھکو زبان اور ؛ حضرات مسئلہ اولین یہ ہی بلکہ مقدم مسئلہ یہ ہے کہ آپ اتنے دور دراز مقامات سے جو بلائے گئے ہین، آپ کو جو یہ تکلیف دی گئی ہے، آیا کسی ضروری کام کے لیے آیا حقیقت مین کوئی ضروری چیز ہے یا جس طرح ایک شخص کے گھر پر تقریب ہوتی ہے یا شادی ہوتی ہے تو وہ اوسکی ضرورت خاص ہے، اگر وہ اپنے احباب اور دوستون کو بلاتا ہے اور لوگ اوسکی خاطر سے چلے آتے ہین. لیکن یہ مسلمہ ہی کہ وہ کوئی ضرورت عام نہین ہے، کیا اس حیثیت سے آپ صاحبان تشریف لائے ہین۔

حضرات اس وقت قوم کو اتنی ضرورتین پیش ہین، اسقدر قوم مختلف مصائب مین گرفتار ہو رہی ہے کہ اگر وہ اپنا وقت، اپنا مال، اپنا روپیہ اسی طرح سے ہر ایک کام پر ضائع کیا کرے تو قوم بالکل برباد ہو جائیگی اور اوسمین اتنی قابلیت نہین ہے کہ وہ اتنے مصارف کثیر کے لیے روپیہ لائے نہ اوسکا وقت اتنا ارزان ہے کہ جسے وہ ضائع کر سکے، ہمارے ایک شاعر نے کہا ہے ؎ فکر معاش ذکر بتان یاد رفتگان ؛ دو دن کی زندگی مین بھلا کیا کرے کوئی ؛ اس لیے سب سے پہلے ہمارے حاضرین آڈینس کا یہ کام ہونا چاہیے

کہ خود کل مسلمان مطالبہ کرین کہ تم جو ترانے ہو، اور تمام دنیا کے لوگون کے سامنے اعلان کرتے ہو کہ ندوہ ایک ضروری شے ہے، ندوہ حقیقت مین ایک ضروری شے ہے یا نہین۔

اب حضرات اس بات کا زمانہ نہین رہا کہ لیڈر لوگ آپکو احمق بنالین اور جو کچھ وہ کہدین آپ اوسکو تسلیم کرلیا کرین، وہ زمانہ نہین رہا ہے کہ چند سربرآوردگان قوم (خواہ کسی حیثیت سے وہ ممتاز ہوگئے ہون) علانیہ تمام لوگون سے کہتے ہین کہ آؤ آؤ یہ ایک بہت ضروری چیز ہے، اور غریب آنکھین بند کیے ہوے اونکے پیچھے پیچھے چلے آتے ہین، اب زمانہ یہ ہے کہ خود جو لوگ کسی قوم کے ہین اور جو عام پبلک ہے وہ خود تصفیہ اس بات کا کرین کہ ہم سے لوگ کیا کہتے ہین اور ہمین کس راستے پر لیے آتے ہین، اوس سے بہتر کون زمانہ پیدا ہوسکیگا، عمر فاروق کے زمانہ سے بہتر کونسا زمانہ ہوسکتا ہے، جبکہ اونھون نے ایک موقعہ پر کہا کہ اگر مین خلاف شریعت کہونگا تو تم میرا کیا کروگے، تو ایک بدو کھڑے ہوکر کہتا ہے کہ مین تجھے سیدھا کردونگا، یہ کوئی وجہ نہین ہے کہ آپ خود اس بات کا فیصلا نہین کرتے آپ کو خود فیصلہ کرنا چاہیے کہ ندوہ حقیقت مین ضروری شے ہے یا نہین ہے، اگر نہین ہے تو یہان اتنے احباب ہین اتنے بزرگ ہین اتنے اہل الرائے ہین آپکو قطعی فیصلہ کرنا چاہیے حقیقت مین اس سے زیادہ افسوسناک اور کوئی بات نہین، ہمکو مسلم لیگ کا کام ہے، ہمکو یونیورسٹی کا کام ہے، ہمکو علی گڈھ کالج کا کام ہے اور ہمکو پچاسون کام ہین، اس لیے پہلے سب سے زیادہ مقدم کام یہ ہے کہ آپ ٹھنڈے دل ہی نہایت صحیح منطق سے اور نہایت صحیح فلسفہ سے اور نہایت صحیح فیلنگ سے اس بات کا فیصلہ کرین کہ ندوہ حقیقت مین کوئی چیز قوم کے لیے ضروری ہے یا نہین، اگر نہین ہی تو صاف علیحدہ ہونا چاہیے، کسی کی پروا نہین کرنا چاہیے کسی کا اجارہ نہین ہی کوئی دوستانہ رشتہ نہین ہے یہ

قومی معاملہ ہو اور اگر حقیقت مین ضروری چیز ہے تو زیادہ توجہ اور زیادہ لطافت کے ساتھ آپ کا عمل ہونا چاہیئے، نہ اس طرح کہ آپ بذریعہ دعوت اور باصرار اور بجبر بُلائے جائین۔ اس فیصلہ کے لیئے کہ آیندہ کوئی ضروری شے ہے یا نہین، سب سے پہلے ہمکو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہماری تمام نوعیت کا ہماری تمام ضرورتون کا ہماری تمام زندگی کا اور ہمارے تمام خیالات کا محور اصلی کیا ہے؟ کیا محور ہے کہ جسکے گرد ہم گردش کر رہے ہین؟ جبتک ایک مرکز یا مقصد نہ قائم کرلیا جاوے کسی چیز کے ضروری یا غیر ضروری ہونے کا فیصلہ نہین ہو سکتا' ہر ایک قوم نے دنیا مین اپنا ایک محور قرار دیا ہے اور ایک منصوبہ قرار دیا ہے اوسکے گرد دورا کرتے ہین، ایک نظام شمسی افعال مین بھی جاری ہے، جس طرح نظام شمسی بھی آفتاب ہے اوسکے گرد تمھارے سیارے حرکت کرتے ہین' اور اوسکی طرف جذب ہوتے رہتے ہین اور اوسکی طرف مائل ہین، اوسی طرح انسان کی حرکات' ارادات' جذبات اور تمام اغراض کا ہمیشہ ہر شخص مین ایک نظام ہوا کرتا ہے، ایک محور ہوا کرتا ہے جسکے گرد اوسکے تمام خواہشات اور جذبات پھرا کرتے ہین، اسوقت ہمارا محور کیا ہے ہمارے تمام افعال اور ارادے کیا ہین؛ مثلاً یورپ ہے اوسنے اپنا محور قومیت قرار دیا ہے نیشن کو یعنی یوریپین ہونے کو، جو شخص یوریپین ہے اون کے نزدیک اوسکے حقوق دفعتًا بالاتر ہو جاتے ہین بہ نسبت اون تمام لوگون کے جو یوریپین نہین ہین، یورپ کا ایک جاہل گنوار' ایک اُجڈ ایک بدتر سے بدتر فرد اونکے نزدیک ہم تمام شریف سے شریف شخصون سے اور ذات والے انسانون سے اور اعلیٰ نسب والون سے زیادہ رتبہ اور حق رکھتا ہے' کیون؟ اس لیے کہ اونکا محور اونکا مرکز خیال قومیت ہے' اسلیئے جہان یہ قومیت پائی جائیگی وہان اونکی تمام محبت' ہمدردی' جوش اور سب چیزین اوسکے گرد پیدا ہو جائینگی اور اگر یہ محور نہین ہے تو تمام چیزین اوس سے ہٹ جائینگی۔

لیکن اب سوال یہ ہی کہ ہمارا محور اب کیا ہے' آیا جسطرح سے یورپ کا محور قومیت ہے؟ یا جسطرح سے پارسیون کا محور اونکی نسل اور اونکا مجوسی ہونا ہے؛ اور کسی اور قوم نے جس نے کہ جغرافیہ اور زمین کی روسے اپنا محور قرار دیا ہے جو کسی خاص ملک کے رہنے والے ہین' وہ سمجھتے ہین کہ جو اوس زمین سے پیدا ہوا ہے وہ ہمارا ہے اور ہم اوسکے ہین اور ہمارے عام جذبات اوس سے متعلق ہین آیا یہی ہمارا محور ہے' آپ فیصلہ کرینگے کہ ہماری قومیت ہماری نیشن ہمارا وجود نہ نسل ہے نہ ملک ہے نہ زمین ہے' ہماری ہستی ہمارا وجود کل کا کل مذہب اور فقط مذہب ہے (چیرز) آپ اس بات کا خیال فرما سکتے ہین اور آپ جان سکتے ہین' کہ ایک شخص جو کہ آج اس وقت تک چمار ہے اور جو بدترین فرد ہے ہندستان مین نہ خود ہمارے نزدیک نہین خود اوسکی قوم کے نزدیک یعنی ہندو لوگون کے نزدیک اچھوت ہے شدر ہے اوسکو مطلقاً اجازت نہین ہے' اعلیٰ سوسائٹی مین بیٹھنے کی اگر اوسکے کان مین علم کی آواز پہونچے تو اوسکے کان مین سیسہ پلا دینا چاہیے' اگر وہ چمار وہ ارذل ترین خلق آپ لوگون کے سامنے یہ کہدے کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تو کچھ فرق باقی نہین رہتا ہے ہم مین اور اوسمین (چیرز) اگر مسجد مین نماز کی جماعت ہو اور وہ چمار صف مین جا کر کھڑا ہو تو کوئی حق پہونچ سکتا ہے اس صدر کو یا کسی سلطان کو کہ وہ کہے کہ وہ تو چمار ہے اور مین سلطان ہون (چیرز) تو جب ہماری قومیت ہمارا وجود ہماری نیشن کل کی کل مذہب ہے تو ہمارا محور ہمارا مرکز گردش فقط مذہب ہے فقط دین ہے اور کوئی چیز نہین (مرحبا) جو شخص اس سے زیادہ کوئی چیز پیدا کرنا چاہتا ہے وہ جاہل ہے' اس بات کے تسلیم کرنے کے بعد کہ ہمارا مرکز خیال ہمارا مذہب ہے اب ہمکو یہ غور کرنا ہے کہ اس وقت ہم مذہب کے لیے ہندوستان مین کیا کر رہے ہین' جس چیز پر ہماری تمام زندگی موقوف ہے

اوسکے لیے ہم کیا کر رہے ہین ؛

حضرات غور کیجیے یہ خیال کرنے کی بات ہے یہ معترضہ جملہ عرض کرتا ہون ہمیشہ کام لینے والون کو دنیا کی اس بات کو تاکنا چاہیے اور اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اول کس چیز سے کام لینا چاہیے اور اونکو دیکھ لینا چاہیے کہ خود ایسی اشیا مین کہان تک مادہ اور گرمی اور قوت فاعلیہ موجود ہے اوس چیز کے متحرکات کو اور اوسکے جوش کو دیکھ لینا چاہیے کہ وہ چیز فوراً ابل پڑیگی اور فوراً مشتعل ہو جائیگی تمام چیزون مین ایک مخفی جوہر ہوتا ہی لیکن اوبھرا ہوا نہین ہوتا ، اوسکو اگر اوبھارو گے تو اوبھر جائیگا ، لیکن اگر جوہر نہین ہی تو کتنی ہی تدبیرین کیجاوین کتنا ہی زور ڈالا جاوے وہ مشتعل نہین ہوگا اور نہ اوبھریگا مسلمانون مین غور کرکے دیکھ لو اونمین بہت قومیت کے جذبات کو پیدا کیا گیا تعلیم سے بہت کچھ جذبات پیدا کیے گئے تمام چیزون کی طرف اونکو مائل کیا گیا اونکے جذبات کو منعطف کیا گیا بلکہ بہت جگہ ہمارے مسلمان خود مصر مین جہان سے ہمارے صدر صاحب تشریف لائے ہین وہان وطنیت کی فیلنگ کو پیدا کرنا چاہتے ہین ، ایک گروہ یعنی نیشن پارٹی پیدا ہوا ہے آیا یہ جذبات ہم مین آسانی سے مشتعل ہو سکتے ہین سخت ناکامی اسمین ہوئی ہے اور ہوگی ، ہماری جو نیشن ہے ہمارا جو وجود ہے اوسی جذبہ کو حرکت مین لانے سے کام نکلیگا ، اوسی جذبہ سے کام لینا ہے ، اوسی کو گرمانے سے ہم کام دیکھین گے ، اور ہمارے پرزے متحرک ہو جائینگے ۔

اب یہ غور کرنا ہے کہ بقاے مذہب کے متعلق ہم مسلمان اس موجودہ حالت مین کیا کر رہے ہین ۔

حضرات ! اسلام پر ایک مدت مدید گذری ہے اسلام نے ہر قسم کا زمانہ پایا ہے

اور ہر قسم کے دور اس پر گذرے ہین، ہماری پچھلی تاریخ ہمارے لیے ایک ایسا نمونہ ہے کہ
فقر و دولت مین افلاس اور غنا کی حالت مین، حکومت اور محکومیت بھی ہر قسم کے تجربے
ہمارے اسلاف کے موجود ہین، ہم کسی حالت مین ہون ہمارے لیے ایک شمع ہدایت
موجود ہے، اگر ہم اوسکو اختیار کرین تو ہم بے شبہ تمام کامون مین کامیاب رہین گے،
ہمارے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور نہین گذرا ہے جو فقط محکومیت و مغلوبیت
کا دور ہے جسکا جو کچھ مقتضٰی تھا عیسیٰ علیہ السلام نے اوسکی تلقین فرمائی، وہ ایسے گروہ
کے لیے مناسب ہے جو انھین حالات مین ہو، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وہ
زمانہ نہین پایا جبکہ وہ خود بادشاہ ہوتے اور اونکی کوئی رعایا ہوتی، اس لیے انجیل
کے احکام اس قسم کی ضروریات سے خالی ہین۔ اب مین اصل مسئلہ کو چھیڑتا ہون،
عملاً دیکھتا ہون کہ گذشتہ زمانے مین دو قسم کا دور اسلام پر گذر چکا ہے۔

ایک وہ زمانہ ہے کہ ۱۳ برس تک جناب رسول اکرم صلعم مکہ معظمہ مین تشریف
رکھتے ہین ایسی مظلومیت کی حالت مین ہین کہ نماز پڑہنا ممکن نہین، گھر سے نکلنا ممکن نہین
وعظ کے لیے کھڑے ہوتے تو کافر پتھر مارتے، اُن کو زخمی کر دیتے ہین جس جگہ آپ وعظ
دیتے ہین ایک شخص کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ جھوٹ کہہ رہا ہے، جو لوگ آپ پر ایمان لانا
چاہتے ہین اونکو گرم بالو پر لٹایا جاتا ہے، اون پر گرم پتھر رکھا جاتا ہے اور سنگسار کیا
جاتا ہے اور اونسے فرمائش کی جاتی ہے کہو لات۔ عزا، وہ کہتا ہے۔ احدا۔ احدا۔
احدا (خدا - خدا - خدا)

اور ایک وہ زمانہ گذرا ہے کہ جناب رسول اکرم کی ہدایتین ہمارے لیے اس دور
کے مناسب موجود ہین اور ہم اونسے فائدہ اوٹھا سکتے ہین مگر اسکے ساتھ جناب رسول اکرم

صلعم نے جو کچھ سکھلایا تھا فقط تھیوری میں تخیلات مین نہ تھے بلکہ عملاً دنیا کو ایک نمونہ دکھلا دینا تھا، خود اسلام پر ایک زمانہ ایسا بھی خدا نے گذارا جو دوسرا پہلو ہے زندگی کا یعنی حاکم ہو کر رہنا، غالب ہو کر بادشاہ بن کر مدینہ منورہ مین واپس آئے، فتح مکہ نصیب ہوئی، وہ سرکش جنھون نے کیا کیا ستایا تھا، مغلوب ہو گئے، دب گئے، وہ دور پیش آیا کہ یا تو انھون نے سختی سے مجبور کیا تھا کہ آپ مکہ معظمہ سے تشریف لے جائین مدینہ منورہ کو یا وہ زمانہ آیا کہ دس ہزار صحابہ کے ساتھ مین شان و شوکت سے مکہ معظمہ مین داخل ہوتے ہین اُس وقت خود حضور کی آنکھین آبدیدہ ہو جاتی ہین کہ مین کس حالت سے نکلا تھا اور کس حالت مین واپس آیا، اس وقت آپ حرم محترم کے چوکھٹ پر کھڑے ہین اور اونھین کافرون کو جنھون نے جسم نبوی کو آزار پہونچایا تھا اور ستایا تھا آنحضرت اون سے مخاطب ہو کر فرماتے ہین اے لوگو تم جانتے ہو کہ مین آج تم سے کیا برتاؤ کرونگا اور ابھی تم سے کیا کرنے والا ہون؛ اب اون سے استفسار ہے کہ کچھ خبر ہے کہ آج مین تم سے کس طرح پیش آؤنگا، وہ لوگ بھی ناواقف تھے، سمجھتے تھے رسول اللہ کے اخلاق و عادات سب پر ظاہر ہو چکے تھے کسی نے کہا اے محمد تو شریف اور ہمارا بھائی ہے تو شریف بھتیجہ ہے، جن کو رسول اللہ کے بھتیجہ ہونے کا رشتہ تھا اونھون نے کہا کہ اے محمد تو شریف بھتیجا ہے کسی نے کہا کہ تو شریف بھائی ہے، رسول اللہ نے فرمایا کہ تم دوست ہو جاؤ سب کو چھوڑا کسی قسم کا مواخذہ نہین۔

ایک یہ دور پیش آیا ہمکو اسلام نے ہر دور کے موافق نمونے اور مثالین بتادی ہین اور ہم عمل کر سکتے ہین، ہم ایسی تقلید جامد مین نہین پڑ سکتے، ہمکو اگر آپ ایسی تقلید جامد مین رکھنا چاہتے ہین تو اب وہ زمانہ گذر گیا کہ خواہ آپ مذہبی لیڈر رہون یا دنیاوی لیڈر رہون اب ہم ایسی تقلید جامد مین گرفتار نہین ہو سکتے ہین۔ ۷۰۰ برس کا جو دراز زمانہ پہلے تھا اوسکی

جو ضروریات اور حالات تھے اوسپر بھی ہم قائم رہے ہین اور اسی طرح سے ہم تمام باتون کو ایسی سختی کے ساتھ پکڑے ہین اور ذرا بھی اپنے لیے تغیر اختیار نہ کرین تو اسکے معنی یہ ہین کہ ہم فنا ہو جائینگے، اس کشمکش کے زمانہ مین ناممکن ہو کہ ہم کسی کا مقابلہ کرسکین، اس وقت ہم کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ زمانہ کہان نکل آیا ہے ضروریات مذہب اب کیا پیدا ہو گئین ہین، ان ضروریات مذہبی کے لیے ہمین اب کیا سامان پیدا کرنے ہین -

حضرات ناراض ہونے کی بات نہین ہے یہان تو آپ کو یہ حق ہے کہ مجھے گردن پکڑوا کر نکلوا دیجیے، لیکن سچ کہنے پر مجھے سزا نہ دیجیے، مین کہتا ہون کہ جب سو برس کے اندر کے زمانے کی ضرورتین خود ہمارے مذہبی امور کے متعلق اسقدر بدل گئی ہین کہ ایک قرن کثیر کا فرق پیدا ہو گیا ہے، اور اگر ہم لوگون کو ہمارے تمام پیشوا اسی حالت مین جکڑ کر کہنا چاہتے ہین کہ جس حالت مین ہم دو سو برس پہلے تھے، ہماری تعلیم ہمارا نصاب ہماری تمام ترقیان ہمارے تمام واقفیت السنہ اگر بالکل ابھی تک وہی قائم رکھی جاتی ہین جو آج سے دو سو برس قبل تھین تو کیونکر ہم مقابلہ کرسکتے ہین؟ آپ جانتے ہین کہ کیا ضروریات مذہب مین پیدا ہو گئی ہین؟ امریکہ مین ایک ریلیجس کانفرنس ہوتی ہے وہ اعلان کرتی ہے کہ دنیا بھر مین جو مذہب حق ہو وہ آئے، ایک میدان مقابلہ ہو اگر وہ اپنے سچے مذہب کو پیش کرے جسکے مذہب مین سچائی ہوگی ہم اوسکو تسلیم کرینگے، چند سال ہوے ایک مذہبی کانفرنس امریکہ مین قائم ہوئی اوسنے بہت بڑی فیاضانہ مہمانی گوارا کر کے تمام لوگون کو جمع کیا۔ حضرات عبرت کی بات ہے کہ اس امتحان کے موقع پر اس گھوڑدوڑ مین، اس میدان مناظرے مین پارسی گئے، حالانکہ اونکا مذہب مذہب دعوت نہین ہے، اونھون نے اپنے مذہب کی حقانیت ثابت کی،

ہندو گئے، جو کہ دوسرے مذہب والون کو اپنے مذہب مین نہین بلا سکتے بغیر آریہ لوگون کے، اونمین ایک شخص تھا، اوسنے تقریر کی اوسکا لکچر مین نے اُردو مین ترجمہ کرا کر چھپوا دیا ہے، وہ گئے، یہودی گئے، غرض دنیا کا کوئی مذہب اور دنیا کی کوئی قوم باقی نہین رہی جو اس میدان مناظرہ مین نہین گئی اور جسنے اعلان کے ساتھ اپنے مذہب کی آزادی اور اپنے مذہب کی خوبی نہین بیان کی، لیکن اس کلیہ عام سے جو مین نے ابھی بیان کیا ہی اگر مستثنے رہے تو صرف ہمارے مسلمان بھائی، ایک داعی اور ایک واعظ اسلام کا امریکہ نہین گیا، بلکہ صرف ہندوستان سے بلکہ ایران سے مصر سے افریقہ سے قسطنطنیہ سے کسی جگہ سے کوئی شخص ایک بھی مسلمان نہین گیا۔

کیا فائدہ ہی اس تمام تعلیم سے جو تمام دنیا مین دی جا رہی ہی؟ کیا فخر کر سکتے ہین ترکون پر اس بات کا کہ وہ یورپ کے علوم و فنون جدیدہ سیکھ رہے ہین! ہمارے مین جانتے ہین یہ علوم و فنون جدیدہ جب اونھون نے یہ قابلیت پیدا نہین کی کہ وہ ایک ترک کو امریکہ بھیج سکتے جو امریکہ جا کر اونکی زبان مین مذہب اسلام کی تعلیم و تلقین کر سکتا کیا ہمارے علما سبکدوش ہو سکتے ہین اپنے اس فرض سے اپنی منطق سے اپنے حیلے سے اپنی حجتون سے کیا ہم کو مجبور و زیر کر سکتے ہین، گذر گیا وہ زمانہ اندھیر کھانے کا اب ممکن نہین کہ دنیا ان ضرورتون کو محسوس نہ کر سکے اگر ہمارے پیشوایان دین ان ضرورتون کو رفع نہ کرینگے اور علوم و فنون جدیدہ کو نہ سیکھین گے اور اگر اُن زبانون کو نہ حاصل کرینگے اور اب بھی یہ فتوی جاری رکھینگے کہ اُن زبانون کا سیکھنا ناجائز ہے، تو اونکو منصب مقتدائی چھوڑ دینا چاہیئے اور علیحدہ ہو جانا چاہیے، مین نے ایک جزوی مثال اس بات کی پیش کی ہے کہ ہماری دنیوی ضرورتین بدل گئی ہین اور ہمکو کہان تک

زمانے کے ساتھ منقلب ہوجانا چاہیئے کیا پہلو بدلنا ہے ہمکو دفعتاً زمانے کے ساتھ اور
اون ضروریات کے ساتھ، اسلیے مختصراً مجھے بتانا ہے اور دکھانا ہے کہ کیونکر دو یا تین
مذہبی ضرورتین نئی پیدا ہوگئی ہین، ایک یہ کہ اس بات پر تو ہم مجبور ہین۔ گورنمنٹ
موجودہ کے طریقۂ نظام سے کہ عام تعلیم جو گورنمنٹ نے ملک مین پھیلائی ہے ہم اوسکو
حاصل کرین، اس سے گریز کرنا اپنے آپ کو برباد کرنا ہے، جن لوگون نے ابھی تک
اس سے گریز کیا، وہ تمام میدان مقابلے مین دوسرے لوگون سے پیچھے رہ گئے، آپ
دیکھتے ہین کہ وہ بنگال جہان سرندر ونا تھہ پیدا ہوتا ہے جو ہندوستان کا سب سے بڑا اسپیکر
ہے، وہین کے کسی مسلمان صاحب کو بھیجیے کہ اوسکے سامنے بات تک نہین کرسکتے ہین
اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ الگ رہے تعلیم عامہ مجاریہ سے، جب ہمکو اس سے مفر اور گریز
نہین تو ہمکو اوسکے مقابلہ مین کیا کرنا چاہیے۔

اب ایک گروہ ہمکو ایسا قائم اور زندہ رکھنا ملک مین ضروری ہے یا نہین جو مجبور
نہو گورنمنٹ کی ملازمت پر، گورنمنٹ کی نوکریون پر، گورنمنٹ کی ملازمت اور نوکری کی وجہ
سے جس تعلیم پر وہ مجبور ہے وہ مجبور نہو بلکہ آزاد اور حر ہو اور وہ ایسی تعلیم حاصل کرے
کہ جو ایک طرف تو مذہب اور اوسکے تمام معلومات سے پر ہو اور کامل ہو، دوسری طرف
وہ انگریزی زبان و یورپ کے علوم و فنون کو حاصل کرسکے، آپ جانتے ہین کہ تقسیم عمل کی
بنا پر تمام دنیا کام کرتی ہے، اللہ پاک نے تقسیم عمل کا اصول ہر شے مین جاری کر رکھا
ہے تمام انتظام عالم اس پر مبنی ہے ہم خود ایک جسم واحد ہین، لیکن سننے کا کام کان کے
سپرد ہے، بولنے کا کام زبان کے متعلق ہے، سب کے کام بٹے ہوے ہین، اصول
تقسیم عمل پر یہ کہنا حماقت ہے کہ مختلف لوگون کو مختلف کام حوالہ کردینا قوتون کو پراگندہ

کرتا ہے، آپ جانتے ہین کہ تمام چیز ایک مین جمع کرنا سخت حماقت ہے، ہمارے جسم مین بھی یہ تقسیم عمل جاری ہے، ہاتھ اور کام کرتا ہے دماغ اور کام کرتا ہے، زبان اور کام کرتی ہے، پاؤن اور کام کرتے ہین، بلکہ سب علیحدہ علیحدہ کام کرتے ہین۔ یہی تقسیم عمل اللہ پاک نے خود ہم لوگون کو قرآن مجید مین سکھائی تھی، اللہ تعالی عالم الست ہی ہمیشہ کے حالات سے جو کچھ ہین اور جو آئیندہ ہونے والے ہین اون سب سے واقف ہے۔

آپ خیال فرمائیے کہ جب مکہ معظمہ اور مدینۂ منورہ مین ہمہ تن اسلام تھا، کوئی ضرورت صحابہ کو اور مسلمانون کو نہ تھی فقط دین و مذہب ہی اونکی دنیاوی ضرورتون کے لیے کافی تھا، اُن کو نہ نوکری کی حاجت تھی اور نہ ملازمت کی، اس وجہ سے کہ فتوحات ہوتی تھین ایک طرف تو ثواب جہاد اور دوسری طرف مال غنیمت ہم خرما و ہم ثواب، مگر اوس وقت بھی ہماری شریعت نے ہماری غیرت نے ہمارے اللہ پاک نے یہ حکم نہین دیا کہ تمام جہان صحابہ ہو، سب فقیہ بن جائین، سب مفسر بن جائین سب واعظ بن جائین، سب مولوی ہو جاوین یہ نہین تھا، اللہ پاک نے فرمایا، تمام گروہ مین سے ایک گروہ تجویز ہونا چاہیے کہ جسکا کام ہے تفقہ حاصل کرنا مذہب مین جسکی خدمت ہو امر بالمعروف کرنا و نہی المنکر جو تمام قوم کے لیے بمنزلۂ دل و بمنزلۂ دماغ ہی یہ فرقہ کہین ہے آج، کیا آپ اس دعوے کے پیش کرنے سے کہ آپ بوجہ دنیوی ضرورتون کے اور بوجہ فکر معاش کے انگریزی تعلیم اور گورنمنٹ کی تعلیم پر مجبور ہین، اس لحاظ سے آپ اس فرض سے بھی سبکدوش ہونا چاہتے ہین کہ ۵ یا ۷ کروڑ سے زائد مسلمانون کی آبادی ہو اوسمین وہ فرقہ جسکا اللہ پاک نے ذکر کیا نہ موجود ہے اور اگر وہ باقی نہ رہا تو کیا ہمارا محور آئیندہ باقی رہ سکتا ہے؟

حضرات جو لوگ جانتے ہین وہ جانتے ہین اور جو نہین جانتے ہین اونکو جاننا چاہیے کہ ہمارے یہان فرض کی اللہ پاک نے دو قسمین بیان کی ہین ہماری شریعت مین فرض کی دو قسمین ہین فرض عین و فرض کفایہ؛ فرض عین تو وہ ہے جو ہر شخص پر فرض ہو اور آپ کے ادا کرنے سے میرا فرض ادا نہین ہوتا اور میرے ادا کرنے سے آپ کا فرض ادا نہین ہو سکتا ظہر کی نماز کے لیے یہ بات نہین ہو سکتی کہ آپ میری طرف سے پڑھ لین لیکن ایک فرض کفایہ ہوتا ہے، فرض کفایہ وہ ہے کہ اگر محلہ بھر مین ایک شخص نے اوس فرض کو ادا کر دیا تو سب سبکدوش ہو سکتے ہین سبکدوشی مین تو یہ آسانی ہے لیکن مواخذے مین سب کے سب دھرے جاتے ہین، وہ تنہا ہی گنہگار نہین ہے بلکہ شہر کا ایک ایک فرد گنہگار بلکہ شہر کے دس ہزار کے دس ہزار آدمی گنہگار ہین، ثواب پانے مین وہ ایک شخص اور عذاب کے پانے مین وہ سب کے سب گرفتار ہین، اب ایک فرقہ ایسا پیدا ہونا چاہیے جسکا ذکر قرآن شریف مین ہے جو ہادی دین ہو، یہ ایک فرض عینی نہین ہے کہ ہر ایک پر فرض ہو ہر مسلمان پر واجب آئے چاہے عالم ہو یا محدث بلکہ فرض کفایہ ہے، یعنی ۷ کرور مسلمانون کا یہ فرض ہے کہ اپنی ہی قوت سے اپنی ہی ہر قسم کی اعانت سے اپنی ہی ہر قسم کی جد و جہد سے اس ایک فرقہ کو ہندوستان مین اور جہان جہان مسلمان ہون باقی رکھین، جو اس خدمت کو انجام دین ما مجھ سے ہمیشہ یہ سوال کیا جاتا ہے اور سب سے زیادہ مسئلہ لاینحل طلبا ندوہ کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ لوگ جو ندوہ سے پڑھ کر نکلتے ہین کہان جائینگے اور کیا کرینگے اور کہان سے کھائینگے؟ یہ ہمارے اوپر ایک بار ہے ایک بوجھ ہے ہم اسے کیونکر برداشت کرینگے، معاف کیجیے یہ اونسے پوچھنے کی بات ہے یا تم کمبختون کے پوچھنے کی بات ہے، اب تم سے یہ سوال ہے کہ ایسے گروہ کا پیدا کرنا اوسکی اعانت اور اوسکا زندہ رکھنا

تمھارا فرض ہے یا نہین؟ کیا یہی اصول تمام یورپ مین جاری نہین ہے اور فیلوشپ کے
تمام اصول خود اون قومون مین جاری نہین ہین جو بیدار ہین جو وعظ کہتے ہین اور تمام دنیا
مین تعلیم پھیلاتے ہین؟ قوم خود اونکی مدد کرتی ہے، کیا وہ گورنمنٹ سے روپیہ یا تنخواہ مانگتے
ہین؟ نہین ہرگز نہین، کوئی شخص نہین بتا سکتا کہ گورنمنٹ ان باتون مین مدد دیتی ہو،
آپ کو معلوم ہے کہ مذہب کا جو فنڈ انگلستان مین ہو اور جو مذہبی ضروریات مین خرچ کیا
جاتا ہے اوسکی اقل سے اقل تعداد سالانہ دو کروڑ ہے جسمین ایک پیسہ بھی گورنمنٹ کا نہین
ہے بلکہ قوم کا ہے، کیا تم کو یہ دعویٰ ہے کہ تم دنیوی ترقی مین آزادی خیال مین اور وسعت
مشرب مین جرمن اور انگلستان سے بڑھ گئے یا بڑھ جانا چاہتے ہو؟ اگر یہ نہین ہو تو یہ سوال
معناً خود آپکی طرف اولٹتا ہے، کہ تم خود کتنے بخیل، کتنے شقی اور کتنے کودن ہو، یہ ہنسے سوال
کرنے کی بات ہے یا تم سے اس لحاظ سے اس مسئلہ کو بالکل پس انداز کرنا چاہیے، یہ کہنا غلط
ہے کہ ہر شخص جو عضو معطل ہو وہ اوسی طرح فکر معاش کرے جیساکہ وہ گروہ جو کام کرنا چاہتا ہو،
اوسکو مطمئن کرنا اور اوسکو اپنی ضروریات سے آزاد کرنا یہ تمھارا فرض ہے، ہندوون نے برہمنون
کے ساتھہ کیا کیا، اونھون نے برہمنون کا ایک فرقہ بنایا برہمن کوئی ذات نہین تھی، ہندوُن
نے اسقدر عمدہ تقسیم کی تھی کہ مین نثار ہو جاتا ہون اونکے اس مسلک پر، اونھون نے اپنے
لیے ایک گروہ برہمنون کا پیدا کیا اسی اصول تقسیم عمل کی بنا پر ایک گروہ قوم مین وہ ہے جو
نہ زمینداری کرے اور نہ جائداد پیدا کرے نہ تجارت کرے نہ صنعت و حرفت پیدا کرے، بلکہ
ایک عضو معطل جو تمام کامون سے رہا ہو آزاد رہے، مگر وہ تمام علوم کی حفاظت کرے تمام
مراسم مذہبی کی حفاظت کرے تمام اخلاق قوم کی حفاظت کرے اوسکا نام اونھون نے برہمن
رکھا، مگر وہ اس بات کو جانتے تھے کہ ایسا گروہ یقیناً باقی نہین رہ سکتا جبتک کہ قوم کیطرف سے

کوئی احترام نہ کیا جائے، یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ اونھون نے برہمنون کا کہان تک احترام کیا،
اونکے یہان حکم ہے کہ اگر برہمن کسی شخص سے کہدے کہ مجھے کھانا دو اور وہ نہ دے تو پھر
اوسکی نجات کا کوئی طریقہ نہین ہے وہ پاپی ہے وہ بخشا نہین جا سکتا، ایک بڑے سے بڑا
بادشاہ اور بڑے سے بڑا راجہ برہمن کے پاس آکر اوسکے پاؤن پر سر رکھتا ہے اور فخر کرتا ہے
اس بات پر کہ اوسنے ایک برہمن کے پاؤن پر سر رکھا، کیونکہ اس وقت وہ ایک ایسی خدمت
انجام دے رہا ہے جو محتاج ہے اس بات کی کہ وہ تمام افکار و مشاغل سے آزاد رہے،
اسی بنا پر یہ کچھ بڑی بات نہین ہے کہ ایک چھوٹا سا گروہ قوم مین ہو، یہ نہین کہا جاتا کہ ہزار
دو ہزار چار ہزار یا پچاس ہزار، ایک کنول کا پھول پوری گڑھیا کو روشن کرسکتا ہے، ایک
شخص واحد تمام دنیا کو زندہ کرسکتا ہے، اگر قوم مین دو چار دس شخص ایسے عالم موجود ہون
ہادیان دین زمانے کی ٹھیک ضرورتون کے موافق جیسا کہ زمانے نے ہر زمانے مین پیدا
کیے ہین جیسی ضرورت ہوئی، ایک زمانے مین حضرت عبد اللہ ابن عباس ورعبد اللہ
ابن عمر پیدا ہوئے جب ضرورت ہوئی اون کے قائم مقام امام غزالی اور شاہ ولی اللہ پیدا
ہوے۔ ان لوگون کے معلومات بھی ان کے علوم بھی انکے خیالات بھی اگر آپ دیکھین گے
تو بڑا فرق پائینگے، امام رازی تمام فلسفہ چھانے بیٹھے ہین تمام فلاسفی کے نکات سے واقف
ہین، کیا کوئی کہ سکتا ہے کہ تابعین ہمارے حضرت امام بخاری اور امام مسلم جو پیشوایان دین
ہوے ہین وہ فلسفہ ومنطق اونسے بہتر جانتے تھے نہین اوس زمانے مین اوسکی ضرورت نہ تھی
لیکن جب ضرورت پیش آئی تو اونھین پیشوایان دین کو فلاسفی پڑھنی پڑی اور محقق بننا پڑا،
غرض اس سوال کو ہمیشہ کے لیے قلب سے مٹا دینا چاہیے، لیکن اب دوسری ذمہ داری عائد
ہوتی ہے اوس دوسرے گروہ پر، مین نے جی کھول کر آپ لوگون کو گالیان دی ہین لیکن

مجھکو اسی ٹالرنیشن اور فیاضی کے ساتھ اب خود بھی گالیان کھانے کے لیے تیار ہوجانا چاہیے
سوال یہ ہے کہ ہمارا جو گروہ اس وقت ہادی دین ہے جو پیشوا ہے تمام قوم کا اور لیڈر ہے
ہمارے مذہب کا وہ اس وقت کی موجودہ دینی ضرورتون کو کسقدر انجام دے رہا ہے ؟
پہلا یہ سوال ہے کہ آیا یہ ضرورت ہے یا نہین کہ اگر امریکہ ہمکو بلائے کہ آؤ ہماری
زبان مین ہمکو ہدایت کرو تو آیا ہمکو اونکی زبان سیکھنا ضرور ہے یا نہین اگر نہین ہے تو کیا
وجہ ہے ؟ اللہ پاک نے انبیا کو بھیجا ہے تو کہتا ہے کہ مین نبیون کو بھیجا کرتا ہون اوسی قوم
کی زبان پر کیا ضرورت ہے اوس قوم کی زبان دانی کی پیغمبرون کو وہ کوئی اور زبان بولے
اور وہ کوئی اور ؟ بلسانہ وقومہ کی کیا ضرورت ہے ؟ آیا اس بات کی ضرورت ہے یا نہین کہ
جاپان یہ کہے کہ مین تشنہ لب ہون مذہب مین، مین سنتا ہون کہ مذہب اسلام نہایت اچھی
چیز ہے، مگر یہ تبلائیے کہ مذہب اسلام ہے کیا ؟ تو کیا ہم اوسسے یہ فرمائش کرینگے کہ آپ پہلے
اُردو سیکھیے تب ہم تبائینگے ؟ حضرات میرا ذاتی علم ہے مین بمبئی مین ایک پارسی کو جانتا ہون،
کہ جسنے سُنی سنائی چند باتین اسلام کی سنی تھین کچھ انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا اوسنے دیکھا تھا،
اوسنے مسلمانون سے کہا کہ مجھے اچھی طرح سے سمجھاؤ کہ اسلام کیا ہے ؟ مین اُردو نہین جانتا انگریزی
زبان مین مجھ سے بولو تو مین سمجھ جاؤنگا، جب لوگ اوسکو نہ سمجھا سکے تو اوسنے قرآن مجید اپنے
ہاتھ مین لیا اور کہا کہ اے خدا مین نہین جانتا کہ اسمین تو نے کیا کہا ہے ؟ مگر جو کچھ تو نے کہا ہی
مین گول گول اوسپر ایمان لاتا ہون، اب کیا اس بات کی ضرورت نہین ہے کہ ایسے عالم پیدا
ہون، جو غیر زبانون سے واقف ہون، کیا ابھی تک یہ موقع باقی ہے کہ ہم نفرت کرین اور
اپنے یہان انگریزی نہ آنے دین ۔
دوسری ضرورت یہ ہی کہ ہمارے مذہب پر سیکڑون پہلوؤن سے سیکڑون کروڑون سے

حملے ہو رہے ہین ہمارا مذہب برباد کیا جا رہا ہے کن کن طریقون سے براہ راست نہین سامنے
کا گھاؤ چندان کارے نہین ہوتا) پہلوون سے کروٹون سے اگر کوئی عیسائی ایک کتاب مذہب
کے رد مین لکھے تو مسلمان آسانی سے کہیگا کہ یہ مذہب کا رد ہے اسکو عیسائی نے لکھا ہے
مین اسکو نہین پڑہونگا لیکن اگر وہ تاریخ لکھتا ہے تو کیا کوئی شخص اس بات پر بدگمانی کرسکتا ہے
کہ وہ تاریخ ہے ؟ تاریخ مین کوئی بات نہین ہے، ہر زبان ہر قوم کی تاریخ پڑھنی چاہیئے،
اب وہ تاریخ اسلام کو پڑہتا ہے، وہ سر ولیم میور صاحب کی لائف آف محمد پڑہتا ہے، اب
اس کتاب مین اندر اندر جو زہر مخفی ہے، جو سم قاتل سرایت کر رہا ہے اوسکے پڑہنے والے کو خبر
نہین ہوتی اور زہر اندر اندر دوڑ جاتا ہے، اسکا کیا علاج ہے ؟ آیا ہمارے علما اسکو پڑہتے
ہین اور اوس سے واقف ہین ؟ یا نہین اگر واقف ہین تو کسی سے اونھون نے فرمائش کی ہے
کہ خیر تم ترجمہ ہی کرکے دو ہم اوسکا جواب لکھین گے، ایک عظیم الشان لٹریچر جو دوسری زبانون مین
پیدا ہو گیا ہے، اسلام کو تباہ کرنے والا برباد کرنے والا، کیا آپ اوسکو اس طرح پر مٹا سکتے ہین ؟
یعنی تاریخ اسلام کا ہم نے کیا مقابلہ کیا ہے، حضرات مجھے حیرت ہوتی ہے اور عجیب طرح کا
میرے دل مین قرحہ پیدا ہوتا ہے آزردہ دہلوی کا شعر ہے وہ کہتے ہین ؎

کامل اس فرقہ زہاد سے اوٹھا نہ کوئی   کچھ ہوے گر تو یہی رندقدح باز ہوے

حضرات اس وقت تک جو کچھ اسلام کی خدمت کی ہے غیر قومون کے سامنے وہ
ہمارے علما نے نہین کی ہے ہم نے نہین کی ہے مولویون نے نہین کی ہے ہم دستار بندون
نے نہین کی ہے بلکہ اون لوگون نے کی ہے جو داڑھی منڈواتے ہین، امیر علی نے کی ہے جو
بالکل داڑھی منڈاتا ہے جسکو مین صورتاً عیسائی سمجھتا ہون، اوسنے ایک کتاب اسپرٹ آف اسلام
لکھی ہے، اس کتاب کو پڑہ کر عیسائیون اور ایرانیون نے بھی اسلام کی وقعت اور تعریف کی ہے،

سرسید احمد خان نے خطبات احمدیہ جو اونھون نے انگلستان مین رہکر لکھی ہو اوس مین اُنھون
نے خاص خدمت انجام دی ہو اوسکا اثر جو کچھ انگریزون مین پھیلا وہ کیا اثر ہے، آپ خود اوسکو
سمجھ سکتے ہین، یہ کسقدر افسوسناک بات ہے کہ وہ فرائض اور خدمات جو ہمارے ہین اونکو غیر
ہم سے چھین کر بہ رندان قدحہ خوار پی لین، اسکے مقابلہ مین مین آپ کو عملی باتین دکھاؤنگا
کہ یہ ندوہ ہے جسپر ہم فخر کرتے ہین اور جسکی ہم عزت کرتے ہین ہر جگہ اسکے پھیلانے والے
اسکے داعی اسکے مدد دینے والے چندہ کرکے درپے ترقی کے تمام تحریکون کو پیدا کرنے
والے کون ہین یہی انگریزی خوان ہین، ہم علما کیا کرتے ہین ہم کفر کا فتوی دیدیتے ہین
اور کہتے ہین کہ جو شخص ندوہ مین شریک ہوتا ہے وہ کافر ہے، ندوہ ایک لغو چیز ہے اوسمین
شامل ہونے کی کوئی ضرورت نہین ہے، کیا کوئی علما مین ایسا باہمت ہے جو ندوہ مین کام
کرنے کے لیے مصروف ہو، خدا سلامت رکھے ہمارے چند نفوس کو مثلاً مولانا عبدالحی صاحب
جو ندوہ مین خدمت مذہبی انجام دے رہے ہین، مجھے بتاؤ کہ ہندوستان مین اور کون ایسے
حضرات ہین جو اس قسم کا کام کر رہے ہین، عربی کے جو بیسیون مدرسے کانپور مین قائم ہین
وہ کس نے قائم کیے ہین، سوداگرون نے دنیاداروں نے سودخوارون نے، خیر سود
کھاتے ہین یا نہیں، اونھون نے قائم کیے ہین کسی عالم نے نہین قائم کیے ہین سوائے
مدرسہ دیوبند کے جسپر ہم فخر کرتے ہین اوسکو مولانا قاسم مرحوم نے قائم کیا تھا، علاوہ اسکے
کوئی مدرسہ کسی عالم نے قائم نہین کیا انھین دنیادارون نے قائم کیا ہے وہی کام کرتے
ہین اور کسی عالم کو بلاکر نوکر رکھ لیتے ہین، خیر اب سوال یہ ہو کہ یہ خدمتین اگر ضروری ہین تو
ہم اونکو کہان تک انجام دے سکتے ہین، اب اس پہلو کو چھوڑدو ایک دوسرا پہلو زبردست
آپ کے لیے رہنے کا یہ ہو کہ ہماری گورنمنٹ انگریزی سے جو تعلقات مذہبی ہین جن مسائل کا

گورنمنٹ سے تعلق ہو اون کے متعلق نہایت اشد ضرورت ہے کہ قوم کو یہ تمنا ہونی چاہیے
کہ ہمارے پیشوایان دین اس کام مین ہاتھہ ڈالین، سوال یہ ہے کہ فرض کیجیے ایک اجماعی
مسئلہ وقف علی الاولاد کا ہے، بہت سے مقدمات عدالت مین غلط فیصل ہو جاتے ہین
اونکے متعلق نوٹس لینا ہمارے علما کا کام ہو کیا کوئی عالم جانتا ہے کہ کیا کیا نظائر ہائیکورٹ
مین ہوتے ہین اونکو کچھہ علم ہے کہ دنیا مین کیا ہوتا ہے جس زمانہ مین کہ تعطیلین مقرر ہوئی
تھین وہ گورنمنٹ کے تمام احکامات سے ایسے بے خبر تھے ایسی عدم وقفیت ایسی عدم اطلاع
ایسی گوشہ نشینی کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم مذہبی خدمات انجام دے رہے ہین جو اس فرقہ خاص کا
کام ہے، اب ان حالات کے لحاظ سے فقط یہ سوال ہے کہ آیا مذہبی پہلو کے اعتبار سے
قوم کو ایک مذہبی مرکز کی ایک مذہبی سنٹر کی ایک مذہبی مرجع عام کی ضرورت ہے یا نہین؟
کوئی شخص اس سے انکار کر سکتا ہو؟ حضرت مین خود ہی اس بات کا اقرار کرتا ہون کہ ندوہ
نے بھی ان فرائض کو انجام نہین دیا ہے اگر دیا ہے تو نہایت کم، لیکن مین یہ کہنا چاہتا ہون
کہ اگر اس وقت کوئی چیز مرجع ہو سکتی ہے جو سنٹر قرار دیا جا سکتا ہو تو وہ ندوہ ہے، اسمین آپ
جلدی نہ کیجیے غور سے سُن لیجیے ہر کام مین دو عمل ہین دو ڈگریان ہین دو درجہ ہین تھیوری
اور پریکٹس، خیال یا ارادہ اور عمل اول ارادہ اسکے بعد عمل، یہ ایک ثابت ہوئی اور بدیہی بات ہے
کہ بجز جماعت علماے ندوہ کے کسی جماعت نے یہ آواز دس یا سولہ برس پہلے نہین بلند کی
کہ ہمکو ایک جدید نصاب کی ضرورت ہے ہمکو ایک نئے کورس کی ضرورت ہے ہمکو اصلاح
کی ضرورت ہے اون تمام طرائق تعلیم مین ندوہ کا جتنا لٹریچر ہے ندوہ کی جتنی روئدادین
ہین آپ اونکو اوٹھا کر پڑھہ لیجیے، مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواروی اور مولوی عبدالحق
صاحب دہلوی نے کہ جو ہمارے علماے ندوہ مین شریک ہین اونھون نے شروع سے

برابر انھین ضرورتون کو تسلیم کرلیا ہے ۔

حضرات آپ کو معلوم ہے کہ انھین ضرورتون کی احساس کی بنا پر اونھون نے انگریزی زبان کو نصاب تعلیم ندوہ مین داخل کیا، اگرچہ اوسکی سخت ممانعت ہوئی اتنی شدید مخالفت ہوئی کہ ایک بزرگ جنھون نے اپنی جائداد ۵۰ ماہواری کی ندوہ پر وقف کی تھی اونھون نے اوسکے دینے سے انکار کردیا، جب مین نے خط لکھا تو اونھون نے جواب دیا کہ اسمین انگریزی داخل کیگئی ہے، اس واسطے مین اسمین مدد نہین دیسکتا، چنانچہ اونھون نے اپنے زمانۂ اخیر تک نہین دیا، لیکن اب مل رہاہے، اسقدر مخالفتین پیش آئین دنیادار لوگون کی طرف سے نہین بلکہ خود دینداون ہی کیطرف سے، مگر باوجود اسکے ہمارے علمائے ندوہ نے برداشت کیا اور اس معاملہ کو قبول کیا، اونکو تعجب ہوگا کہ ہمارے مولانا خلیل الرحمن صاحب جو یہان بیٹھے ہوے ہین ایک منکشف راز ہین، مگر جسوقت انگریزی داخل کرنے کا مسئلہ درپیش ہوا تو آپ بھی تشریف رکھتے تھے، اگر میرا حافظہ غلط نہین ہوا ہی (۵ برس کی عمر کیوجہ سے) تو مجھے یاد ہے کہ آپ نے کامل اوس سے اتفاق کیا تھا اور کہا تھا کہ بیشک انگریزی زبان داخل ہونی چاہیئے، صرف یہی نہین بلکہ جب دوبارہ دوسرے جلسے مین لکھنؤ مین یہ بات پیش ہوئی کہ بجاے غیرضروری اور غیرلازمی ہونے کے انگریزی لازمی اور کمپلسری کردینی چاہیے تو اوس وقت بھی آپ نے شرکت کی اور تائید کی۔

اب آپ دیکھ سکتے ہین کہ جو ارادہ اور خیال ہے وہ تو قطعاً ندوہ مین پیدا ہوگیا، اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ ہمارے علما جو انگریزی زبانین اور انگریزی علوم وفنون پر آمادہ ہین وہ بے تعصب ہین یعنی آپ کو معلوم ہے کہ دو سال قبل ہمارے ندوہ مین یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ اس بات کا انتظام کیا جاوے کہ علوم وفنون جدیدہ بھی داخل کیئے جائین

اور ہمارے طلبا خاص علوم و فنون کو سیکھیں۔

حضرات آپ کو معلوم ہو کہ فزیکل سائنس جو ہے اوسکی کوئی ایک کتاب مصر میں عربی میں ترجمہ ہوئی ہین اوسمین ایک کتاب ہے دروس الاولیہ وہ تصنیف ہے ایک عورت کی وہ ہمارے ندوہ کے نصاب مین داخل درس کر دیگیی ہے مگر رونا یہ ہے کہ آج پانچ برس سے داخل نصاب ہے لیکن صاحبو ہم مین کوئی اوسکا پڑہانے والا نہین ہے، وہ عربی زبان مین ہے اور عورت کی تصنیف ہے مگر ہمارے رجال کبار اوسکو پڑہا نہین سکتے، اس بنا پر یہ راے ہوئی کہ اب اوسکو چھوڑ کر کیا طریقہ اختیار کیا جاوے، دو سال ہوے کہ ایک جلسہ قائم کیا گیا اوسمین بھی ہمارے بشیر متنکشفین شریک تھے اور موجود اونھون نے یہ تجویز منظور کی کہ پندرہ پندرہ بیس بیس روپے ماہوار کے وظیفے دیے جائین اور ہمارے یہان کے طلبا (یعنی ندوہ کے) علی گڈہ کے کالج مین جاوین اور وہان قیام کر کے پروفیسر ضیاء الدین سے یا کسی شخص سے جو پڑہانے پر آمادہ ہو اس علم کو حاصل کرین، دیکھیے ہماری اس بے تعصبی کو اور داد دیجیے کہ کوئی گروہ کوئی مدرسہ عربی کا اس بات پر راضی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے لڑکون کو علی گڈہ بھیجتا اور اپنے پاس سے وظیفہ دیکر علوم پڑہاتا تو بہرحال ہمنے یہ دورہ طے کر لیا، ہمارے علما خود مستعد اور آمادہ ہین اس تجویز کے قبول کرنے پر، مگر بات یہ ہے کہ ہم نے یہ کام نہین کیا ہم لوگ طریقہ عمل سے واقف نہین تھے اسلیے ہم کامیابی کے ساتھ نہ کر سکے مگر ہم ڈھونڈھ رہے ہین اور زمانہ ہمکو لیجا رہا ہے۔

دوسری خدمت آپ دیکھتے ہین اون باتون سے جو گورنمنٹ سے متعلق ہین، اونکے متعلق نوٹس لینا اور اونکی خبر رکھنا اور اونسے واقفیت پیدا کرنا، اسکو ندوہ کس حد تک کر رہا ہے آپ کو معلوم ہے کہ وقف علی الاولاد کا مسئلہ، اوسکو آپ ایک معمولی چیز سمجھتے ہین،

آپ نے ایک اڑتی سی بات سن لی ہوگی کہ ایک فقہ کا مسئلہ پریوی کونسل نے خراب کر دیا تھا اوسکی اب اصلاح ہوجائیگی، مین کہتا ہون کہ وقف علی الاولاد کا مسئلہ وہ ہے کہ جسپر مسلمانون کے ہزارون لاکھون خاندانون کی بربادی اوس سے ٹل سکتی ہے اگر وہ کامیاب ہوجاوے، ایک طرف سو کالجون کا بنانا اور دوسری طرف وقف علی الاولاد کا مسئلہ، مسئلہ وقف علی الاولاد کے یہ معنی ہین کہ اگر ایک شخص اپنی جائداد کی نسبت یہ کہلائے کہ یہ جائداد میرے ہی خاندان مین تا بقیامت باقی رہے، بجز اسکے کہ جب کوئی نسل باقی نہ رہے تو اوسوقت فقرا کو مل جائے تو یہ وقف صحیح ہوگا مثلاً وہ جائداد منتقل نہین ہوسکتی کوئی فروخت نہین کرسکتا اور کوئی خاندان کا آدمی اوسکو گرو نہین رکھ سکتا ہمیشہ کے لیے وہ جائداد محفوظ ہوجاتی ہے، ایسا عمدہ قانون ہے ایسا مسئلہ ضروری ہے جس پر قوم کی بقا موقوف ہے غلطی سے پریوی کونسل والون نے نہین سمجھا ہے، ہم کہتے ہین کہ جیسا کہ ہمارے حضرت صدر نے فرمایا ہے کہ بہت سے مسلمانون پر یورپ کے لوگ اعتراض کرتے ہین وہ نیک نیتی سے کرتے ہین، وہ بدنیتی سے نہین کرتے، وقف ایک خیراتی چیز ہے، وقف کے معنی ہین خیرات کرنے کے اسکے کیا معنی ہین کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو خیرات دیتا ہے اپنی اولاد کو خیرات کرتا ہے' پریوی کونسل نے اپنی نظیر مین یہ لکھا تھا کہ مقنن اعظم کی نسبت یہ قیاس کرنا بیجا ہوگا کہ وہ یہ حکم دیتے ہین کہ ایک چیز ایک ہاتھ سے دے اور دوسرے ہاتھ سے لیلے، وقف کے یہ معنی قرار دینا غلط ہے جو وہ دیتے ہین کہ وقف گھرہی مین رہا، گھی کہان گیا کھچڑی مین' صدر صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ یہ ہو نہین سکتا کہ انگریزی قوم اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہو کہ خیرات اپنی اولاد اپنی خاندان اپنی قوم کو دی جا سکتی ہے' ابھی تک کوئی اس نقطہ کو نہین سمجھا کہ خیرات کے ہم سب مستحق ہین ہماری ذات بھی ہے اور ہماری

اولاد بھی، خیر یہ ایک مسئلہ دقیق ہے لیکن عرض یہ ہے کہ اتنا بڑا عظیم الشان مسئلہ جس پر کسی جماعت نے کسی سوسائٹی نے کسی گروہ علما نے توجہ نہین کی ہمارے ندوہ نے اس کام کو اوٹھایا، اس طرح سے نہین اوٹھایا کہ جسطرح ہم دوسرے کامون کو اوٹھاتے ہین کہ بس ایک ریزولیوشن پاس کردیا اور اوسکو چپ کردیا اور چھو منتر کرکے مس کردیا اور وہ اکسیر بن گیا اس طرح نہین بلکہ ایک ایجٹیشن پیدا کردیا، کوئی انجمن ہندوستان کی باقی نہین رہی جسمین ریزولیوشن پاس نہین ہوئے اس امر کے متعلق، اور صوبہ کے گورنمنٹ دوائسراے کی خدمت مین بھیجے گئے ہون اور اس رپورٹ کا انگریزی مین بھی ترجمہ کردیا گیا تھا، ہر جگہ سے دستخط کرائے گئے اور میموریل بھجوائے گئے، ایک عام شور مچا دیا تمام ہندوستان مین جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک قانون بنا اور مسٹر جینا نے اوسکو پیش کیا، تمام ممبران کونسل نے باوجود اسکے کہ ہندو ممبر بھی تھے نہایت زور کے ساتھ اوسکی موافقت کی اور مسٹر سنہا نے بھی اوسکی تائید کی، یہ وقف کا مسئلہ ہے، آپ نے ابھی میرے عزیز دوست سید سلیمان کو جسنے ابتدا سے آخر تک اسی ندوہ مین تعلیم پائی ہے دیکھا ہے (لوگ کہتے ہین کہ ندوہ نے کیا کیا؟ کچھ نہین کیا ایک سلیمان کو پیدا کیا تو یہی کافی ہی) اوسنے ابھی جو رپورٹ تصحیح اغلاط تاریخی پڑھی ہی اوسکو آپنے سنا ہی یہ ایک ضروری مسئلہ کے متعلق ہے جسکی لوگون کو کچھ پروا نہ تھی، حضرات کیا آپ نے اس بات پر غور کیا ہے کہ آپکے ہزارون لاکھون بچے اون الفاظ کو مدرسون مین پڑھتے ہین جنکو آج آپ نے سنا اور جن کے سننے سے آپ کے دل لرز لرز گئے ہین اور جسپر آپ نے نفرت کے نعرے بلند کیے ہین، (کبھی اس سے پہلے آپ نے نعرے بلند کیے تھے) سوال یہ ہے کہ جب آپ کا لڑکا پڑھ کر گھر مین آتا تھا تو کیا کبھی اوسنے شکایت کی کہ آیا ایسے ناگوار اور لغو الفاظ ہمکو اسکول مین پڑھائے جاتے ہین؟ آپکا احساس مذہبی زائل ہو رہا ہے، آپکو اسپر رونا چاہیے کہ آپکی فیلنگ

آپ کے احساس مذہبی بالکل فنا ہوتے جاتے ہین اگر جو کچھہ آتا جائے آپ اوسکو قبول کرتے جائین، تو نعوذ باللہ اسلام دنیا سے بالکل خارج ہو جائیگا، ندوہ کا یہی کام ہے کہ فیلنگ مذہبی کو زندہ کردے، ندوہ کے سوائے کون سی ایسی جگہ ہے جہان آپ ایسے روشن خیال لوگ اور انگریزی دان جمع ہوتے ہین؟ مجھے یہ خوب معلوم ہے کہ آپ کا قصور نہین انگریزی دان تم ہر جگہ جانے کو تیار رہین، میرے دوست آنریبل آفتاب احمد خان صاحب دیوبند گئے تھے، وہان اسپر اعتراض ہوا کہ اوسکو کیون بولنے دیا، یہ خدمت کے لیے موجود ہین مگر آپ اون کو خدمتگار نہین بناتے ہین، اسی طرح آپسمین فیلنگ خراب ہوتی جاتی ہے اور تم مردہ ہوتے جاتے ہو، مذہبی فیلنگ کو زندہ رکھو، صرف ندوہ ہی اس فیلنگ کو زندہ رکھہ سکتا ہی کیونکہ اوسنے اس کام کو کسی حد تک کیا ہے، وہ آپ کو نہایت فیاضی کے ساتھہ مدعو کرتا ہے، اس اسٹیج پر جیسے علماے کبار بیٹھے ہین ایسے لوگ بھی بیٹھے ہین جو ایک حرف نہین جانتے اس بنا پر آپ لوگ دیکھتے ہین کہ ہر سال ہمکو موقع ملتا ہے کہ ہم آپ کے اون احساسات مذہبی کو جو مرگئے ہین اور مرتے جاتے ہین اُن پر جلا کرکے اونکو روشن کرین، حضرات یہ شاعری نہین، مین بے شبہ شاعر ہون لیکن ہر شخص اس بات کو تسلیم کریگا کہ میری کتابین شاعری سے خالی ہین مجکو تمام عمر مین اگر کسی نے داد دی ہے اور کسی کی صلاح پر اگر مین خوش ہوا ہون اور کسی کی باتون سے اگر میرے دل مین جگہ ہوئی تو صرف یہی ہے کہ ایک شخص نے کہا تھا کہ شبلی گو ایک شاعر طبع شخص ہے اور اوسکی فیلنگ شاعرانہ ہے مگر عالم تاریخ مین آن کر اوسنے ایک شعر نہین باندھا، مین جو کچھہ کہہ رہا ہون وہ سخن سازی نہین ہے، لغاظی نہین ہے، واقعات ہین حقیقت ہے، اس لیے مین آپ کے سامنے صرف یہ کہنا چاہتا ہون کہ اگر آپ چاہتے ہین کہ ہندوستان مین مسلمانون مین احساس مذہبی قائم رہے

"در قوم کو جو مذہبی ضرورتین پیش آتی ہین اونکا کوئی پیش کرنے والا گروہ موجود ہے گورنمنٹ
کے سامنے' رعایا کے لیے لڑنے والا اور گورنمنٹ کے ساتھ ساتھ چلنے والا تو صرف یہی ندوہ ہوسکتا
ہے' اگر آج نہین ہے تو کل ہوگا اگر قابلیت ہے تو اسی مین ہے' اس بنا پر مین آپ صاحبان
کے سامنے جہان یہ پیش کرتا ہون کہ ندوہ ایک ضروری چیز ہے قوم کے لیے ایک لازمی چیز ہے'
اسکے ساتھ ہی یہ کہونگا کہ اس بات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ ہمارا ایک مرکز
ایسا ہو جسکی آواز تمام قوم کی آواز سمجھی جائے جسطرح سے کہ مسلم لیگ نے ایک جلسہ بنایا کہ جسکا منشا یہ ہی کہ پولیٹکل
باتون مین اس جلسہ کی آواز تمام قوم کی آواز سمجھی جائے' اسیطرح سے ہمکو ضرورت ہی کہ ہماری ایک
مذہبی کانفرنس ہو جسکی آواز تمام مسلمانون کی آواز سمجھی جائے' اگر یہ نہین ہی تو مذہبی امور مین آپ گورنمنٹ کے
مقابلہ مین کامیاب نہین ہوسکتے' بلکہ وہی بات پیش آئیگی جو ہمارے دوست عزیز مرزا مرحوم کو پیش آئی تھی
اونھون نے کہا تھا کہ گورنمنٹ کو چاہیے کہ وقف کی نگرانی کرے اسلیے کہ اکثر وہ بیجا طور پر خرچ ہوتا ہی گورنمنٹ
پوچھتی ہی کہ پہلے آپ ثابت کیجیے کہ یہ صرف آپ کا (مرزا صاحب کا) خیال ہی یا تمام مسلمانون کا' لائق
اونھون نے پرسنل حیثیت سے نہین بھیجا تھا مسلم لیگ کیطرف سے بھیجا تھا' مگر گورنمنٹ کو شبہ ہی
کہ آیا مسلم لیگ بھی مسلمانون کی آواز ہے یا نہین (بحث ہونے لگی اور سلسلہ تقریر منقطع ہوگیا)
میری یہ عرض ہے کہ اس وقت تک اگرچہ ندوہ نے کوئی ایسی قوت حاصل نہین کی جیسا کہ
مین نے آپ سے بیان کیا تھا' اور جسکی کہ خواہش ہے لیکن پھر بھی اگر اس وقت گورنمنٹ یا
گورنمنٹ کے افسران کسی جماعت کے مسلمانون کی مذہبی آواز مانتے ہین تو وہ یہی ندوہ ہی'
اس وقت اسکی دو تین مثالین پیش کرتا ہون۔

اولاً تو آپ کو معلوم ہے کہ مسٹر جینا نے جب وقف علی الاولاد کا قانون پریوی
کونسل مین پیش کیا تو اونھون نے نہایت تشریح کے ساتھ کہا (مین نے اونکی اسپیچ خود پڑھی)

کہ ندوۃ العلما جو ایک ایجوکیٹڈ مولویون کا جلسہ ہے اونکی انجمن متفق ہے اور اوسنے اس مسئلہ کو نہایت زور سے دکھایا ہے اور تمام مسلمانون کو اسپر متفق کیا ہے۔

دوم میرے پاس ایک مجسٹریٹ صاحب کا سرکاری خط آیا کہ میرے یہان ایک مقدمہ پیش ہے جسمین عورت چاہتی ہے کہ لڑکی کو اپنے پاس رکھے اور شوہر چاہتا ہے کہ وہ اپنے پاس رکھے شاید دونون مین طلاق ہوگئی تھی ندوہ بتائے کہ وہ کیا فیصلہ کرتا ہے ؟ جو کچھ مین نے اپنے ندوہ کے مولویون سے لکھا کر بھیجا مجسٹریٹ نے اوسی کے مطابق فیصلہ کیا اور مجسٹریٹ نے شکریہ کا خط مجھے لکھا کہ وہ دونون اوس فیصلہ پر راضی ہو گئے۔

سوئم میرے ہاتھ مین ڈپٹی کمشنر کانڈو کا ایک لفافہ ہے ، اونکی عدالت مین ایک بہت بڑا مہتم بالشان جھگڑا پیش تھا کسی مذہبی مسئلہ کے متعلق ، اونھون نے پوچھا اور یہان سے جو جواب گیا اوسکے موافق فیصلہ کیا اور لکھا کہ مین اسپر اعتماد کرتا ہون۔

اگر آپ لوگ چاہتے ہین کہ ہماری ایک مذہبی آواز ہو۔ تو ایک چیز کو اختیار کیجیے ، اگر ندوہ ابھی تک آپکی مذہبی آواز نہین ہے تو اوسکو بنائیے آخر آپکو ہی بنانا ہے لیکن اگر اس سے بہتر کوئی چیز آپ کو مل جائے تو آپ اوسکو اختیار کیجیے لیکن اگر ایک چیز ایک حد تک بن چکی ہے تو اس بناپر اوسکی قدر کیجیے اور اوسکو قوم کی آواز سمجھیے ، اس امر کے عرض کرنے کے بعد اب مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ ندوہ نے اس اصول کی بناپر ایک دارالعلوم قائم کیا اور جسکا دو اصول اختیار کیا کہ جسکی مین نے آپ کے سامنے تشریح بیان کی ہی مین اس بات کو مانتا ہون کہ ندوہ اب تک اس طریقہ تعلیم مین کامیاب نہین ہوا اسلیے کہ وہ مشکل طریقہ ہے اگر ہم وہ طریقہ اختیار کرتے جو سرکاری اسکولون مین جاری ہی اور اپنے لڑکون کو وہان پر پڑھنے کے لیے بھیجتے یا وہ طریقہ اختیار کرتے جو قدیم سے

مدارس عربیہ مین تھا، یہ دونون طریقے نہایت آسان ہین مگر مشکل یہ ہے، ۔ در کف جام شریعت وغیرہ ۔

ایک طرف تو شریعت کا پیالہ ہے شیشہ سے نازک۔ اور دوسری طرف جنت ہے، ندوہ اسی خیال مین گرفتار رہے، چار برس سے مین خود پڑا ہوا ہون سو سو طرح سے غور کرتا ہون کہ کیا کیا تدبیر اختیار کیجائین، جہانتک بنا مین نے کوشش کی، یہ تو ممکن نہین ہو سکتا کہ ایک برتن مین جسمین ایک سیر پانی رکھنے کی گنجائش ہو اوسمین دو سیر پانی بھر دیا جائے، اوسمین تو صرف ایک سیر آئے گا، ہماری جو قدیم علوم و فنون کی کتابین ہین وہ اور انگریزی علوم اور زبان بھی یہ دونون ایک برتن مین کیونکر سما سکتے ہین؟ اسواسطے ہمکو یہ کرنا پڑا کہ ہمنے اپنے یہان کی جو غیر ضروری چیزین سمجھین اونکو گھٹا دیا، بہت سی فلسفہ او منطق کی کتابین گھٹا دین (جسپر ہمارے مولوی نقی صاحب راضی ہون یا نہون) اوسکی جگہ انگریزی داخل کی، ایم ۔ اے ۔ اور بی ۔ اے ۔ کی قابلیت کے اشخاص اپنے اسٹاف مین مقرر کیے تقریبًا تین ہو چارسو روپیہ خاص انگریزی پڑہانے پر صرف کیے جا رہے ہین، یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے لیکن یہ ایسی چیز نہین کہ اگر قوم پوچھے کہ ندوہ نے ۱۰۔۱۵ برس مین کیا کیا تو اوسکے نتائج آسانی سے دکھلائے جا سکتے ہون، کام کیا جا رہا ہے اور قوم کے برتاو کی ہمارے ساتھ یہ حالت ہے ہماری ایک اہم ضرورت اس وقت یہ ہے کہ ہمکو ایک عمارت بنانا چاہیے، ہم سے یہ خواہش ہے کہ لڑکے ایسے سلیقے والیسی پابندی سے والیسے قاعدے سے رہین جس طرح سے کہ اعلیٰ درجہ کے بورڈنگون مین رہتے ہین، لیکن ہماری یہ حالت ہے کہ ہمکو ایک کوٹھری نصیب ہے جسمین ہم پانچ پانچ لڑکون کو بھرتے ہین جگہ نہین ملتی، میرے پاس ہر روز نہین تو ہفتے مین دو تین دفعہ خطوط آتے ہین کہ مین اپنا لڑکا ندوہ مین بھیجنا چاہتا ہون مجھکو لکھنا پڑتا ہے کہ

جگہ نہین ہے، مین نے جب سُنا ہے کہ ہمارے حضرت صدر ندوہ کی پرانی عمارت دیکھنے کے لیے جانے والے ہین تو مین نے کہا کہ وہان کہان جاتے ہو، چند روز ہوئے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن نے مجھ سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ مین ندوہ مین آکر دیکھون اور مین اکزامن کرون کیونکہ یہ میرا فرض ہے، مین نے کہا کہ تھوڑے دن اور معاف کیجیے،

حضرات کیا یہ افسوس کی بات نہین ہے، کیا اسکی شرم بانیان ندوہ اور قوم کو نہین ہے؟ اور سات کروڑ مسلمانون کو نہین ہے؟ ایک حاتم دوران یعنی بھاولپور کی رئیسہ نے اگر ہمکو پچاس ہزار روپے دیے جس سے یہ عمارت کھولی ہے تو کیا بس یہی فرض کفایہ ہے کیا، کرؤڑ مسلمان سبکدوش ہو گئے؟ یہ مکان پچاس ہزار مین نہین باسٹھ ہزار مین بنا پھر بھی ناتمام ہے، اب ضرورت یہ ہے کہ اسکے لیے اپیل کرنا ہے ملک سے، قوم سے اس وقت تک ہم اس لیے چپ رہے، کیونکہ ہم جانتے تھے کہ ایک نہایت اہم اور نہایت ضروری اور عالمگیر کام ہندوستان مین ہو رہا ہے یعنی یونیورسٹی کا، اسلیے ہمنے زبان بلند نہین کی لیکن اب وقت آگیا ہے کہ قوم کو واقف ہونا چاہیے اور تقسیم عمل کی بنا پر کام ہونا چاہیے، تم ایسے مرے ہوے نہین ہو کہ یونیورسٹی کے بنانے کے بعد بس تم بالکل مر گئے اور تم مین کسی قسم کی حالت باقی نہین رہی اور سیکڑون برس تک تم کسی کام کے قابل نہین رہے یہ نہین ہے۔

حضرات ہمین اسوقت صرف پندرہ بیس ہزار روپیہ اسکول روم اور ممبرون کے لیے اور تیس چالیس ہزار روپیہ بورڈنگ کیلیے چاہیے، آپ تیس لاکھ چالیس لاکھ چاہتے ہین تو ہم اتنا نہین چاہتے، مین آپ صاحبان سے اپیل کرنا چاہتا ہون کہ آپ دوسرے وقت بھی اسپر غور کرین کہ ان چند سکون کے جمع کرنے کی کیا تدابیر اختیار کرین اور ہم کو

کیا کرنا چاہیے؟ میرے ذہن مین بہت سی تدبیرین آئی ہین، اجمالاً مین آپ کے سامنے پیش کرتا ہون، جو حضرات یہان بیٹھے ہین اور یہان کے رہنے والے ہین اور جنکا اثر یہان کے رئیسون پر ہے اونکا ایک ڈیپوٹیشن بنائین اور ہمارے راجہ صاحب محمود آباد اور راجہ صاحب جہانگیر آباد کے پاس جاوین، اگرچہ مین جانتا ہون کہ ابھی وہ سخت زد و ضرب اوٹھا چکے ہین یعنی ایک ایک لاکھ روپیہ یونیورسٹی مین دے چکے ہین مگر حضرات واضح رہے کہ ہم اون لوگون کی نسل ہین، محلب کو قتل کرتے ہوے حاوج نے یہ کہا کہ جسدن ایک ہزار روپیہ داخل کریگا اوس دن تو قید سے چھوڑ دیا جائیگا اور جس دن ایک ہزار روپیہ نہ داخل کریگا اوس دن پھر قید مین ڈالا جائیگا، چنانچہ وہ غریب وزانہ ایک ہزار روپیہ کہین سے بہم پہونچاتا تھا جس دن نہین بہم پہونچاتا تھا وہ قید مین رہتا تھا، ایک دن ایک شاعر عربی اوسکے پاس گیا اوسوقت جبکہ اوسنے ایک ہزار روپیہ مہیا کیا تھا اور جانتا تھا کہ ایک ہزار روپیہ دیکر چھوٹ جاؤنگا شاعر نے بڑی ضرورت بیان کی، اوسنے وہ ہزار روپیہ اوس شاعر کے حوالے کیا اور خود قید مین گیا۔

جبکہ ہمارے قدما نے ایسی مثالین پیش کی ہین کہ ایک شخص قید قبول کرلیتا ہی بمقابلے اسکے کہ ایک شاعر کو ناکام واپس کرے تو کیا ہمارے رئیس ایسے ہین کہ اگرچہ وہ زد کھا چکے ہین تو کیا وہ پانچ پانچ ہزار کی رقم نہین دیسکتے ہین، اسکے بعد مین یہ تجویز پیش کرتا ہون کہ قوم کے سامنے خود ارکان ندوہ کے سامنے بغیر اسکے کہ مجکو کوئی ڈر ہو یا اس بات کا کچھ خوف ہو کہ میرے احباب مجھ سے روٹھ جائینگے مین کہونگا کہ خود اراکین ندوہ مین ایسے شخص موجود ہین جو کم سے کم پانچ پانچ سو روپیہ دے سکتے ہین، ندوہ مین ۵۱ ممبر ہین جسمین سے دس بارہ ایسے ہین جو پانچ پانچ سو روپیہ آسانی دیسکتے ہین، سب سے

پہلے مین خود پانچ سو روپیہ کا چک لکھتا ہون، اسکے بعد مین یہ خواہش کرتا ہون کہ دس دس روپیہ کے دینے والے پانچ ہزار مہیا کیے جاوین اور اس طرح پچاس ہزار جمع ہو جائینگے، دس روپیہ دینا کوئی مشکل کام نہین ہے، یہ چند تجویزین آپ صاحبان کے سامنے پیش کرتا ہون اگر آپ صاحبان مین کوئی ہمدردی ہے کوئی رحم ہے تو میرے بعد کوئی اور صاحب بھی اسکی تائید فرمائینگے، مین اب جسقدر رکہنا تھا کہ چکا اور جو کہنا تھا کہ چکا۔

انوٹ، چونکہ یہ تقریر مختصر نویسون نے قلمبند کر کے دی ہے اور ابھی ان لوگون نے اتنی مہارت اور مشق نہین پیدا کی ہو کہ اصل تقریر لفظ بلفظ قلمبند کر سکین، اسلیے اس تقریر مین وہ زور نہین ہے جو مولانا ممدوح کے بیان مین تھا۔

اس تقریر کے اختتام پر صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن خانصاحب خلف الصدق عالی جناب نواب سید صدیق حسن خان مرحوم نے اپنا بیش بہا کتب خانہ ندوہ کو عنایت فرمانے کا اعلان کیا۔

نواب صاحب موصوف کا کتب خانہ جو ایک محب علم و ماہر فن کی جانفشانیون کا نتیجہ ہے، جسقدر بیش قیمت ہوگا ظاہر ہے جسمین قلمی اور مذہبی کتابون کا حصہ زیادہ ہے، اس کتب خانہ کے شمول سے ندوۃ العلما کے کتب خانہ مین قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔

مولانا شبلی نعمانی کی تقریر مین عمارت کے لیے چندہ کی تحریک کی گئی تھی اور مولانا شبلی نے خود اپنی جانب سے پانسو روپیہ اور علامہ سید رشید رضا کی

تشریف آوری کی مسرت مین سو روپیہ دینے کا اعلان فرمایا، جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری، جناب نواب سید علی حسن خان صاحب صفی الدولہ حسام الملک رئیس بھوپال، جناب نواب سید نور الحسن خانصاحب رئیس بھوپال، جناب مولوی حبیب الرحمان خانصاحب رئیس بھیکن پور، اور خان بہادر میر جعفر حسین صاحب چیف انجینیر نے پانچ پانچ سو روپیہ کے چندے لکھوائے۔

حاضرین کے جوش کو دیکھکر جناب منشی محمد احتشام علی صاحب اور خان بہادر سید جعفر حسین صاحب نپسل اور کاغذ لیکر عام مسلمانون کی طرف بڑھے اور چندے کی معقول رقم حاصل کی۔

خان بہادر سید جعفر حسین صاحب نے جو ابتدا سے اسلامی تحریکون مین سرگرم حامی ہین اور جنھون نے دار العلوم کی زیر تعمیر عمارت کی ڈیزائن اور اسٹیمٹ تیار کی ہی اُس وقت کھڑے ہوکر مختصر مگر پر درد الفاظ مین مذہبی ضرورتون کا احساس کرتے ہوے تکمیل عمارت کی تجویز پیش کی اور آپ نے فرمایا کہ مین پانچ سو کی رقم اس جرمانہ مین ادا کرتا ہون کہ میرے مجوزہ تخمینے کے مطابق عمارت مکمل نہ ہوسکی، اسکے بعد آپ نے اوسکے اسباب بیان کرتے ہوے فرمایا کہ نہ تو میرے تخمینے مین غلطی ہے اور نہ تعمیر کرنے والون نے زیادہ خرچ کرڈالا بلکہ مجھے تعجب ہے کہ کارکنان تعمیر نے اتنے روپے مین اسقدر عمارت کیسے تیار کرلی آپ نے فرمایا کہ میرا تخمینہ اوسی وقت کے مناسب تھا جسمین کہا گیا تھا، اب چونہ و اینٹ کا نرخ بڑھ گیا ہے مزدوری تقریبًا دونی ہوگئی ہے اسلیے اتنے روپے مین جتنا کام ہوا ہی وہ قابل قدر ہے اور اتنا کام سرکاری تعمیر مین اتنے روپے سے آجکل نہین کیا جاسکتا۔ آخر مین آپ نے کہا کہ یہ رقم مین اسلیے دیتا ہون کہ اسی صرف سے ایک وفد ملک مین

دورہ کرے اور تکمیل عمارت کے لیے چندہ جمع کرے اور از راہ ایثار آپ نے مالی امداد ہی پر قناعت نہین کی بلکہ خود وفد مین شامل ہوکر دورہ کی تکلیف گوارا فرمانے پر آمادگی ظاہر فرمائی ۔

اس موقع پر مولوی حبیب الزمان خان ندوی رئیس شاہجہان پور نے دارالعلوم کے طلباے قدیم کی طرف سے یہ اعلان کیا کہ دارالعلوم کے احاطہ مین دار المعلومات کے نام سے ایک مختصر عمارت طلباے قدیم خود اپنے چندے سے تعمیر کردینگے، یہ عمارت طلباے حال کے لیے دار المطالعہ اور طلباے قدیم کے لیے اونکے ورود مدرسہ کے موقع پر دار القیام کا کام دیگی ۔

ان چندون کے علاوہ بعض اور حضرات نے بھی چندے لکھائے اور بعض اصحاب نے نقد عنایت فرمایا، لیکن سب سے زیادہ قابل فخر و مباہات ایک سو روپیہ کا وہ چندہ تھا جو معزز صدر انجمن علامہ سید رشید رضا نے عطا فرمایا، علامہ ممدوح کی یہی تکلیف کیا کم تھی جو اونھون نے ایسا دور و دراز سفر کرکے گوارا فرمائی لیکن مولانا کے خلوص و ایثار نے گوارا نہ کیا کہ اپنے احسانات مین بغیر اضافہ کیے رہ سکین ۔

صیغہ وقف علی الاولاد

مولانا شبلی نعمانی نے اس صیغہ کی رپورٹ پڑھکر سُنائی، جو بہت خوشی کے ساتھ سُنی گئی۔ اس رپورٹ کو ہم یہان درج کرتے ہین ۔

رپورٹ

صیغہ

وقف علی الاولاد،

اس صیغہ کے متعلق اس سے پہلے جسقدر کام ہوچکا تھا، مین اُس کو پچھلی مطبوعہ رپورٹ مین بہ تفصیل لکھ چکا ہون، یعنی تمام ملک سے خط کتابت، فتاوے کا مُہیا کرنا اور چھاپ کر شائع کرنا، وقف کے مسئلہ پر اُردو اور انگریزی مین مفصل رسالہ لکھکر تمام اہل الراے کے پاس بھجوانا، تقریباً چالیس ہزار تصدیقی دستخط کرانا کہ وقف اولاد مسلمانون کا مذہبی مسئلہ ہے،

اب یہ کام رہ گیا تھا کہ گورنمنٹ کی خدمت مین باضابطہ موریل بھیجا جائے اجمالی طور پر ان کوششون کا تذکرہ حضور وایسراے کی کونسل مین مسٹر جینا نے کیا جنھون نے وقف علی الاولاد کے متعلق ایک بل کونسل مین پیش کیا، انھون نے یہ بل پیش کرتے وقت انگریزی زبان مین ایک مفصل تقریر کی، اُس مین ندوہ کی تحریک اور کوششون کے متعلق جو کچھ کہا اُسکا ترجمہ حسب ذیل ہے،

"ایک انجمن جسکا نام ندوۃ العلما ہے جو کہ مشتمل ہے تعلیم یافتہ علما پر اور تعلیم یافتگان فقہ پر، مجھکو یقین ہے کہ اسنے ایک موریل گورنمنٹ مین بھیجا ہے، مین ٹھیک نہین جانتا کہ وہ گورنمنٹ مین پہنچ گیا ہے مگر مین جانتا ہون کہ وہ موریل دستخط کرانے کے لیے بھیجا گیا ہے اور کئی ہزار دستخط اُسپر ہوچکے ہین اور مجھکو یہ یقین ہے کہ وہ گورنمنٹ کو بھیجا

جا چکا ہے اور اگر اب تک نہین بھیجا گیا تو امید ہے کہ عنقریب پہونچ جائیگا، اس موریل کی ایک کاپی مولانا شبلی نعمانی نے میرے پاس بھی بھیجی تھی، اسلامی جماعت پر علامہ موصوف کا بہت بڑا اثر ہے اور ملک کی نظر مین اُن کی راے بہت بلند مرتبہ رکھتی ہے، اس موریل مین اُنھون نے اس بحث کے متعلق بہت سی معتبر اسناد کا اقتباس کیا ہے، اور اس کی بابت جو کچھ مُسلمانون کی فیلنگ اور احساس ہے اسکا بھی ذکر کیا ہے،،

مسٹر موصوف نے اِس کے بعد وقف علی الاولاد کے رسالہ کی بعض عبارات کا اقتباس کیا ہے،

نواب عبد المجید نے کونسل مین اس بِل کی تائید مین جو گفتگو کی اسمین حسب ذیل فقرے کہے،

،، ہم لوگ شمس العلما مولوی شبلی نعمانی صاحب کی اُن تکالیف اور مساعی کے بیحد مشکور ہین جو اُنھون نے اسکی بابت کین،،

اس کے بعد مین نے ۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو ہوم ممبر وایسراے کونسل کی خدمت مین ایک خط لکھا، کہ مسلمانون کی خواہش ہے کہ آپ انکا ایک ڈیپوٹیشن اس غرض سے قبول کرین کہ وہ مسئلہ وقف علی الاولاد کے متعلق آپ کے سامنے تمام مباحث اور معلومات پیش کرین جسکا جواب بذریعۂ تار کے حسب ذیل آیا،

از شملہ، ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء نمبر ۱۲۶۴ جوڈیشل،

بجواب خط مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۱۱ء، آنریبل ہوم ممبر، خوشی سے آپ کی ملاقات کرین گے، گورنمنٹ آف انڈیا کے سکرٹری کے کمرے مین، ۱۲ بجے چہارشنبہ کے دن تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۱ء،

اس کے بعد راجہ صاحب محمود آباد کا تار آیا،

آپ کے ڈیپوٹیشن کی تاریخ ۲۷ ستمبر ۱۹۱۱ء مقرر ہوئی، اور ونکو اطلاع دیجیے

لیکن بد قسمتی سے مین بیمار ہو گیا اور ڈیپوٹیشن کا جانا ملتوی رہگیا،

پھر ہوم ممبر صاحب نے ۲۷ جنوری ۱۹۱۲ء مقرر کی اور اس بنا پر مین کلکتہ گیا، لیکن افسوس ہے کہ بجز بعض علماء کے اور ممبران ڈیپوٹیشن، کلکتہ نہین آئے اسلیے مجھکو تاریخ ملتوی کرانا پڑی اسکے بعد مین پہلی مارچ ۱۹۱۲ء کو پھر اسی غرض سے کلکتہ گیا، اور ۴ مارچ کو مسٹر جینا کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ مسودۂ وقف پر بحث کرنے کے لیے چند ممتاز ممبران وایسرائے کونسل کو جمع کرین، چنانچہ کلکتہ کلب مین اس غرض سے ایک جلسہ ہوا جس مین اکثر معزز ممبران کونسل موجود تھے، گفتگو کے بعد اُمور بحث طلب فیصل ہو گئے اور اکثر ممبران کونسل نے یہ راے دی کہ اب ڈیپوٹیشن جانے کی کوئی ضرورت نہین، دستخط تصدیقی جو قریب چالیس ہزار کے ہین معہ دیگر کاغذات کے مسٹر جینا کو بھیجدیے گئے کہ وہ مُسودہ کے پیش کرنے کے وقت ان چیزون کو پیش کر دین گے۔

ان کارروائیون کے بعد اب (جبکہ رپورٹ چھپ رہی ہے) یہ مژدۂ جانفزا پہنچا کہ سکرٹری آف اسٹیٹ نے اصولی طور پر وقف علی الاولاد کے

مسودہ کو منظور کرلیا اور جزئی امور اجلاس کونسل مین فیصل پاجائین گے،

خدا کا شکر ہے کہ اتنا بڑا عظیم الشان اور مفید کام جس سے ایک طرف تو ہزارون لاکھون مسلمانون کی حفاظت جایداد کا بندوبست ہوگیا اور دوسری طرف ایک مذہبی مسئلہ جو غلطی سے گویا منسوخ کردیا گیا تھا پھر تسلیم کرلیا گیا اور شریعت اسلامی دست اندازی سے محفوظ رہ گئی، ندوۃ العلماء کا یہ کارنامۂ زرین ہندوستان کی تاریخ مین ابد تک یادگار رہے گا، و للہ الحمد،

کارروائی انجمن ہاے اسلامی

متعلق

وقف علی الاولاد

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
۱۳ اکتوبر ۱۹۰۹ء	مدراس	مدراس مسلم لیگ،	مدراس لیگ اس اہم مسئلہ کے اصول کو گورنمنٹ سے تسلیم کرانے کے متعلق ضروری کارروائی کرے،	اس جلسہ مین سات سو معزز مسلمان جمع تھے،
۲۶ دسمبر ۱۹۰۹ء	لکھنؤ	آل انڈیا شیعہ کانفرنس	جواز وقف علی الاولاد کا مسئلہ شیعون مین بلکہ اہل	

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
			اسلام مین مسلمہ ہی لیکن پریوی کونسل مین خلاف فیصلہ ہوگیا ہے لہذا یہ کانفرنس اِس مسئلہ کے جوازِ شرعی کا اظہار کرکے گورنمنٹ سے مستدعی ہی کہ آیندہ اس کی اصلاح فرمائی جاوے۔	
۱۳۔ اپریل سنہ ۱ء	ساندی ضلع ہردوئی	انجمن اسلامیہ	ہمکو اس مسئلہ مین اُس حدتک اتفاق ہی جہانتک ندوہ کو ہے،	
۱۴، اپریل سنہ ۱ء	کوہاٹ ضلع سرحدی	انجمن اسلامیہ	ندوۃ العلما اور مولوی شبلی صاحب اس مسئلہ کے متعلق جو کوششین کررہے ہین، اس کے شکریہ کا رزولیوشن منظور رہوا،	

تاریخ	مقام	نام انجمن ومجلس	رزولیوشن	کیفیت
۹، اپریل ۱۹۱۱ء	اعظم گڈھ	انجمن اصلاح المسلمین	یہ شریعت اسلام کا ایک اصول ہی کہ ایک مسلمان اپنی اولاد کے فائدے کے لیے وقف کر سکتا ہے،	اس رزولیوشن کی نقل پرائیوٹ سکریٹری لفٹنٹ گورنر بہادر کو بھیجی گئی،
۳۱ جولائی ۱۹۱۱ء	بمبئی	انجمن اسلام	وقف علی الاولاد کی تائید،	مسٹر فضل بھائی نے تائید مین تقریر کی
۵ جولائی ۱۹۱۱ء	سمن ضلع فرخ آباد،		وقف علی الاولاد ازروے شریعت اسلامیہ ایک ضروری مسئلہ ہے اور تمام اسلامی مذاہب کو اس سے اتفاق ہے مسٹر جنیا کے قانونِ وقف کے ساتھ اتفاق ہی، بہ ترمیمات پیش کردہ ندوۃ العلماء،	
۲۰، اگست ۱۹۱۱ء	امرتسر	انجمن اسلامیہ،	مسئلہ وقف علی الاولاد	

تاریخ	مقام	نام انجمن مجلس	رزولیوشن	کیفیت
			پر جو موریل آنریبل مسٹر جینا کی طرف سے پیش ہوا ہی انجمن اسلامیہ امرت سر اسکی تائید کرتی ہے اور ترمیمات پیش کردہ ندوہ سے اسکو اتفاق ہے،	
	دہلی،	اجلاس سالانہ آل انڈیا مسلم لیگ	وقف علی الاولاد کی تائید مین رزولیوشن پاس ہوا،	
یکم جولائی سنہ ۱۹۱۱ع	الموڑہ	انجمن تہذیب الاسلام	ندوۃ العلما سے استدعا کیجائے کہ ہم جمیع مسلمانان الموڑہ وقف علی الاولاد کو اپنا مذہبی مسئلہ سمجھتے ہین اور ملتجی ہین کہ گورنمنٹ عالیہ مسئلہ وقف کو منظور فرماکر داخل قانون کردے	

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
۹، اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	بریلی	انجمن اسلامیہ	انجمن کی راے مین وقف علی الاولاد شرعاً جایز ہے اور مسلمانونکو مسودۂ وقف پیش شدہ کونسل سے وہان تک اتفاق ہے جہان تک ندوۃ العلما کو ہے،	
۹ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء	بونگڑان ضلع لودھیانہ	مسلمانون کا ایک عام جلسہ ہوا،	مسئلہ وقف علی الاولاد ہماری شریعت کے مطابق ہے، مسودہ پیش شدہ کونسل سے ہمکو اتفاق ہے،	گورنمنٹ کو اسکی نقل بھیجی گئی،
۱۴، جولائی سنہ ۱۱ء	گوجرانوالہ	جامع مسجد مین عام جلسہ ہوا،	مسئلہ وقف علی الاولاد ہمارا شرعی مسئلہ ہے گورنمنٹ سے درخواست ہے کہ مسئلہ مذکور قانونی صورت مین لایا جاے،	گورنمنٹ مین اسکی نقل بھیجی گئی،

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
۱۸ جون سنہ ۱۹۱۱ء	چھپرامئو،	ایک عام جلسہ مسلمانون کا ہوا	وقف علی الاولاد شریعت اسلام کا ایک اہم مسئلہ ہے،	
۹ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	لکھنؤ،	قیصر باغ مین عام جلسہ ہوا	وقف اولاد ہمارا شرعی مسئلہ ہے،	راجہ صاحب محمود آباد پریسیڈنٹ تھے،
۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	مرادآباد،	کئی ہزار آدمیون کا مجمع ہوا	ایضاً	قاضی شوکت حسین محرک تھے،
اگست سنہ ۱۹۱۱ء	الہ آباد،	معزز بیرسٹران الہ آباد کا جلسہ ہوا	اس جلسہ مین قرار پایا کہ مسودہ قانون وقف کے متعلق اجمالاً یہ اظہار کیا جاے کہ ہم کو اصولاً اس سے اتفاق ہے،	
۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء	بنارس،	انجمن تہذیب الاخلاق بنارس	یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ وقف علی الاولاد بموجب شریعت اسلام صحیح ہے،	
ستمبر سنہ ۹ء	نواشہر،	انجمن فلاح قریش،	انجمن مین وقف اولاد کے کاغذات پڑھے گئے	

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
			وہ انجمن وقف علی الاولاد کی راے سے اتفاق کرتی ہے،	
اگست ۱۹۱۱ء	غازی پور،	معززین شہر کا ایک جلسہ ہوا	مسلمانان غازی پور کو قانون وقف سے اصولاً اتفاق ہے،	
اگست ۱۹۱۱ء	امرت سر،	انجمن اصلاح تمدن،	ہم مسودہ وقف اولاد کی تائید کرتے ہین،	
"	جھنگ،	انجمن خادم المسلمین،	وقف اولاد شرعی مسئلہ ہے اس لیے مسودہ وقف مع ترمیمات ندوۃ العلما پاس کیا جاے،	

ضمیمہ

اہل الراے اور مقننین کی رائین اور تحریرین،

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
۱۶ فروری ۱۹۱۱ء	نواب عماد الملک بلگرامی سابق ممبر انڈیا کونسل،	مسٹر گاڈلی کے نام مسئلہ وقف اولاد کے متعلق ایک مطول خط	یہ خط علیحدہ طبع ہو گیا ہے،

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
		ہے جس کے بعض فقرے یہ ہین "مسلمانان ہند کی قدیم شخصی اور رسمی قانون مین انگریزی ججون کی جانب سے اس جدید قاعدہ کا داخل کرنا ان اسباب مین سے ہے جو ممتاز اسلامی خاندانون کو رفتہ رفتہ نیست کر رہے ہین"	
سنہ ۱۹۰۵ء	مولوی سید امیر علی صاحب جج پریوے کونسل،	مسئلہ وقف علی الاولاد کے ثبوت مین ایک مضمون ہے جو سنہ ۱۹۰۵ء مین نائینٹین سنچری مین شایع ہوا، اور دوبارہ لاجرنل صفحہ ۱۵ مین چھاپا گیا،	
سنہ ۱۹۰۶ء	آنریبل جسٹس نایر،	یہ ایک مضمون ہے جو وقف علی الاولاد کے ثبوت مین کنٹری ریویو سنہ ۱۹۰۶ء مین شایع ہوا،	
سنہ ۱۹۰۸ء	خان بہادر مولوی محمد یوسف صاحب وکیل کلکتہ،	وقف علی الاولاد کے ثبوت مین ایک نہایت مفصل اور مدلل رسالہ انگریزی زبان مین لکھا،	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
	قاضی کبیر الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا بمبئی، جناب نواب صاحب ڈھاکہ	اس مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ انگریزی زبان مین لکھا اور شایع کیا، مولوی شمس الہدیٰ صاحب نے وقف علی الاولاد کو محدود کرکے ایک قانون پیش کیا تھا، اسپر گورنمنٹ نے رائین طلب کی تھین اس کی مخالفت مین نواب صاحب ڈھاکہ نے ۴۴ صفحہ کا ایک خط شایع کیا، جس کے اخیر مین لکھتے ہین "اس مسئلہ کے متعلق ہم جناب مولوی شبلی صاحب کی کوششون اور لیگ کی توجہ کو بہت کافی خیال کرتے ہین"	
۵ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء	شیخ صادق علی صاحب وزیر ریاست خیرپور سندھ اسسٹنٹ مجسٹریٹ،	کمشنر صاحب سندھ کے نام ایک چٹھی ۱۴ صفحون کی اس مسئلہ کے ثبوت مین لکھکر بھیجی، اسکی ایک نقل میرے نام بہ حیثیت سکرٹری انجمن وقف علی الاولاد بھیجی،	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
	جناب آنریبل سر راجہ علی محمد خان صاحب رئیس محمود آباد، ممبر وایسرائے کونسل،	ایک خط مین مجھکو لکھتے ہین، "واقعی معاملۂ وقف اولاد ایک نہایت ضروری مسئلہ ہے، سب سے پہلے اس مسئلہ کا دست با برکت سے انجام پانا بہت مناسب ہی"	
۲۴، اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء	جناب راجہ تصدق رسول خان صاحب رئیس جہانگیر آباد،	مجھکو ایک خط مین لکھتے ہین "مسئلہ وقف اولاد کے متعلق اخبارات مین مضامین دیکھے گئے، مگر ہمارے ہان کوئی فارم آنجناب کے ہان سے موصول نہین ہوا، اگر فارم آیا ہوتا تو تعمیل ارشاد مین کوشش کیجاتی"	
	خان بہادر مولوی محمد شفیع صاحب بیرسٹر سکرٹری مسلم لیگ پنجاب	ایک خط مین لکھتے ہین "میری قطعی راے ہے کہ فیصلہ پریوی کونسل شرع محمدی کے اصولون اور احکام کے برخلاف ہے"	
۲۷، اگست سنہ ۱۹۰۹ء	خان بہادر فضل ربی صاحب	ایک خط مین لکھتے ہین "وقف	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
	مرشد آباد،	علی الاولاد کے لیئے جو مجلس قایم ہوئی ہے، اسکی ممبری مین حقیر کو شامل کیا جاے"	
۲۵ اگست سنہ ۱۹۰۹ع	نواب مزمل اللہ خان رئیس علی گڈھ و جوائنٹ سکرٹری کالج علیگڈھ	مجلس وقف علی الاولاد کی ممبری کو اپنی عزت سمجھ کر قبول کرتا ہون، ایک سو روپیہ کی ناچیز رقم بطور چندہ عند الضرورۃ حاضر کرنے کا وعدہ کرتا ہون،	
۲۶ فروری سنہ ۱۹۱۰ع	سکرٹری صاحب انجمن اسلامیہ پنجاب،	ایک خط مین لکھتے ہین، "آنجناب سے مسئلہ وقف علی الاولاد کا ذکر بھی آیا تھا درحقیقت آپ نے اس امر مین جو کوششین فرمائی ہین ان سے قوم کو بڑا نفع پہنچنے کی توقع ہے، خدا کرے کہ آپ کی کوششین کامیاب ہون"	
۶ اگست سنہ ۱۹۱۱ع	خان بہادر مولوی محمد یوسف وکیل کلکتہ،	انڈر سکرٹری گورنمنٹ بنگال نے مولوی صاحب موصوف سے مسودہ قانون وقف پیش کردہ	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
		مسٹر جینا کے متعلق راے طلب کی تھی، اس کے جواب مین ۳۶ صفحہ کا ایک مدلل خط وقف کے ثبوت مین ہے، یہ چھاپکر شائع کیا گیا ہے،	
۲۳، اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	مولانا لطف اللہ صاحب مفتی ریاست رامپور،	مسٹر محمد قمر شاہ بیرسٹر جوڈیشل سکرٹری رام پور اسٹیٹ نے مفتی صاحب مذکور سے راے طلب کی تھی کہ مسودہ قانون وقف شرعاً صحیح ہے یا نہین، مفتی صاحب نے صحیح قرار دیکر اسکو مدلل کیا ہے	
	مولوی اسماعیل وکیل شاہجہان پور وسکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ شاہجہان پور،	صاحب کلکٹر شاہجہان پور نے مولوی صاحب موصوف سے مسودہ وقف پر راے طلب کی تھی، مولوی صاحب نے اصل قانون کو ضروری ثابت کر کے چند ترمیمین پیش کی ہین،	
۲۹، اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء	نواب صاحب سچین اسٹیٹ	ایک خط مین جو سکرٹری انجمن وقف	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
		کے نام ہی، لکھتے ہین، "جناب والا نے جو اسکیم وقف علی الاولاد کی تجویز فرمائی ہے، وہ مسلمانون کے قدیم خاندانون کے حق مین رحمت مجسم ہے،	یہ بہت بڑا خط ہی
			—
۱۹ مئی ۱۹۱۱ء	مولوی مقبول عالم صاحب وکیل بنارس،	صاحب کمشنر قسمت بنارس نے مولوی صاحب سے مسودہ قانون وقف پر راے طلب کی تھی مولوی صاحب نے قانون کی تائید کی، اور خفیف ترمیمات پیش کین،	اسکی نقل میرے پاس بھیجدی ہے
۱۲ جولائی ۱۹۱۱ء	مولوی ابن احمد صاحب بیرسٹر وسکرٹری پراونشل مسلم لیگ الہ آباد،	ایک خط مین سکرٹری انجمن وقف علی الاولاد کو لکھتے ہین، پراونشل مسلم لیگ آپ کی تائید مین عنقریب مموریل گورنمنٹ مین روانہ کرے گی،	
۳۰ اپریل ۱۹۱۱ء	حکیم اجمل خان حاذق الملک دہلی،	مجھکو ایک خط مین لکھتے ہین، "جس حد تک وقف اولاد کی	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
		تحریک پہونچ چکی ہے وہ خوشی کا باعث ہے،	
۲۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء	عبد القدوس بادشاہ صاحب، مدراس،	ایک خط مین لکھتے ہین، وقف علی الاولاد کا مسئلہ بہت بھاری کام ہے جس باب مین آپ کو معلوم کرایا ہون، اور آپ بھی اس کے لیے کوشش کر رہے ہین،	
	مولوی علی احمد شاہ صاحب بدایون پریسیڈنٹ انجمن اسلامیہ وسکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ،	ایک خط مین لکھتے ہین مسلمانان ضلع بدایون کی طرف سے مبارکباد کامیابی مسئلہ وقف علی الاولاد دیتا ہون اور یہ مسئلہ مسلمانونکا مسلم شرعی مسئلہ ہے،	

صیغہ وقف کی رپورٹ پڑھنے کے بعد مرزا ہادی صاحب عزیز نے اپنی وہ بیش بہا و پرتاثیر نظم سنائی جس کا بیچینی سے انتظار کیا جا رہا تھا، مرزا صاحب کی نظم اور پھر طرز ادا ایسی نہ تھی جو کسی دل پر اثر کئے بغیر رہسکتی وہ نظم مندرجہ ذیل ہے،

نظم مرزا ہادی صاحب عزیز لکھنوی

بیدرد سہی لیکن ہم تمکو رُلا دینگے
جو گھاؤ جگر مین ہے وہ آج دکھا دینگے

ارمان ہین نا واقف آئین محبت سے
ہم مدرسۂ دل مین اب درس وفا دینگے

اسباب جہالت کو تم جمع کئے جاؤ
اک نالۂ سوزان سے ہم آگ لگا دینگے

سمجھے تھے بنائینگے اکسیر خبر کیا تھی
خاکستر دل تجھکو اس طرح اُڑا دینگے

تم جمع کئے جاؤ دامن مین ان اشکون کو
ہر قطرہ سے ہم دل کی تصویر بنا دینگے

جو حرف غلط مجھکو سمجھے ہین سمجھنے دو
دیکھون مری ہستی کو کیونکر وہ مٹا دینگے

کیا اُنسے کرین شکوہ انداز تغافل کا
جب رو کے کہینگے کچھ وہ اور رُلا دینگے

کیا داد وفا لینگے غیرون سے ترے زخمی
پیراہن خونین کو کعبہ مین چڑھا دینگے

ہم چشم تغافل کو پھر قدح کرینگے اب
غفلت کے حجابونکو اک پل مین اُٹھا دینگے

گذری ہوئی دنیا کے اوراق ذرا اُلٹو
جو بات نہین تم مین وہ تمکو دکھا دینگے

اسلام کی وہ شوکت دیکھوگے اگر پھر تم
گذرے ہوے افسانے ہم یاد دلا دینگے

سرسام جہالت کی گرمی سے ہے سخت اُلجھن
بڑھتے ہوے پارہ کا زور آج گھٹا دینگے

اس جادۂ علمی پر ہمراہ چلے آؤ
رفتار زمانہ کی ہم تم کو سکھا دینگے

ہوگی عُلما کو جب پیکار مین سرگرمی
ہم داغ محبت سے وہ آگ دبا دینگے

ہو فلسفۂ مغرب یا فلسفۂ مشرق
دریا کی ہم ان دونون دھارونکو ملا دینگے

تمنے جسے دامن سے غفلت کے بجھایا تھا
پھر مجلس علمی مین وہ شمع جلا دینگے

آرائش رُوحانی منظور اگر ہو گی
تعلیم کے آئینے محفل مین لگا دینگے

"پیدا تو کرو دل مین تم ذوق خود آرائی"
"پھر زیب تمھین دیگی خود بینی و خود آرائی"

اے جذبۂ روحانی اے نفس ہیولانی ۔۔ وہ نقش بٹھا دل پر جو ہو نہ کبھی فانی

دنیا کی ہر اک طاقت مغلوب ہوئی جس سے ۔۔ تعلیم کی قوت ہے وہ قوتِ روحانی

غالب ہے یہی عنصر دنیا کے عناصر پر ۔۔ باقی ہے یہی جوہر اعراض ہین سب فانی

مبدے کی طرف اپنے مڑ کر تو ذرا دیکھو ۔۔ آئیگا نظر تمکو اک جلوۂ عرفانی

تاریخ کے صفحون پر ڈالو نظرِ غائر ۔۔ کردار سے پھر اپنے شاید ہو پشیمانی

تم جسکے موید ہو وہ دل ہے سراسیمہ ۔۔ تم جسکے مقلد ہو وہ عقل ہے دیوانی

اسلام کی یہ حالت دیکھی نہین جاتی ہے ۔۔ اس خانۂ ویران کی اللہ رے ویرانی

اب گورِ غریبان کے ذرّون مین چمکتے ہین ۔۔ جو علم دکھاتے تھے سینون مین درخشانی

افسوس نہین تم مین کوئی کشش ایسی بھی ۔۔ اور خاک کے پردون مین یہ جذبۂ پنہانی

یہ جذر و مد آئینہ ہے جہل مرکب کا ۔۔ ہٹتے گئے مرکز سے بڑھتی گئی نادانی

آثار قدیمہ پر کب تک یہ تمھین نازش ۔۔ اسلاف کی عزت پر کب تک یہ رجز خوانی

کچھ تم بھی کرو کچھ تم بھی کرو محنت ۔۔ ناکارہ بنا دیگا یہ ذوق تن آسانی

معلوم بھی ہے تمکو کیا علت ہستی ہے؟ ۔۔ مقصود نہین اس سے آرایش جسمانی

کیا ہو گیا یہ تمکو کیون مر گئے سب جذبے ۔۔ وہ جوش، نہ ہے باقی وہ حالتِ وجدانی

ہر علم مین ہر فن مین ہو سکتے تھے مایہ ۔۔ ہے تمکو پسندیدہ یہ بے سروسامانی

اے قوم کے نوخیزو اب کسکی ضرورت ہے ۔۔ ہین معتمدِ ندوہ جب شبلی نعمانی

پھر کیون نہین کرتے ہو تسخیر علوم اب تم ۔۔ ہاتھون مین تمھارے ہے جب نقش سلیمانی

اے دین کے ہمدردو دنیا ہی مین رہنا ہے ۔۔ حاصل کرو اسکو بھی تا قوت امکانی

تقریرِ گل افشان کو پہلو مین سنو آکر ۔۔ ہین دامن ندوہ مین جو پھول چنو آکر

اِس نظم کے ختم ہونے کے بعد نمازظہر کے لیے جلسہ برخاست کیا گیا اور تمام حاضرین محظوظ ہو کے تشریف لے گئے۔

اجلاس چہارم

تین ہی بجے سے تمام اصحاب نے تشریف لاکر ہال کو بھر دیا، آدھ گھنٹہ کے بعد صدر انجمن صاحب تشریف لائے اور کارروائی شروع ہوئی، سب سے پہلے مولوی سید سلیمان صاحب مدرس دار العلوم کو موقع دیا گیا کہ وہ اپنی بیش بہا کتاب الدلیل الی المعرب والدخیل کو جو حسب تجویز نمبر ۲ منظور کردہ اجلاس دوازدہم ندوۃ العلما انھوں نے تیار کی ہے پیش کریں۔

مولوی صاحب ممدوح نے ایک مختصر اور موزون تقریر کے ساتھ اس لغت کو پیش کیا اور خاص جلسہ نے مولوی صاحب ممدوح کی اس خدمت شاقہ کو دلی اعتراف اور بیحد مسرت کے ساتھ قبول کیا

اس کے بعد ایک نہایت اہم اور ضروری تجویز پیش ہوئی جسکا منشا یہ تھا کہ یہ چونکہ حضور نظام کی ریاست مین خطیبون اور امامون کے لیے منجانب ریاست جاگیرین مقرر ہین اور اکثر انمین بالکل جاہل ہین اسلیے جلسۂ ندوۃ العلما کو گورنمنٹ نظام سے درخواست کرنی چاہیے کہ خطیبون اور امامون کے لیے تعلیم لازمی کردے مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے اس تجویز کو پیش کرتے ہوے نہایت عمدہ و موثر تقریر فرمائی، افسوس ہے کہ وہ تقریر قلمبند نہین ہوسکی مگر ضروری خلاصہ اُسکا یہ تھا" مذہبی حیثیت سے تو اس تجویز کی ضرورت مین کلام نہین، فقہ کی روسے علم امامت کے لیے ضروری شرط ہے لیکن دنیوی حیثیت سے بھی اُسکی اہمیت کا انکار نہین کیا جاسکتا۔

آج کل قومی تنزل کے دور کرنے کیلئے مختلف تدبیرین کی گئین لیکن واقعہ یہ ہے کہ قومی بہبود کے مسائل جس سرعت کے ساتھ امامون اور خطیبون کے ذریعے سے پھیل سکتے ہین کسی دوسرے ذریعہ سے نہین پھیل سکتے۔ خطیب یا امام ہمیشہ ایک جماعت کو اپنے ساتھ رکھتا ہے جو پنجوقتہ اُسکے پیش نظر رہتی ہے، اس جماعت مین غریب، امیر، رذیل، شریف، غرض ہر طبقے کے لوگ ہوتے ہین اس بناپر ان مسائل کو ہر خطیب نہایت آسانی کے ساتھ قوم کے ہر طبقے مین پھیلا سکتا ہے لیکن اس گروہ کی جہالت سے نتیجہ بالکل برعکس نظر آتا ہے" مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری نے ایک مختصر تقریر کے ساتھ اس کی تائید کی اور آپ کے بعد مولانا عبدالباسط صاحب صاحبزادۂ ملا عبدالقیوم صاحب مرحوم کھڑے ہوے اور ایک مختصر اور پر دلائل تقریر

کی تائید مزید کی جس مین آپ نے یہ بھی فرمایا کہ گورنمنٹ نظام نے خود ہی
اپنی ریاست کے خطیبون اور امامون کے لیے مذہبی تعلیم لازمی کر دی ہے مگر
اہلکارون کی بے توجہی سے ابتک عملدرآمد نہین شروع کیا گیا اس لیے بجاے
اسکے کہ گورنمنٹ نظام سے تعلیم کے لازمی کرنے کی درخواست کیجاے اسکی
درخواست کرنی چاہیے کہ مجوزہ اسکیم پر عملدرآمد شروع کیا جائے۔

اس ترمیم کی تائید مولانا میر عبد الکریم صاحب مدرس دار العلوم نے
فرمائی اس لیے رزولیوشن مین ترمیم کی گئی اور ان الفاظ کے ساتھ پیش کیا گیا۔

"یہ جلسہ گورنمنٹ عالیہ نظام حال کے اس سرکلر کے جو قاضیون"
"خطیبون اور امامون کے لئے مذہبی تعلیم لازم کر دینے کے متعلق"
"نافذ فرمایا گیا ہے دل سے قدر کرتا ہے اور یہ درخواست کرتا ہے کہ"
"انکا نصاب تعلیم اور انتظام فرمایا جاے۔"

اس کے بعد پروگرام کی ترتیب کے لحاظ سے مولوی حبیب الرحمان
خان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور ندوۃ العلما کے اغراض
و مقاصد پر تقریر کرنے والے تھے لیکن وقت ختم ہو چکا تھا اسلیے وہ دوسرے
دن کے لیے اٹھا رکھی گئی اور اجلاس چہارم اس اہم تجویز پر ختم ہوا۔

اجلاس عام

اس بات کا اعلان کیا گیا تھا کہ بعد مغرب مولانا ابو الکلام صاحب آزاد فضائل و کمالات سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرما کر حاضرین کو محظوظ ہونے کا موقع دینگے لیکن سرعت کے ساتھ بے دینی کے سیلاب کا اُمڈا چلا آنا اور کثرت سے خیالہائے شکوک وشبہات کا نمودار ہو ہو کر قلوب کے تکدر کا باعث بننا اس بات کا مقتضی تھا کہ اسے روکا جاوے اور ان شبہات کا ازالہ کیا جائے۔

پنجاب کے مشہور اسپیکر خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے وکیل چیف کورٹ بھی اس جلسہ مین تشریف لائے تھے اور پروگرام مین اور اہم تجاویز کی وجہ سے آپ کے لکچر کے لیے وقت نہ نکل سکا تھا اسلیے مولانا ابو الکلام آزاد نے آپ کی ضروری تقریر کو اپنی تقریر پر ترجیح دی۔

بعد مغرب خواجہ صاحب ممدوح اسٹیج پر تشریف لائے اور آپ نے تقریباً تین گھنٹہ تک فضائل اسلام پر ایک بسیط تقریر فرمائی، خواجہ صاحب کا طرز استدلال جدید معلومات کو قران کریم کے ساتھ مطابقت دینا اور اسلام کی افضلیت کو غیر مذاہب کے مقابلے پر بغیر کسی قسم کی دل آزاری کے جدید طریقون سے ثابت کرنا ایسا تھا کہ بغیر موثر و مفید ہوے اور بغیر زنگ آلودہ دلون کو صیقل کیے رہ سکتا، تمام حاضرین نے محویت کے ساتھ تقریر سُنی، تقریباً گیارہ بجے تقریر ختم ہوئی۔

اجلاس پنجم

سب کارروائیون سے پہلے حسب قاعدہ قرآن مجید کی تلاوت کی گئی اسکے بعد خان بہادر سید جعفر حسین صاحب نے اعلان کیا کہ کل کے چندہ کی مقدار گیارہ ہزار روپیہ تک پہنچ چکی ہے اور رغبت دلائی کہ چندۂ موعودہ کو ادا کرنا چاہیے اور یہ بھی بیان کیا کہ چندہ جمع کرنے کو فوراً دورہ شروع کیا جائے اور سب سے پہلے اضلاع اودہ و گورکھپور و پٹنہ وغیرہ کا دورہ ہوگا۔

بدقسمتی سے امسال ندوۃ العلما کے چند معزز ممبرون نے وفات پائی تھی جسطرح اونھون نے قومی خدمات کو انجام دیا اور ایثار کا نیا نمونہ پیش کیا جو صرف قرون اولی مین مل سکتا ہے وہ ندوہ کو اس پر مجبور کرتا تھا کہ یہ جلسہ دنکے احسانات کو دہرا کر اون کے لیے دعاے مغفرت کرے اور اون پس ماندون سے تعزیت ادا کرے۔

مولانا خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری نے نہایت رقت قلب کے ساتھ اس تجویز کی تحریک کی اور جناب مولانا مسیح الزمان خان صاحب مرحوم، جناب خان بہادر حاجی قادر بخش صاحب مرحوم، جناب قاضی علی احمد صاحب بدایونی مرحوم، جناب مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم،

جناب حکیم حاجی عبدالعزیز صاحب مرحوم کے لیے نہایت خضوع وخشوع سے دعاے مغفرت کی گئی اور اون کے پس ماندون سے تعزیت ادا کی گئی،

تجویز یازدہم

اسکے بعد نہایت اہم رزولیوشن پیش ہوا یعنی ملک معظم نے ازراہ مہربانی جو تعلیمی عطیہ پچاس لاکھ روپیہ کا مرحمت فرمایا ہے اوسکا تعلق تمام ملک کے ساتھ ہے اس لیے مستند عربی مدارس کو بھی اوسمین حصہ ملنا چاہیئے۔

مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی نے ایک مختصر مگر پرزور تقریر مین گورنمنٹ سے اسکے لیے درخواست کرتے ہوے تجویز بالا کی ان الفاظ کے ساتھ تحریک کی

"مجلس ندوۃ العلما گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہی کہ شاہنشاہی عطیہ پچاس لاکھ روپے مین سے عربی مستند مدارس کو بھی حصہ ملنا چاہیے"

شمس العلما مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی اور خان بہادر شمس العلما مولوی ابوالخیر صاحب نے اسکی تائید کی اور یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

خان بہادر شمس العلما مولوی ابوالخیر صاحب نے تائید کرتے ہوے چندہ کی رغبت دلائی اور آیہ "ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ" تلاوت کر کے دیر تک وعظ فرماتے رہے، اسکے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب معتمد صیغۂ مال نے ندوۃ العلما اور دارالعلوم کے جمع خرچ پیش کیے اور نہایت اطمینان کے ساتھ سُنے گئے،

(نوٹ) جمع خرچ و گوشوارہ حسابات ندوۃ العلما رپورٹ ہذا کے آخر مین ملاحظہ ہون،

اسکے بعد مولوی حبیب الرحمان خانصاحب شروانی نے جمع خرچ پر ریمارک

فرماتے ہوئے نہایت مفید و بسیط تقریر فرمائی اور یہ ظاہر کیا کہ مسلمانون مین فیاضی، غیرت اور جوش موجود ہی مگر وہ مجبور ہین دے نہین سکتے اونکے مصارف بڑھے ہوئے ہین لہذا اسکا عین علاج کی بنیاد یہ ہے کہ مسلمان اعتدال اور میانہ روی اختیار کرین ۔

افسوس ہے کہ ہم ایسی مفید تقریر کو قلمبند نہ کر سکے اسلیے درج کرنے سے معذور ہین ۔

اشاعۃ اسلام ایسا ضروری صیغہ جو ندوۃ العلما کے اہم مقاصد مین داخل بھی ہے ایسے موقع پر کیونکر فراموش کیا جا سکتا تھا چونکہ وقت کافی بچ گیا تھا اسلیے شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس مبحث پر ایک مبسوط و موثر تقریر فرمائی اور اوسکے متعلق خاص خاص تجویزون کو ذکر کیا اور اوسکی مثالین پیش کین ۔

مولانا ممدوح کی یہ تقریر جسکا لفظ لفظ اثر مین ڈوبا ہوا تھا حاضرین کے دل مین چٹکیان لے رہی تھی اور اون کی اندرونی تاثیر کو امداد کی صورت مین ظاہر کر رہی تھی ۔

یہ حالت دیکھکر مولانا نے فرمایا کہ مدعا جو ظاہر ہے اور فوری اثر جو مسلمانون کا خاصہ ہے مین اسکا قائل نہین بلکہ آپ لوگ یہان سے جانے کے بعد اس اثر اور تحریک کو جاری کرین تو وہ قابل قدر اور اسلام کی سچی خدمت ہی وہ تقریر حسب ذیل ہے ۔

نوٹ، چونکہ مولانا ممدوح کی یہ تقریر بھی مختصر نویسون کے ذریعہ سے ملی ہی اس لیے اسمین وہ قوت اور زور نہین ہے جو مولانا ممدوح کے بیان مین تھا ۔

تقریر شمس العلما مولانا شبلی صاحب نعمانی

حضرات مین نے اسلام کی تاریخ جہانتک مجھ سے ہو سکا نہایت غور و فکر کے ساتھ پڑھی ہے مین تیرہ سو برس کی وسیع مدت کا ایک حد تک واقف کار ہون، کہ تمام ممالک اسلامیہ مین

مسلمانون کی حالتین مختلف زمانون مین مختلف سلطنتون مین مختلف دورون مین کیا رہی ہین، مگر مین آپ کو صحیح شہادت دیتا ہون، کہ مجھکو نہین معلوم ہے کہ مسلمانون پر کوئی وقت اور کوئی زمانہ آج سے زیادہ مشکل شاق اور آج سے زیادہ تباہ کنندہ گذرا ہے مجھکو معلوم ہے کہ ایک زمانہ ایسا مسلمانون پر گذرا ہے چھٹی اور ساتوین صدی مین جبکہ تاتاری اوٹھے اور وہ ایک طرف سے پائمال کرتے ہوے شام تک پہونچ گئے" مورخون کا یہ بیان ہے کہ نوے لاکھ مسلمان قتل کردیے گئے اور پیوند خاک کردیے گئے" ایسا سخت زمانہ بھی گذرا ہے سیکڑون سلطنتین تباہ ہوئین، سیکڑون خاندان برباد ہوگئے، بغداد جو کہ ام دین اور تمام دنیا کے مسلمان جسکو بنت العرب کہتے تھے اوسکی یہ کیفیت ہوگئی کہ جو لوگ سفر مین گئے ہوے تھے جب وہ واپس آئے تو اونکو اپنا محلہ نہین ملتا تھا تو گھرون کا کیا ذکر ہے" یہ حالت گذری ہے ایسا زمانہ تھا جبکہ شیخ سعدیؒ کو یہ کہنا پڑا کہ ؎

ای محمد گر قیامت سر برون آری زخاک　　سر برون آرد قیامت درمیان خلق بین

خون فرزندان احمد مصطفےٰ شد ریختہ

ایک حالت گذری ہی مگر مین اس حالت کو بھی آجکی حالت سے آسان تر اور سہلتر سمجھتا ہون، اسلیے کہ اون پر تو فقط ایک ملکی مصیبت تھی، مذہب پر اخلاق پر قوم کی معاشرت پر کوئی حملہ نہین تھا کوئی صدمہ نہین تھا" تاتاری کسی مسلمان سے یہ نہین کہتے تھے کہ تم اپنے عقائد اسلام سے برگشت ہوجاؤ، اور کوئی ایسی ترغیبین تاتاری نہین دیتے تھے کہ جس سے مسلمانون کے مذہبی اعتقادات و مذہبی خیالات مین کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو، چنانچہ اسکا یہ اثر پیدا ہوا کہ خود وہی ہلاکو خان کہ جو برباد کنندہٗ دین اسلام تھا اوسکا پوتا مسلمان ہوگیا اور اسلام لایا" اسکی وجہ یہ تھی کہ بجز ملکی حالات کے مذہب سے اونکو کوئی غرض نہ تھی" مذہبی معاملات مین وہ نہایت فیاضی سے مسلمانون کو دخل دیتے تھے یہانتک کہ اون کے واعظ اور علما جو دربار مین داخل تھے اون سے وہ وعظ اور پند

سنتے تھے محقق طوسی جو باعث فخر ہی بلحاظ اپنے علم کے اور کمالات کے وہ وزیر تھا ہلاکو خان کا،
اس سے آپ قیاس کر سکتے ہین کہ یہ مصیبت یکطرفہ تھی مگر آج کل مسلمانون کی کیا حالت ہی کونسا
پہلو ہے جس طرف سے زد نہین ہے، وار نہین ہے ان سب کی تفصیل کرنیکا موقع نہین ہے
مسلمانون کی پولیٹیکل حالت کیا ہی؟ اسکو جانے دیجیے، مسلمانون کی تعلیمی حالت کا تناسب کیا ہی
جسکے لیے یونیورسٹی قائم ہو رہی ہی یہ بھی ایک ضروری چیز ہے لیکن خیر سوال یہ ہی کہ یا تو یہ حالت
تھی کہ یَدْخُلُونَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا یا اب اسکے مقابلے مین کیا لفظ سننے مین آتے ہین کہ ہندستان
مین (آپ لوگون کے کبھی کبھی بطور خفیف آواز کے جو کانون مین بھنک کیطرح پڑ جاتی ہی) فلان
مقام پر تو مسلم مائل بارتداد کر دیے گئے، یا مرتد کر دیے گئے، آپ یہ کہکر اپنی تسلی کر لیتے ہین کہ وہ پہلی ہی
سے ایسے تھے، یہ اتفاق کی بات ہے کسی لالچ سے کسی طمع سے کسی حرص سے دین قبول کر لیا ہوگا
لیکن حضرات جیسا کچھ آجکل کئی مہینون کی خط وکتابت سے معلوم ہوا ہی اشتہارات دینے
کے بعد جو تحریرات جا بجا سے آئی ہین اور جو کیفیتین محقق طور سے معلوم ہوئین جو ایجنٹ وسفیرون کے
بھیجنے سے دریافت کی گئین، خاص ایک شخص حسن شاہ مقرر کرکے بھیجا گیا؟ اونھون نے بہت سے
مقامات مین جاکر خود دیکھا تو ایسی حیرت انگیز باتین معلوم ہوئی ہین کہ جسکی بنا پر مین نہین سمجھتا کہ اگر
تمام مسلمان قوت متفقہ سے متحد نہ ہونگے تو کیا ہونا ہے، حضرات اس بات کی شکایت کرنا نہایت عبث
ہے میرے نزدیک یہ بالکل بدنصیبی کی بات ہی کہ ہم آپ یہ شکایت کیا کرین کہ ہمارا فریق ثانی خواہ
ہندو یا پارسی ہون خواہ مجوسی یا کوئی ہون کیون ہمکو ترغیب دیتے ہین، نعوذ باللہ اسلام سے
مرتد ہو جانیکی، کیون ہندو بنانا چاہتے ہین کیون عیسائی بنانا چاہتے ہین ہر گز دنیا میدان مسابقت
اور کشمکش ہے میدان رزم ہے اسمین آپ کسکو روک سکتے ہین، فرض کیجیے کہ ایک خاندان کے دو
لڑکے ہین اونمین آپسمین رشتہ اتحاد وارتباط ہی دونون گریجویٹ ہین، ایک عہدہ ڈپٹی کلکٹری کا خالی ہو

تو کیا دونون اوسکے حاصل کرنیکی کوشش نہ کرینگے؟ کیا ایک یہ چاہیگا کہ مین فیل ہوجاؤن اور
اور میرا بھائی پاس ہوجاوے اور نوکر ہوجاوے نہین بلکہ دونون برابر درجہ کی قوت صرف کرینگے
اور کوشش کرینگے اور دونون حقیقتاً یہ چاہینگے کہ میرا بھائی کامیاب نہو اور مین ہوجاؤن،
کیا یہ کسی قسم کی بدنفسی ہی یہ دنیا کی حالت ہی فطرت انسانی ہی کہ اپنے مقصد کے حاصل کرنیکے لیے
جتنی تدبیرین ممکن ہون وہ کرے، اس لیے ہمارے مخالف اور ہمارے فریق ثانی بہت یہ کچھ
کوشش کررہے ہین تو ہمکو یہ اعتراض نہ کرنا چاہیے کہ وہ کیون کرتے ہین اونکی شرارت ہے یا
خدانخواستہ اونکی خباثت ہی، یہ نہین ہے بلکہ ہمکو خود یہ دیکھنا ہے کہ ہم بجاے خود بھی ایسی ہی
کوشش کرتے ہین یا نہین اگر نہین کرینگے تو یہ میدان مسابقت ہی آمین ہم ہار جائینگے۔
حضرات حالت یہ ہے کہ ہم تو فخر و ناز کرتے ہین علیگڈہ کالج پر، ہم فخر و ناز کرتے ہین دیوبند پر،
ہم فخر و ناز کرتے ہین ندوۃ العلما پر، لیکن مین آپ کے سامنے ایک مختصر سی چیز کا جسنے کبھی اپنا
نقارہ فخر نہین بجایا ہی اوسکی حالت بیان کرتا ہون کیا کوئی ایسی مثال تمام دنیا مین اسوقت موجود
ہے کوئی دکھا سکتا ہی مین آپ کے سامنے ایک خاص بات پیش کرتا ہون کہ ہمارے جتنے کام
اس وقت تمام ہندوستان مین ہین اون سب کے ہم نقارہ نواز ہین ثنای خود بخود گفتن نمی زیبد
اگر ندوہ ہی تو ہم کو اپنے ندوہ کے متعلق ندوہ مین لکھنا پڑتا ہے کہ یہ ایسی چیز ہے ویسی چیز ہی،
رپورٹمین ہین روداد ین ہین اگر علیگڈہ ہی تو اوسکی ہرسال یہی نقارہ نوازی کیجاتی ہے،
کانفرنسون کے ذریعہ سے لوگون کے ذریعہ سے مگر وہ لوگ بھی آج ہین اس دنیا مین اونکی
طرف کو دیکھنا چاہیے کہ سب کچھ کررہے ہین مگر اونکے حالات اونکی کوششین اونکی جد و جہد اونکی
زبان سے سننے مین نہین آتی بلکہ زمین و آسمان بولتے ہین، مجکو گروکل کا قصہ اسوقت بیان
کرنا ہے، کہنا پڑتا ہے کہ گروکل کے حالات کسی ہندو کے لکھے ہوے مجھے نہین ملے، مین نے

گروکل کے حالات اوسکے بانیون سے سنے ہین نہ تحریرون سے اور نہ زبانی، بلکہ اون
مسلمانون سے جو وہان گئے ہین، اون انگریزون سے جنھون نے وہان جاکر قیام کیا ہی
پانچ پانچ اور چھہ چھہ دن وہان رہے ہین اونھون نے پانیر مین اسپر متعدد آرٹیکل لکھے ہین اونسے
سُنے ہین اور معلوم کیے ہین، وہ یہ حالات ہین، یہان تو یہ حالت ہی کہ اگر ہم کسی غریب آدمی
کو عربی پڑھوانا چاہین تو ضرور ہی کہ ہم اوسکو وظیفہ دین، اسکالرشپ دین، اگر کسی کو ہم انگریزی
پڑھوانا چاہین تو گو ہم اوسکی دنیاوی معاش کے لیے بندوبست کررہے ہین، لیکن ہمکو ضرورت
ہے کہ ہم اوسکو رشوتین دین وظیفہ اور اسکالرشپ دین، رشوتین بھی چھوٹی نہین دس دس بیس بیس
اور چالیس چالیس روپیہ کی، برادران اسلام سوال یہ ہی کہ اگر آپ مین سے کوئی ایسا مدرسہ قائم کری
جسکی مین ابھی اسوقت تشریح کرتا ہون تو آپ مجھکو بتائیے کہ تمام ہندوستان مین سے ایک شخص
بھی ایسا ہی جو ایسی تعلیم کے لیے مستعد ہو اور ایسے مدرسہ مین جانے کیلیئے طیار ہو یعنی گروکل
جو چیز ہے اوسنے اپنے مقاصد اپنے اصول اور اپنے رول یہ قرار دیے ہین کہ یہ ایک درسگاہ ہم
بناتے ہین جسمین وہ بچے لیے جائینگے جنکی عمر شاید آٹھ برس کی ہو ایسے بچے اسمین داخل کیے جائینگے
شرط یہ ہوگی کہ چوبیس برس کی عمر تک وہ گھرون پر جانے نہ پائین فقط وہان تعلیم پائین اور کسی
مشغلہ مین نہ پڑینگے، ۲۴ - ۲۵ برس تک کی عمر کا جو زمانہ ہی نوکری کرنے کا جسکے بعد سرکاری نوکری
نہین ملتی اس زمانے کو گویا وہ کھودینگے مقصد یہ ہے کہ وہ ناکارہ ہوجائین اور سرکاری ملازمت
کی ترغیب کا ذرا بھی موقعہ باقی نہ رہے، اونکو وہان پر زندگی کیونکر بسر کرنی ہوگی، یون کہ ایک لکڑی کا
تختہ سونے کو ملیگا، پلنگ نہین چارپائی نہین گدا نہین، کمبل اوڑھنے کے لیے، پاؤن یا تو ننگے
یا کھڑاؤن پہننے کیلیے ملینگی، یہ تو اونکی حالت ہوگی، لذائذ اطعمہ جو ہمارے یہان سب سے بڑی چیز
کالج مین بھی اور ہمارے غریب جھونپڑے (یعنی ندوہ) مین بھی رات دن رہتی ہی وہ یہ ہے کہ

آج قورمے کا مزہ ذرا اُترا ہوا تھا پلاؤ کا رنگ اچھا نہین تھا زعفران کم تھی طلبہ کی شکایت
ہے کہ آج قورمہ مین کساؤ کم تھا، مگر اونکو سیدھا سادہ بالکل غریبا مئو کھانے دیے جائینگے، مگر
یہ کن کے لڑکے ہین آپکو یہ خیال ہوگا کہ سڑک پر پڑے ہوے بچے چُن لیے گئے ہونگے، اُن کو
تو اتنا بھی غنیمت ہے مگر یہ وہ لڑکے ہین جنکے والدین مصارف کے لیے ۲۵ روپیہ ماہوار دیتے ہین،
۲۵ روپیہ ماہوار فیس ہے ایسی سخت زندگی سے رہنے کے لیے ایسی مصیبت سے بسر کرنیکے
لیے اونکے والدین ۲۵ روپیہ ماہوار اپنے گھر بیٹھے بھیجتے ہین، ۳۰۰ لڑکے تعلیم پارہے ہین اور
اونمین سے ایک بھی ایسا نہین ہے کہ جو مفلس ہو جسکو وہ اسکالرشپ دیتے ہون یا رشوت
دیکر پڑہاتے ہین، پچیس روپیہ بھی دیے جائین کمبل اوڑہنے کے لیے، فرش خاک سونے کو،
کھانے کے لیے ایسی سادی غذا جسپر ہم مسلمان مشکل سے راضی ہونگے، کام اونکا کیا ؟
تعلیم وہ کیا پاتے ہین؟ اونکی تعلیم یہ ہے کہ ایک طرف تو نہایت اعلیٰ درجہ کی سنسکرت اور وید اور اُن کے
جو علوم دینی ہین اونکی تکمیل، مگر معاف کیجیگا، ہم لوگونکی طرح نہین کہ اتنے بڑے محقق بنے بیٹھے
ہین پوچھو کہ حضرت ایک حرف انگریزی بھی پڑہ سکتے ہو تو جواب ندارد، جب مین ٹرکی سے واپس
آرہا تھا اتفاق سے گھر مین علالت تھی، ایک رات کو بارہ بجے تار آیا مین نے اوسکو کھولا،
دل مین دبدہا پیدا ہوا کہ کیا واقعہ ہے خدا جانے کیسا تار ہے خیر مین دوڑا ہوا سر سید مرحوم کے
نواسے کے پاس گیا اونھون نے پڑھکر سنایا کہ یہ تار نواب علی حسن خانصاحب نے بھوپال سے
بھیجا ہے وہ آپکو ٹرکی سے بخیر واپس آنے پر مبارکباد دیتے ہین، یہ حال ہم مولوی صاحبان کا
ہے، اور اونکو دیکھیے کہ سنسکرت مین تو یہ کمال اور اپنے مذہب کی پوری واقفیت اوسکے ساتھ بھی
انگریزی مین نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم، اس حد تک کہ نیلپ جسنے پانیر مین ایک بڑا آرٹیکل لکھا ہے
کہتا ہے کہ مین نے وہان کے لڑکون کو جا کے دیکھا کہ انٹرنس کلاس مین جو لڑکے پڑھتے ہین وہ

انگریزی مین سرکاری کالجون کے بی۔اے۔کی برابری کرتے ہین، آلات سائنس تمام جمع کیے گئے ہین، بڑے بڑے لائق اور اعلیٰ درجہ کے پروفیسراون کو موجودہ علوم و فنون سکھاتے ہین اور سائنس کی تعلیم دیتے ہین اور اوسکے ساتھ ریاضت محنت اور جفاکشی اونکو سکھلائی جاتی ہے، اونکو دو وقت تالاب مین نہلایا جاتا ہے اور اونکو میلون دوڑایا جاتا ہے اور اونکو مجاہدین بنایا جاتا ہے، کام اونکا کیا ہوگا؟ کام اونکا یہ ہوگا کہ نہ وہ سول سروس مین جگہ تلاش کرینگے، نہ وہ ہائیکورٹ کی ججی کے متوقع ہونگے، نہ وہ کچہریون مین جاکے خاک چھانینگے، نہ وہ بیٹھکر ممبر پر وعظ کرینگے، بلکہ اون کا کام یہ ہوگا کہ گلے مین کفنی ڈالے ہوے ادنیٰ درجہ کے دیہاتون مین جاکر جہان زندگی بسر کرنا سخت مشکل ہے وہان چنے چبا چبا کر بسر کرینگے اور اپنے مذہب کو پھیلائینگے اور نعوذ باللہ مسلمانون کو ہندو بنائینگے، یہ اونکا مقصد ہے اسکے اوپر ایک طرف تو ہماری فیلنگ یہ پیدا ہوتی ہے کہ ہماری ترقی ہو، دوسری طرف جب ہم دیکھتے ہین کہ ایک شخص سرندر ناتھ یا مدن موہن مالوی اپنی قوم کے لیے کام کر رہا ہے تو ہم اوسکی تحقیر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ کیون ایسا کر رہا ہے اور مسلمانون کو نقصان پہونچا رہا ہے؟ بلکہ ہمکو داد دینی چاہیے کہ اوسکا جو فرض تھا اپنی قوم کے لیے اوسکو وہ ادا کر رہا ہے اب اوسکے مقابلہ مین ہمکو کیا کرنا چاہیے؟ اونکی (یعنی ہندوونکی) تو مختلف شاخین قائم ہو چکی ہین مختلف شدہی سبھائین قائم ہو چکی ہین کیفیت یہ ہے کہ مین نے ابھی کسی اخبار مین یہ اشتہار چھپوایا ہی نہین بھیجا ہی لیکن باین ہمہ مسلم گزٹ نے اسکے پروف کو غلطی سے چھاپ دیا، اوسکا یہ اثر ہوا کہ فوراً آریہ مسافر مین اور پرکاش مین اپیل کیگئی کہ او ہو مسلمان غضب ڈھائے دیتے ہین ہماری شدہی کو روکے دیتے ہین، ہم جو نو مسلمون کو شدہ کرنا چاہتے ہین اوسکو روکے دیتے ہین، لہذا ہمکو فوراً قوت کے ساتھ آمادہ ہو جانا

چاہیئے اور اس مہینے مین ہمکو دس ہزار روپیہ جمع کر دینا چاہیے جہان ایک واعظ مسلمانون
کا جائے وہان ہمکو دو بھیجنے چاہئین، یہ اعلان چار اخبارون مین جو یہان آتے ہین آریہ مسافر،
ارجن، پرکاش، اور لیڈر مین مین نے دیکھا تھا، یہان تو کچھ بھی نہین ہوا اور وہان یہ طیاریان
ہوگئی ہین، اوسکی ایک شاخ فرخ آباد مین قائم ہوئی ہے، مجھسے خود ایک وہان کے تحصیلدار
نے بیان کیا تھا کہ مین نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ وہان کے نصاب تعلیم مین قرآن مجید کی تفسیر حسینی
داخل ہی، کیا کسی نیک نیتی سے کیا اس لیے کہ قرآن مجید سے کوئی فائدہ حاصل کرین، کیا
اسلیے کہ ہدایت لینا چاہیئے، کیا مقصد تفسیر حسینی کے رکھنے سے مگر اسکے مقابلہ مین مسلمانون مین
کیا ہے پورا سناٹا، پورا سناٹا، یا اگر مقابلہ کیا جاتا ہی تو اس طرحسے کہ توپ کے مقابلہ مین کھیان،
یا اگر مقابلہ کیلیے آمادہ ہوتے ہین تو ایسی صورت سے اور ایسی بے ترتیبی سے کہ کچھ بھی اثر
نہین ہوتا، آج ہندوستان مین پانچ یا سات کڑور مسلمان ہین مگر اونمین سے اہل عرب یا
اہل عجم بہت کم ہین، زیادہ تر وہ لوگ ہین جو کہ یہان کے لوگ تھے اور وہ مسلمان ہوگئے،
یا کیئے گئے، جیسا کہ لوگ کہتے ہین کہ جبرًا وہ مسلمان کیے گئے، خیر یہ ایک تاریخی مسئلہ ہے،
لیکن جہانتک مین نے تحقیق کی ہی کوئی شخص یہانتک کہ ایک متنفس بھی جبرًا مسلمان نہین کیا
گیا، سخت جاہل ہی جسکا یہ دعویٰ ہے کہ لوگ جبرًا مسلمان کیے گئے، عالمگیر سے زیادہ لوگ کسکو
متعصب کہہ سکتے ہین، مگر عالمگیر کے متعلق خود الفنسٹن نے یہ لکھا ہے کہ عالمگیر نے جتنا بھی
ظلم کیا ہو مگر یہ مطلقًا ثابت نہین ہے کہ تمام عمر مین ایک ہندو بھی جبرًا مسلمان کیا ہو،
واقعات اور حالات ایسے تھے، آج آپ اس زمانہ مین خیال فرمائین کہ ہماری گورنمنٹ
انگریزی مین کسقدر ٹالریشن اور کسقدر بیتعصبی ہی کسقدر ہماری مذہبی فیلنگ کا خیال
کرتی ہی جسطرح ایک مسلمان پادری ہوکر اسلام کے خلاف کہہ سکتا ہی اسیطرح اوس سے زیادہ

سختی کے ساتھ ایک مسلمان پادری پر اعتراض کر سکتا ہی لیکن گورنمنٹ کبھی دخل نہین دیتی، باوجود اس بے تعصبی اور باوجود اس چشم پوشی اور باوجود اس فیاض دلی کے کیا نتیجہ ہی کہ اسوقت ۳۰ لاکھ آدمی عیسائی ہو گئے، جو مسلمان تھے یا ہندو تھے، کیا یہ جبراً عیسائی بنائے گئے ہین؟ یورپ کا اور انگریزی خوانونکا مذاق یہ ہی کہ جہان دو واقعات کو اونھون نے ساتھ دیکھا یہ منطق کی غلطی کرتے ہین، ایک کو علت اور دوسرے کو معلول قرار دیدیتے ہین، اونھون نے دیکھا کہ مسلمان ہندوستان مین آئے، یہ ایک بات، ہندو بہت سے مسلمان ہو گئے یہ دوسری بات، اب اونھون نے ایک کو علت اور دوسرے کو معلول قرار دے لیا اور یہ نتیجہ نکالا کہ مسلمانون نے جبراً ہندؤن کو مسلمان کیا، لیکن اگر یہ دلیل صحیح ہی تو کہنا چاہیے کہ خدانخواستہ انگریزی گورنمنٹ نے بھی لوگون کو جبراً عیسائی بنایا، لیکن حضرت اگر انگریزون نے لوگون کو جبراً عیسائی نہین بنایا ہی تو غیرون کو کیا حق ہی کہ وہ کہین کہ ہندو جبراً مسلمان بنائے گئے، یہ ایک واقعہ ہے کہ جب حضرت معین الدین چشتی اجمیر شریف مین تشریف لائے تو راجپوتانہ بھر مین کہین اسلامی سلطنت نہ تھی کون جبر کرنے والا تھا، خواجہ صاحب کوئی تلوار نہین رکھتے تھے کوئی لاؤ لشکر نہین رکھتے تھے، ایک فقیر مسکین گوشہ نشین، وہ آکر زمین مین پہاڑ کی کھو مین بیٹھ گئے اور راجپوتانہ بھر کو روشن کر دیا (چیرز) آج کیا حالت ہے؟ مین اجمیر گیا ہون (آج اتنا تعصب اور منافرت ہندو مسلمانون مین پیدا ہو گئی) مگر با این ہمہ مین نے سُنا ہی کہ ایک ہندو آتا ہے، پہلے جناب حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے مقبرہ کے درشن کرتا ہے اوسکے بعد اپنے شوالہ مین جاتا ہے، ان لوگون نے اسلام کو پھیلایا تھا، آج ہزارون لاکھون ہنؤن کو دیکھتے ہین کہ اون کے مزار پر جاتے ہین اور سجدہ کرتے ہین، جسکو ہم بھی جائز نہین رکھتے، وہ اتنا اعتقاد اور محبت رکھتے ہین،

کیا اسپر بھی آپ یقین کر سکتے ہین کہ اسلام جبراً پھیلایا گیا' اونھون نے اسلام کا ایسا نمونہ دکھلا دیا کہ دل اونکی طرف کھنچا جاتا تھا' جیسا کہ جناب صدر نے کل فرمایا تھا' کیا نکتہ نفیس فرمایا تھا' مین برابر تاریخین دیکھتا رہا ہمیشہ حالات پڑہتا رہا کبھی اس نکتہ کی طرف میری نظر بھی نہین پڑی تھی جیسا کہ صدر محترم نے فرمایا' آپ نے فرمایا کہ صحابہ کرام جب ایران مین گئے تو زبان سے بالکل ناآشنا تھے' کوئی صاحب یہ نہین کہ سکتے کہ وہ وہان فارسی زبان مین تقریرین کرتے تھے' یا شام مین تو بالکل گونگے تھے وہان کی زبان کے لحاظ سے' مترجم کے ذریعہ سے بولتے تھے زبان کی ضرورت نہ تھی' اونکا جسم' اونکی صورت' اونکے عادات اونکے اخلاق' اونکے حالات' یہ چیزین تھین جو لوگون کو موہ لیتی تھین اور لوگ مسلمان ہو جاتے تھے۔

ایک واقعہ یہ پیش آیا کہ سفیر روم آیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مجمع مین پیغام لیکر جنگ کا' یہ واقعات ہین' وہ شام کو وہان آکر ٹھہرا اور رات کا بڑا حصہ اوسنے وہان بسر کیا' دیکھتا ہے ایک عجیب محویت طاری ہے عجب لوگ ہین جنکے چہرے سے جنکی باتون سے جنکے نور سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین منور ہوئی جاتی ہے جہان دیکھتا خاکساری پاتا ہے پوچھتا ہے کہ امیر المؤمنین کہان ہے؟ رئیس عساکر کہان ہے؟ لوگ کہتے ہین کہ کہین زمین پر بیٹھا ہوگا' ایک غریب آدمی فرش خاک پر بیٹھا ہوا ہے نہ کوئی تعظیم ہے نہ تکریم' اس رنگ کو دیکھکر اوسکا یہ عالم ہوا کہ اوسنے کہا کہ حضرت مین تو اب واپس نہین جاؤنگا یہین رہونگا' اونھون نے کہا کہ یہ نقض عہد ہوگا' سفیر جب کہین جایا کرتا ہے تو یہ بات بھی داخل عہد سمجھی جاتی ہے کہ وہ اوسی طرح سے بخیر و عافیت واپس بھیج دیا جاوے تاکہ یہ شکایت نہو کہ وہ جبراً روک لیا گیا' اسواسطے اگر اسلام لاتے بھی ہو تو ایک دفعہ جاؤ اودھر

واپس آؤ، ان چیزون نے مسلمان بنا دیا تمام دنیا کو، یہ چیز تھی مسلمان بنانے والی -

حضرت ابن عباس اسکندریہ کو فتح کرتے ہین، مصر و قاہرہ فتح ہو جانے کے بعد حضرت عیسیٰ کا ایک سٹیچو یا بت بنا ہوا تھا اتفاقاً ایک تیر کسی نے مارا وہ آنکھ مین لگ گیا، اوس تصویر کی آنکھ پھوٹ گئی، اس واقعہ کو مسلمان تو الگ خود مصر اور یورپ کے ایک مؤرخ نے جو عیسائی اور بشپ تھا اوسنے لکھا، مین نے اوسکی کتاب مین جو آکسفورڈ مین چھپی ہے خود دیکھا کہ پروفیسر تھاق نے لکھا ہے کہ لوگون نے جاکر عمر ابن عباس سے شکایت کی کہ آپ کے ایک شخص نے ہماری بزرگ تصویر کو توڑ ڈالا اور بی حرمتی کی آپ نے واقعہ پوچھا اوسنے بیان کیا تب آپ نے پوچھا کہ معاوضہ کیا چاہتے ہو اسکا کیا کفّارہ ہے؟ اونھون نے کہا ہم بھی جو محمد تمھارا نبی ہے اوسکا ایک بت بنا کر اوسکی آنکھ کو پھوڑ دینا چاہتے ہین آپ نے فرمایا کہ اس سے تو کچھ حاصل نہین، ہم لوگ تو تصویر کی تعظیم نہین کرتے تصویر بنانا تو کبھی ہمارے نزدیک قابل تعظیم نہین، کیا تم اس بات پر راضی ہو سکتے ہو کہ ہم مین سے جس شخص کو چاہو اوسکی ایک آنکھ پھوڑ دو؟ اونھون نے کہا کہ ہم آمادہ ہین لیکن عیسیٰ ہمارا خدا ہے سب سے بڑا شخص تھا اسواسطے ہمارا ایک فوجی ادنی درجہ کے شخص کے ساتھ یہ برتاو کرنا پورا انتقام نہین ہے، اگر تمھارا رئیس عسکر یعنی سپہ سالار فوج اس بات پر آمادہ ہو تو البتہ ہم راضی ہو سکتے ہین، حضرت ابن عباس نے پوچھا کونسی آنکھ اوسکی پھوٹی تھی؟ اوسکے بعد تلوار لی اور اپنی آنکھ پیش کی اور کہا کہ اسکو نکال لو تلوار اوسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور اوس نے کہا کہ حیف ہے تم لوگون سے مقابلہ کرنا، غرض کہ ان باتون نے مسلمان بنا دیا، بہر حال جو لوگ کہ برکات اولیا سے، اور جو حضرت صوفیہ کرام کی روشنی کے اثر سے مسلمان ہوے تھے، آج اونکی کیا حالت ہے؟ ہم نے جو تحقیقاتین کی ہین ہم نے جو رپورٹین

حاصل کی ہین ہمارے پاس ایک پشتارہ ہے نہایت کثیر خطوط کا جسمین سے چند نام مین نے
اس اشتہار مین شایع کر دیے ہین، ان سے معلوم ہوا کہ وہان کے نومسلمون کی کیا حالت
ہے؛ اون کے نام تو ہین لچھمن سنگھ دیال سنگھ اگر اونسے پوچھا جاوے کہ تم جانتے ہو
کہ خدا ہے کوئی؛ رسول خدا کوئی شخص گذرا ہے؛ نہین معلوم صحابۂ کرام کوئی چیز نہین معلوم
نماز روزہ وغیرہ کبھی سنا ہے، نہین کسی کسی گاؤن مین مسجد ہے مگر اوس مسجد کو گوبر سے لیپتے
ہین، بعض مسجدون مین بت رکھے ہوے ہین جنکو وہ جا کر پوجتے ہین، یہ حالت ہے، اگر
کسیکو شک ہو تو جا کر دیکھ آئے یہ کسکا تصور ہے اونکا یا ہمارا، ہم مسلمانون کا، ہم واعظین کا،
ہم داعات کا، حضرات یہ بے شبہ نہایت آسان بات ہے کہ ہم وعظ کہنے کے لیے
ایسے مقامات پر جائین کہ جہان ہم آرام و آسائش سے کھا سکتے ہین پی سکتے ہین ہماری
دعوت ہو سکتی ہے ہمارا کھانا جو ہم گھر مین کھاتے ہین وہ کم از کم ہمکو وہان ضرور ملسکتا ہے،
مگر اون مقامات مین جانیکی ضرورت ہی نہین، ان مقامات مین جانا تو ۵ گفتن دعاے
زلف تو تحصیل حاصل ست؛ جانا تو وہان ہے جو قصبات اور شہرون سے پندرہ پندرہ
بیس بیس میل پر مقامات ہین جہان خود ہمارے ندوہ کا ایک طالبعلم عبدالودود گیا ہے
اوسنے خود بیان کیا ہے کہ مین تین وقت وہان رہا ہون کوئی چیز کھانے کو نہین ملی،
وہان نہ کوئی دوکان تھی نہ بازار، تین وقت متصل فاقہ کرنا پڑا کسی نے مجھے روٹی نہین
دی، چوتھے وقت شہر مین آکر مین نے کھانا کھایا، اوسی جگہ جانے والا تلاش کرنا چاہیے،
وہان جانے کے لیے لوگ طیار نہین ہین، خطوط جو میرے پاس آتے ہین آپ اون کو
پڑھیے، اوسمین یہ ہے کہ شہرون مین تو آپ واعظ بھیجتے ہین، شہرون مین آپ مناظرہ
کرتے ہین، آپ اون مقامات مین علاج کرتے ہین جہان مریض ہی نہین، جہان بیماری ہے

جہان موت ہے وہان کیا ہو رہا ہے -

حضرات میرے اوپر ابتدا اس اثر کی یون ہے کہ دو سال ہوے کہ شاہجہانپور سے ایک خط میرے پاس سفید خان سوداگر کا آیا تھا کہ شاہجہان پور سے آٹھ کوس پر ایک گانون ہے جمال پور وہان کے رئیس راجپوت جو مسلمان ہین وہ ہندو ہونا چاہتے ہین، آریہ وہان پہونچ گئے ہین اونکو ہندو کرنا چاہتے ہین، آپ جلد آئیے اور مدد کیجیے، انھون نے اسکے ساتھ ہی دہلی کی انجمن ہدایت الاسلام کے مولانا عبدالحق حقانی کو لکھا تھا وہان سے دو واعظ تشریف لائے تھے اور مین ندوہ سے گیا جس وقت مین یہان سے چلا ہون میری جو حالت تھی نہایت سخت، یہ طلبہ ندوہ کے جو یہان بیٹھے ہین وہ اسکے شاہد ہون گے کہ مین نے اوسوقت کوئی گالی کوئی سب وشتم نہین اوٹھا رکھی تھی جو مین نے ان ندوہ والون کو نہ سنائی ہوگی کہ اے بے حیاؤ اور اے کم بختو ڈوب مرو یہ واقعات پیش آئے ہین، ندوہ کو آگ لگا دو اور علیگڈہ کو بھی پھونک دو، یہی الفاظ مین نے اوسوقت کہے تھے جو آج کہتا ہون، اوسوقت نہایت افسوس مین مین یہان سے گیا تھا، وہان جاکر مین نے پوچھا کہ کیا واقعہ ہے لوگون نے یہ بیان کیا کہ آریہ اس گاؤن مین آئے ہوے ہین اونکو ہندو بنانا چاہتے ہین مسلمان علماء کو بلوایا ہی جمال پور سے ایک کوس پر خیمہ کھڑا کیا گیا ہی، تین سو روپیہ کھانے مین صرف ہوے ہین، چندہ وغیرہ کیا گیا ہے، وہ نومسلم بیچارے یہ کہتے تھے کہ مناظرہ ہم جانتے نہین، پڑھے لکھے نہین، آپ ہمارے اس گاؤن مین آئیے اور یہان آکر ہمکو سمجھائیے، جو باتین ہمارے دل مین ہونگی ہم آپ سے کہین آپ اونکا جواب دیجیے، پھر جو کچھ بھی ہو یہ واقعہ ہے اسمین ذرا بھی غلط نہین کہتا ہون، اسکے شاہد سید وزیر حسن صاحب

وکیل شاہجہان پور مین وہ اسکی گواہی دیسکتے ہین، اسپر ایک شخص راضی نہوا کہ گاؤن مین جائے، اس بات کا کوئی ڈر نہین تھا کہ وہ لوگ خدانخواستہ فوجداری کرینگے یا مارینگے، کیونکہ پولیس اور تحصیلدار وہان موجود تھے کہ امن وامان قائم رہے -

مین نے بالآخر یہ کہا کہ بھائیو مجھے تو پالکی مین ڈال کر وہان لیچلو مین چلتا ہون، لیکن کوئی شخص نہین لیگیا، غرض تین دن تک مین وہان پڑا رہا، بالآخر ان لوگون نے اعلان کردیا کہ ہم ہندو ہین -

کیا یہ واقعات آپ کے کانون مین پڑتے ہین، اگر نہین پڑتے تو آپکی بیخبری کی داد دینی چاہیے، اور اگر پڑتے ہین تو آپ کا دل جل نہین جاتا، جھلک نہین جاتا، کڑھ نہین جاتا، اس سے زیادہ کیا بے حمیتی ہوگی؟ کیا یہ باتین ایسی ہین کہ جس سے چشم پوشی کیجائے؟ لیکن اصل مین غور یہ کرنا ہے کہ جب انسان کسی مشکل مین گرفتار ہوجائے تو اوسکو کرنا کیا چاہیئے؟ یہ نہین ہو کہ مسلمانون کو احساس نہین ہوتا، خدا کے فضل سے اب بھی اولاً مسلمانون مین علما و فضلا ہین جو جابجا جاتے ہین، دوسرے انجمنین قائم ہوگئی ہین، مثلاً انجمن تبلیغ الاسلام اور انجمن ہدایت الاسلام دہلی اور اور انجمنین ہین واعظ ہین مگر ایک بات مجھے یہ کہنا ہے جسکے لیے مین نے یہ اشتہار دیا تھا اور آپ صاحبان سے خواہش کی تھی کہ ندوہ مین آئیے مجھے آپ سے مشورہ کرنا ہے اور باتین پوچھنا ہے، بعض صاحبان نے اسمین بہت دلچسپی لی ہے، مثلاً مولوی علی احمد صاحب آگرہ -

غور یہ کرنا ہے کہ آیا یہ تدبیرین کافی ہین یا نہین اور یہ پراگندہ کوششین حقیقت مین قوت بخش ہین یا نہین؟ جو تدابیر اسوقت اختیار کیگئی ہین اونکو آپ غور سے سُنیئے آپ کا کھانے کا وقت آتا جاتا ہے خیر کچھ پرواہ نہین، آپ کو زحمت ہوتی ہے اوسکو

تھوڑی دیر کے لیے برداشت کیجیے، یہ مسئلہ حیات وممات اسلام کا ہے، فقط اسوقت ہی نہین بلکہ گھرون مین جائیے اور اون تدبیرون کا جو یہان پیش کیجا ئین اونکا لحاظ کیجیے اور سوچیے کہ اب کیا کرنا ہے؟ ایک مرتبہ صحیح خاکہ بن جاتا ہے، تمام ملک مین اسکے لیے دورہ کرنا ہے، ایک تدبیر تو یہ کیگئی تھی کہ علما، واعظین رکھے گئے وہ شہرون مین بھیجے گئے اور اونھون نے مناظرے کیے ایک لحاظ سے یہ تدبیر بہت مفید ہے، وجہ اسکی یہ ہے کہ اون کے حملے ہر پہلو سے ہین، ایک پہلو اونکا یہ ہے کہ قرآن مجید پر اعتراض، اور مسائل اسلام پر اعتراض، قرآن شریف کے احکام پر اعتراض شہرون مین جو بڑی بڑی انجمنین قائم ہین اور مناظرے ہوتے ہین اون کے لیے اکثر ایسے لوگ ہین جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب پانی پتی، اور اور لوگ ہین جنھون نے اسمین خاص مہارت پیدا کی ہے وہ جاتے ہین اور مناظرے کرتے ہین، یہ تدبیر ایک حد تک مفید ہے اور ایک حد تک کام کر رہی ہے لیکن وہ جو سوال ہے ان دیہات مین جانے کا اور وہان کام کرنیکا اوسکے متعلق مین نے جتنی رپورٹین پڑھی تھین وہ یہ ہین کہ یا تو وہ اُن ہی مقامات پر گئے ہین جہان کھانا آسانی سے مل سکتا ہے، یا اگر کسی ایسے مقام پر گذر ہو گیا جہان زیادہ مشکلات و دشواریان تھین، اونھون نے جو خانہ پُری کی ہے مین نے اوسکو پڑھا تو معلوم ہوا کہ کسی جگہ ایسے گانون مین دس دن بھی کام نہین کیا کیونکہ اون تکلیفون کے برداشت کرنے کے عادی نہین ہین، آپ لوگون نے جو ہم لوگون پر نوازشین کی ہین اب وہ ہمارے لیے ظلم ہو گئین، آپ نے ہمارے علما کی اب تک جو خاطر داریان کی ہین پالا پوسا ہے اور تربیت دی ہے اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک نرم گدے نہون پلنگ و چارپائی نہون اوس وقت تک ہم سے رہا نہین جاتا، اسی وجہ سے دیہاتون مین جانا سخت مشکل ہے،

اب صرف دو تدبیرین نظر آتی ہین، ایک یہ کہ ایسے دیہات مین نومسلمون کے لیے مسلمانون کے لیے چھوٹے چھوٹے مکاتب قائم کیے جائین، ۵ - ۶ - ۷ - گانون کا ایک حلقہ قرار دے کر ایک صدر مقام جہان سے آدہ آدہ کوس کے فاصلے پر دیہات ہون وہان ایک مکتب ہو، جسمین نہ آپ کا یہ فلسفہ یونانی اور نہ انگریزی کا ایک لفظ ہو بلکہ صرف قرآن شریف کا متن اور اُردو واتنی کہ جس سے محض مسائل عبارت و نماز و روزہ اور وہ بھی نہایت آسان آسان، مشکل اور دشوار مسائل فقہ بھی نہین، یہ اون کو پڑھائے جائین، بلکہ حضرات مین نہ ورکیساتھ اس بات کو کہتا ہون چاہے حامیان اُردو بگڑین یا نہین، مگر ہمکو ناگری مین ان سالون کو شایع کرنا چاہیے۔ وجہ اسکی کیا ہے۔

ہم دیکھتے ہین کہ ایک شخص مزدور اگر اُردو پڑہنے بیٹھے تو اوسکے چار برس صرف ہوجاتے ہین، بیچارہ کب تک پڑہیگا، لیکن ہندی کے لیے کیا مشکل ہی اگر یہ ایک حرف بھی روز سیکھے تو اٹھائیس تیس دن مین سیکھ لیگا کیونکہ اسمین مفرد حروف ہین، اگر سورۂ قرآن شریف کے علاوہ جو اپنی عبارت مین مخصوص ہے، بقیہ مسئلہ مسائل کو ہم ناگری مین کردین تو اسمین کیا دشواری ہے، کوئی ہرج نہین، آپ جانتے ہین کہ چین مین دو کرُوڑ مسلمان ہین اونکی تمام تصنیفات چینی زبان مین ہین، قرآن شریف کا ترجمہ تک چینی زبان مین ہے، یا تو اس قسم کے مکاتب جا بجا قائم کیے جائین، یا دوسری یہ تدبیر ہے کہ ایسے لوگ جو بڑے عالم نہون جو فارغ التحصیل نہون، جو بہت جید طالبعلم نہون، اسواسطے کہ اگر ایسے ہون گے تو پانچ دس روپیہ مین وہ آپ کا کام نہین کرسکتے اونکی شان کے بھی خلاف ہی، بلکہ ایسے معمولی خواندہ آدمی ہون کہ جو اُردو فارسی معمولی پڑھ لکھ لیتے ہون، اونکو ایک ٹرننگ کے طور پر ندوہ مین یا مدرسۂ الٰہیات کانپور مین ایک سال بھر مزید تعلیم و ظیفے دیکر دلائی جائے اسکے بعد

دس دس بارہ بارہ روپیہ تنخواہین مقرر کرکے اون کو دیہات مین بھیجا جائے کہ دو دو تین تین مہینے قیام کرین اور وعظ کرین اور سمجھائین، مل جل کر نصیحت کرین اور زبانی باتون مین تعلیم دین، جب ایک گانون درست ہوجائیگا تو دوسرے گانون پر اثر ہوگا۔

یہ کام تدریج کا ہے صحیح خیالات اور تدبیرون سے کام کیجیے، ہزار نشانے مارئیے اگر نشانے پر نہین پڑتا تو سارا زور آپ کا بیکار جاتا ہے، ساری تیراندازی فضول جاتی ہے، اگر آپ راستہ چلتے ہین اور سیدھے راستہ پر پڑ گئے تو چاہے آپ چیونٹی کی چال بھی چلین گے تو توقع ہے کہ ایک دن آپ منزل مقصود پر پہونچ جائینگے لیکن اگر آپ ریل کی چال چلتے ہین اور اُلٹے چلتے ہین تو تمھاری تمام کوششین قومی اور ملکی خواہ کیسی ہی زور کیساتھ ہون حقیقت مین اگر وہ راستہ سے ہٹی ہوئی ہین تو آپ منزل مقصود تک نہین پہونچ سکتے۔

اب مین اسکے متعلق اسوقت آپ سے کچھ بھی تحریک نہین کرتا، مگر مین یہ کہتا ہون کہ جتنے بزرگ یہان بیٹھے ہوے ہین اونکو اپنی اپنی جگھون پر جاکر ان باتون پر غور کرنا چاہیے سوچنا چاہیے ہر شہر مین اسکے متعلق کمیٹیان قائم کرنا چاہیے، شہر کے لوگون کو ایسے کم درجہ کے واعظین اور مدرسین تلاش کرنا چاہیے۔

حضرات مین کہہ سکتا ہون کہ گو مین ندوۃ العلمار کا فدائی ہون، مگر اس کام کیلیئے کاش میرے ایک پاؤن کے سوائے تمام جسم بھی کام آسکتا تو مین اور زیادہ مشکور ہوتا، کیونکہ مین سب کام سے زیادہ اس تحریک کو مقدم سمجھتا ہون اسمین کچھ چندہ جمع کرنا نہین ہی بلکہ ایثار النفس والے آدمی پیدا کیے جائین، جہانتک ہوسکے عملی آدمی پیدا کیے جائین، شاید ایسا وقت آئیگا کہ ایسے لوگ پیدا ہوجائینگے کہ جو ماہوار کچھ رقم چار آنہ آٹھ آنہ ایک روپیہ خاص اس کام کے لیے مقرر کردین، آپکو معلوم ہی کہ مین نے کوئی نوٹس چندہ کا نہین دیا لیکن

محض ایک ذرا سا نوٹس دینے سے کہ کہان کہان نومسلم پائے جاتے ہین لوگون نے میرے پاس خطوط بھیجنے شروع کردیے کسی نے لکھا کہ ایک روپیہ ماہوار میرا لکھ لیجیے (ایک صاحب نے ایک روپیہ پیش کیا بطور چندہ کے) مین جوش کا فوری اندازہ نہین کیا کرتا چندے دو قسم کے ہوتے ہین ایک فوری جیسے کہ ندوہ کی عمارت کیلیے آج صبح دیا جاچکا ہی اسکو ہم نہایت غنیمت سمجھین گے' اسوقت فوری جوش کی ضرورت ہوتی ہی اسکے بعد اگر آپ کا جوش ٹھنڈا ہوجائے تو کچھ پرواہ نہین لیکن ایک وہ ضرورتین ہوتی ہین جو مستمر ہین پائدار ہین اونکے لیے کوئی ٹیکس ہونا چاہیے۔ آپکے قلب پر اور دل پر ثبت ہونا چاہیے کہ وہ ٹیکس ہی' اسوقت مین دیکھتا ہون کہ اتنے صاحب یہان جو تشریف فرما ہین پانچ چھہ سو آدمی ہونگے' اگر یہان سے جانیکے بعد جو کچھ بھی تجویز ہو اوسکے متعلق مجھے خط لکھین کسی قسم کی راے مجھے اسکے متعلق دین کوئی تدبیر بتلائین کمیٹی قائم کرین اور مجھکو اطلاع دین مجھکو خود وہان بلائین خود ایک روپیہ ماہوار کے لیے مجھے وہان سے خط لکھین اور اپنے دوستون کو اسکے لیے آمادہ کرین تب مین سمجھونگا کہ آپ کے قلب پر صحیح اثر ہوا ہی' اس سے ہمکو کام لینا ہی' یہ ہے دلی جوش' ورنہ سخن سازی سے کوئی نتیجہ نہین۔

اسکے بعد جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے۔ وکیل چیف کورٹ پنجاب نے اسی مسئلہ پر تقریر کی اور آپ کے بعد مولوی ابو الکمال عبد الودود صاحب نے اسکی تائید کی۔

ان تقریرون کا مسلمانون پر جو اثر ہوا اُسکی دیرپائی کی دلیل یہ ہی کہ شب کو جب مولوی ابو الکمال صاحب نے اون مسلمانون کے نام لکھنے چاہے جو واپسی کے بعد اس تجویز مین عملی مدد دین گے تو تقریباً ڈیڑہ سو مسلمانون نے اپنے نام فہرست مین لکھوائے۔

اس کے بعد نماز ظہر کے لیے جلسہ برخاست کیا گیا۔

اجلاس ششم

سب سے پہلے قرآن مجید کی چند آیتون کی تلاوت کیگئی۔ اوسکے بعد دارالعلوم کی تعلیم کا نمونہ پیش کیاگیا۔ اول درجہ بھاکا کے ایک طالبعلم سید امداد حسین نے بھاکا مین اس خوبی سے تقریر کی کہ لوگون کو اوسکے پنڈت ہونے کا دھوکا ہوتا تھا۔

اسکے بعد معین الدین و عبدالرحمن دو کمسن بچون نے فضائل اسلام اور اسباب تنزل و ترقی پر اس خوبی و دلیری سے تقریر کی کہ تمام جلسہ دنگ رہگیا۔

ندوہ کے مختلف النوع امتیازات وخصوصیات مین سے ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہان ادب عربی کی کامل تعلیم دی جاتی ہے جس سے طالبعلم بے تکلف تحریر و تقریر پر حاوی ہوجاتا ہے، اسکی مثالین متعدد مواقع پر کامیابی کے ساتھ پیش کی جاچکی ہین لیکن یہ موقع اس حیثیت سے اور موقعون سے ممتاز اور اس امتحان کے لیے مشکل تھا کہ پریسیڈنٹ عربی نژاد تھا اور اس مرتبہ کا تھا کہ رعب غالب آجانا بعید نہ تھا۔

باآین ہمہ اوٗنھون نے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ تقریر کی اور ندوہ کی عزت کو

قائم رکھا، افسوس ہے کہ یہان پر ہم اونکی تقریرین قلمبند نہ ہونیکی وجہ سے درج نہین کرسکتے
اسکے بعد مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی نے اُن حضرات
کا شکریہ ادا کیا جنھون نے اس اجلاس مین ندوۃ العلما کے خدمات انجام دی تھین اور ان سے
مفصل طور سے آپ واقف ہو چکے ہین -
اسکے بعد مسٹر ممتاز حسین بیرسٹر ایٹ لا نے معزز مہمانون کا شکریہ ادا کیا،
آخر مین علامہ سید رشید رضا صدر انجمن اجلاس کھڑے ہوے اور اس جوش کیساتھ
اپنی پر مغز اختتامی تقریر کی کہ تمام جلسہ کو اپنا ہمرنگ بنا لیا -
یہ اونکی آخری اور یادگار تقریر تھی اور اون کو نظر آرہا تھا کہ اونکی صرف ان چند
تقریرون سے مسلمانان ہندوستان کی اصلاح نہین ہوسکتی، اس بنا پر مریض کو مرض
الموت مین چھوڑ کر جانا اون پر کسقدر شاق تھا؟ ہمارے خیال مین بھی نہین آسکتا،
اس خیال نے اونکی آواز مین رقت پیدا کردی اور اس پاک رقت نے تمام درد آشنا
دلون کو تڑپا دیا -
اس تقریر کے بعد شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے صدر انجمن کا اردو مین شکریہ
ادا کیا اور مولوی سید سلیمان صاحب نے اوسی وقت عربی مین اوسکا ترجمہ سنا دیا -
شکریہ کے ضمن مین اونکی تکالیف و شدائد کا ذکر بھی کیا گیا تھا جو اونکو قومی اصلاح
مین پیش آئے تھے خصوصاً اون تکالیف کا جو اون کو صرف ندوہ کے لیے مصر سے ہندوستان
آنے کے لیے برداشت کرنی پڑین، جسوقت مولوی سید سلیمان نے اسکا ذکر کیا ہے اور
آخری تحیت کے الفاظ ادا کیے ہین علامہ ممدوح کے چہرے سے آثار وفور الم نمایان
ہونے لگے، جوش غم مین کھڑے ہوگئے اپنی تکالیف و شدائد کے ذکر مین سرور کائنات

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صعوبات و تکالیف کا ذکر زبان پر لائے تھے کہ فرط غم نے زبان خشک کردی، قطرات اشک نے تری پہنچانے کے بجائے اس آتش غم پر تیل کا کام کیا، اور دیر تک یہ حالت (جسکے لیے لیل و نہار کی آنکھین بھی ترستی رہنگی) قائم رہی۔

اس تقریر نے اون حاضرین کے قلوب مین ایک حرکت پیدا کردی جو مقرر کی زبان سے ناآشنا تھے لیکن محبت نبوی کی سچی تاثیر اون کے قلوب کو گرم کیے ہوئے تھی۔

معزز مقرر کے بیٹھ جانے کے بعد حاضرین نے (فدا دعا لک) تین نعرے اونکے لیے بلند کیے۔

اسکے بعد آخری کارروائی یہ ہوئی کہ نہایت خشوع و خضوع سے دعا کیگئی کہ خداوند تعالی ہم مین خلوص، حسن نیت، و ایثار پیدا کرکے نیک تجاویز کو عمل مین لانے کے لیے توفیق خیر عطا فرمائے اور نور اسلام کو شوائب ظلمات سے پاک رکھے۔

واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون ؕ

سید عبدالحی
نائب ناظم ندوۃ العلماء
لکھنؤ

یکم ستمبر ۱۹۱۲ء

آمدنی چندہ ندوۃ العلماء من ابتدای اپریل ۱۹۱۱ء لغایت مارچ ۱۹۱۲ء

نمبر	تفصیل	رقم
نمبر ۱	سرکار عالی والی ریاست حیدر آباد دکن خلد اللہ ملکہم	[illegible]
	اوقاف	
نمبر ۱	از وقف شاہجہان پور	[illegible]
نمبر ۲	از وقف مولوی خدا یار خان صاحب موضع بھٹرنا پور ضلع بریلی	[illegible]
نمبر ۳	از وقف دوکان چندوسی معرفت جناب مولوی عبد الحی صاحب وکیل	[illegible]
نمبر ۴	از وقف مکان واقع جھانسی معرفت منشی تسلیم حسین صاحب اہلمد کلکٹری	[illegible]
نمبر ۵	از جناب منشی محمد احتشام علی صاحب متولی بابت وقف حاجی قادر بخش مرحوم	[illegible]
نمبر ۶	کرایہ مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ	[illegible]
	(کرایہ دوکانات)	
۱	کرایہ دوکانات متعلقہ مکان دار العلوم ندوۃ العلماء واقع گولہ گنج لکھنؤ	[illegible]
	میزان	[illegible]

آمدنی چندہ تعلیم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدای اپریل ۱۹۱۱ء لغایت مارچ ۱۹۱۲ء

نمبر	تفصیل	رقم
(۱)	گرانٹ ان ایڈ عطیہ پراونشیل گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ واودھ	[illegible]
(۲)	عطیہ سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	[illegible]
(۳)	عطیہ حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست رامپور خلد اللہ ملکہم	[illegible]
(۴)	عطیہ ہز ہائینس سر آغا خان بہادر بالقابہ	[illegible]

چندہ ممبری

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱	جناب عبد اللطیف صاحب خلف برگڈیر احمد جان صاحب پشاور معرفت مولوی فضل الرحمان صاحب وکیل ندوۃ العلماء	صہ ر	۶	جناب منشی محمود عالم صاحب رئیس مغلپورہ بسعی ایضاً	صہ ر
۲	جناب منشی محمد اسمٰعیل خان صاحب رئیس نائی کی منڈی آگرہ معرفت شمس العلما شبلی نعمانی	عہ ر	۷	جناب چودھری نعمت اللہ صاحب بی۔ اے۔ وکیل ،، بسعی ایضاً	صہ ر
۳	جناب مولوی محمد علی صاحب پروفیسر رندھیر کالج۔ کپورتھلہ پنجاب بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ	صہ ر	۸	جناب محمد روشن خان صاحب مالک نیو ڈاک بنگلہ چھاؤنی انبالہ بسعی ایضاً	صہ ر
۴	جناب حافظ سلطان احمد صاحب ٹھیکہ دار کمسریٹ۔ فیض آباد بسعی ایضاً	صہ ر	۹	جناب سردار الٰہی بخش صاحب توپ خانہ بازار ،، بسعی ایضاً	صہ ر، صہ ر
۵	جناب منشی امتیاز علی صاحب بی۔ اے۔ وکیل۔ بسعی ایضاً	صہ ر	۱۰	جناب بابو محمد یوسف صاحب احمدی بسعی ایضاً	صہ ر
			۱۱	جناب سید غلام بھیک صاحب بی اے پلیڈر شہر انبالہ۔ بسعی ایضاً۔	صہ ر
			۱۲	جناب ماسٹر غلام نبی صاحب پشاوری بازار لال کرتی چھاؤنی انبالہ	صہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۳	جناب منشی حاجی عبدالرحیم صاحب رئیس بستی، ریاست پٹیالہ	صہ/
۱۴	جناب حافظ محمد امیر اللہ صاحب سوداگر محلہ غلزیان "	صہ/
۱۵	جناب منشی مولا بخش صاحب ٹھیکہ دار "	صہ/
۱۶	جناب مولوی قاضی عبدالرحمن صاحب وکیل ریاست پٹیالہ متعینہ فیروزپور	صہ/
۱۷	جناب قاضی عبدالعزیز صاحب منیجر امی اینڈ کو ریاست پٹیالہ	صہ/
۱۸	جناب خان غلام محمد خان صاحب منصرم متصل تکیہ رحیم شاہ پٹیالہ	صہ/
۱۹	جناب شیخ وارث علی صاحب وکیل عدالت پٹیالہ	صہ/
۲۰	جناب ڈاکٹر شیخ ظہور الاسلام صاحب لاہوری دروازہ پٹیالہ	صہ/
۲۱	جناب ڈاکٹر حاجی کریم اللہ صاحب ریاست پٹیالہ	صہ/
۲۲	جناب خلیفہ سید حامد حسین صاحب جج چیف کورٹ ریاست پٹیالہ	صہ/
۲۳	جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ایم۔بی اسسٹنٹ سرجن "	صہ/
۲۴	جناب شیخ محمد شفیع صاحب اسسٹنٹ سپلائی ڈیپارٹمنٹ پٹیالہ و سکرٹری معین ندوہ "	صہ/
۲۵	جناب شیخ فضل الرحمن صاحب ایل ایم۔ اے لاہوری دروازہ پٹیالہ	صہ/
۲۶	جناب فیق محمد خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا ریاست نابھہ	عـ۵/
۲۷	جناب بابو نظیر حسین صاحب افسر تعمیرات "	معہ/
۲۸	جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف میڈیکل افسر "	صہ/
۲۹	جناب ڈاکٹر عبداللطیف صاحب محلہ حکیمان " "	صہ/
۳۰	جناب حکیم عبدالرحیم صاحب " "	صہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۳۱	جناب حکیم محمد حسن صاحب خلف حکیم قادر بخش صاحب مرحوم نابھہ (بسعی جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔اے۔ ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلما)	صہ/
۳۲	جناب مولوی سیف اللہ صاحب وکیل، بستی (بسعی جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔اے۔ ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلما)	صہ/
۳۳	جناب مولوی عطاء اللہ صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی وکیل بستی	صہ/
۳۴	جناب مولوی محمد فارق صاحب سب رجسٹرار بستی	صہ/
۳۵	جناب مولوی محمد محسن صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی	صہ/
۳۶	جناب مولوی وکیل احمد صاحب مختار	صہ/
۳۷	جناب مولوی عبدالغفار صاحب وکیل عدالت "	صہ/
۳۸	جناب میر عنایت حسین صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ بستی (معرفت معین ندوہ شملہ)	صہ/
۳۹	جناب بابو فتح الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ کامرس ڈیپارٹمنٹ شملہ	صہ/
۴۰	جناب بابو نور الدین صاحب کلرک یونیو ڈیپارٹمنٹ (بذریعہ جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔اے ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلماء)	صہ/
۴۱	جناب سید احمد علی شاہ صاحب گورکھپور	عہ/
۴۲	جناب مولوی حمید اللہ صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	عہ/
۴۳	جناب مولوی سبحان اللہ صاحب رئیس اعظم	عہ/
۴۴	جناب علامہ مولانا محمد حسان الہند صاحب عباسی رئیس و وکیل گورکھپور	صہ/
۴۵	جناب قاضی فراست حسین صاحب وائس چیرمین میونسپل بورڈ "	عہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۴۶	جناب مولوی حکیم برہم صاحب اڈیٹر مشرق اخبار گورکھپور	صہ ر
۴۷	جناب شاہ محمد نظیر صاحب اسسٹنٹ اڈیٹر مشرق اخبار ″	صہ ر
۴۸	جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب رئیس ″	صہ ر
۴۹	جناب مولوی صدیق صاحب گورکھپور	صہ ر
۵۰	جناب مولوی سعید اسد صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر ″	صہ ر
۵۱	جناب مسٹر شاکر علی صاحب بیرسٹر ایٹ لا ″	صہ ر
۵۲	جناب مسٹر انور علی صاحب بیرسٹر ایٹ لا ″	صہ ر
۵۳	جناب قاضی تجمل حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ ″	صہ ر
۵۴	جناب قاضی نعیم الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ ″	صہ ر
۵۵	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب ″	صہ ر
۵۶	جناب مولوی نثار اللہ صاحب بی۔ اے۔ منیجر فیکٹری	صہ ر
۵۷	جناب قاضی وجاہت حسین صاحب رئیس ″	صہ ر
۵۸	جناب خان بہادر منشی محمد خلیل صاحب چیرمین مینوسپل بورڈ	صہ ر
۵۹	جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے۔ ہیڈ ماسٹر دار العلوم ندوۃ العلما لکھنؤ (معرفت شمس العلما مولانا شبلی نعمانی)	صہ ر
۶۰	جناب چودھری محمد حسن صاحب انھونہ ضلع رائے بریلی	صہ ر
۶۱	جناب چودھری انوار حسن صاحب سبیہہ ضلع بارہ بنکی	صہ ر
۶۲	جناب ڈاکٹر وزیر محمد صاحب میران حسنی نائی منڈی آگرہ	صہ ر
۶۳	جناب منشی مرتضی صاحب چیف کلرک ریلوے مراد آباد	صہ ر
	میزان کل	۳۶۲ ر

چندہ وزیٹری

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
	(بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلما لکھنؤ)		۸	جناب بابو احمد جان صاحب کلرک آف کورٹ انبالہ	عا ر
۱	جناب مولوی محمد فائق صاحب وکیل۔ فیض آباد	عا ر	۹	جناب منشی سعید الدین خان صاحب سب انسپکٹر پولیس "	عا ر
۲	جناب منشی یوسف حسین صاحب مختار معرفت منشی امتیاز علی صاحب وکیل۔ فیض آباد	عا ر		(بسعی جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلما)	
			۱۰	جناب مولوی محمد سلیم صاحب بستی	عا ر
۳	جناب حافظ محمد ابراہیم و عبدالغنی صاحبان توپخانہ بازار چھاؤنی انبالہ	عا ر	۱۱	جناب سید عبدالحمید صاحب "	عا ر
			۱۲	جناب سید تفضل حسین صاحب "	عا ر
۴	جناب بابو فتح شاہ خان صاحب ہیڈ کلرک پی، ڈبلیو۔ ڈی "	عا ر	۱۳	جناب مولوی ضامن حسین صاحب "	عا ر
			۱۴	جناب مولوی محمود الحسن صاحب "	عا ر
۵	جناب بابو عبدالرحیم صاحب کلرک دفتر انسپکٹر جنرل ریلوے	عا ر	۱۵	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب " قانون گو "	عا ر
۶	جناب مرزا اعجاز حسن صاحب بی اے۔ وکیل شہر انبالہ	عا ر	۱۶	جناب مولوی حبیب اللہ خان صاحب	عا ر
۷	جناب منشی نظر محمد صاحب " "	عا ر	۱۷	جناب مولوی ارتضیٰ حسین صاحب " انسپکٹر آبکاری "	عا ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
	(معرفت معین ندوہ شملہ)	
۱۸	جناب ابوالخیر صاحب خلف	
	جناب مولوی منعم الدین صاحب	
	کوہ شملہ	عا ر
۱۹	جناب محمد احمد صاحب ؍؍ ؍؍	عا ر
۲۰	جناب عبدالرزاق صاحب ؍؍	عا ر
۲۱	جناب عبدالرب صاحب ؍؍	عا ر
۲۲	جناب منشی منعم الدین صاحب ؍؍	عا ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
	(معرفت جناب قاضی تلمذ حسین صاحب	
	ایم۔اے۔ہیڈ ماسٹر دارالعلوم	
	ندوۃ العلماء لکھنؤ)	
۲۳	جناب مولوی محمد نظیر صاحب محکمہ	
	افیون گورکھپور	عا ر
	جناب منشی شمس الدین صاحب وکیل ؍؍	عا ر
	میزان کل	
	ملالعہ ر	

عام اغراض ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
	(بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب	
	شملوی وکیل ندوۃ العلماء)	
۱	جناب سید دین محمد شاہ صاحب	
	رسالدار بھاولپور	عا ر
۲	جناب سردار رب نواز خان صاحب	عہ ر
۳	جناب تارا سنگہ صاحب سائیدار	عہ ر
۴	جناب سید مختار الحسین شاہ صاحب	عہ ر
۵	کوت دفعہ داران ۰ نفر فی ۴ ر ؍؍	عا ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۶	سلوتریان انگریزی ۲ نفر فی ۴ ر ؍؍	۸ ر
۷	سلوتریان ویسی ۲ نفر فی ۲ ر ؍؍	۴ ر
۸	ناگکان ۱۶ نفر فی ۲ ر ؍؍	عا ر
۹	سلحداران ۲۸۲ نفر فی ار ؍؍	معہ ۱۰
۱۰	دفعہ دار جناب رب نواز خان صاحب	۴ ر
۱۱	جناب عبدالرحمن خان صاحب	
	صوبہ دار منشنر ؍؍	عہ ر
۱۲	جناب غلام مرتضی صاحب کوٹ دفعدار	عہ ر

نمبر	نام مع پتہ	رقم	نمبر	نام مع پتہ	رقم
۱۳	جناب مولاداد خان صاحب کوارٹر ماسٹر	عہ/	۲۹	جناب سردار عبدالغفور خان صاحب جمعدار بہاولپور	عہ/
۱۴	جناب شیر خان صاحب	عہ/	۳۰	جناب تعظیم خان صاحب میجر "	۲/
۱۵	جناب لال خان صاحب لیس نائک ریاست بہاولپور	عہ/	۳۱	جناب عظیم خان صاحب کوٹ دفعدار ریاست بہاولپور "	۲/
۱۶	جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب "	سے/	۳۲	جناب الہ دتا صاحب حولدار	۲/
۱۷	جناب خدابخش خان صاحب " ایجنٹمن	عہ/	۳۳	جناب بچایا خان صاحب "	۲/
۱۸	جناب عیسیٰ خان صاحب صوبہ دار "	عہ/	۳۴	جناب خواجہ محمد خان صاحب "	۲/
۱۹	جناب رحمت خانصاحب جمعدار "	عہ/	۳۵	جناب قادر بخش صاحب "	۲/
۲۰	جناب محمد جعفر خان صاحب کوارٹر ماسٹر "	۲/	۳۶	جناب رب نواز خان صاحب نائک	۱/
۲۱	جناب شہاب الدین صاحب ثانی حولدار "	۲/	۳۷	جناب جان محمد صاحب نائک "	۱/
۲۲	جناب نظام الدین صاحب حولدار "	۲/	۳۸	جناب حق نواز خان صاحب "	۱/
۲۳	جناب محمد عالم خان صاحب "	۲/	۳۹	جناب ہارون خانصاحب نائک "	۱/
۲۴	جناب محمد شریف خانصاحب "	۲/	۴۰	جناب رحیم اللہ صاحب حولدار "	۲/
۲۵	جناب الہ رکھا خان صاحب مستری "	۲/	۴۱	لیسان ۶ نفر فی ۱/ "	۶/
۲۶	سپاہیان ۱۰ نفر کمپنی نمبر ۲ "	للعہ/		ہاتھران ۶ نفر فی ۱/ "	۶/
۲۷	جناب سردار محمد فضل خان صاحب "	عہ/	۴۲	سپاہیان ۸۰ نفر فی ۱/ "	۱۰ سے/
۲۸	جناب سردار الہ دتا خانصاحب صوبہ دار "	عہ/	۴۳	جناب شیخ خدابخش صاحب ڈاکٹر "	۵ عہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۴۴	متفرق چندہ بھاولپور	سے ۱۴ ر
۴۵	پالاسازان ۱۲ نفر فی ا ر	۱۲ ر
۴۶	نامعلوم الاسم معرفت شمس العلماء مولانا شبلی صاحب نعمانی	عا ر
۴۷	جناب غلام نبی صاحب کمپازیٹر بی آئی پریس بھائی کلہ بمبئی	صہ ر
۴۸	جناب احمد اللہ خان صاحب شفاخانہ نینی تال، معرفت شمس العلما مولوی شبلی نعمانی	عا ر
۴۹	جناب مولوی احسن خان صاحب نرسنگ کٹرہ	عہ ر
۵۰	جناب منشی علی گوہر صاحب کلارک دفتر انگریزی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہاٹ	صہ ر
۵۱	جناب حاجی میاں محمد صاحب چوب فروش، معرفت مولوی فضل الرحمن صاحب وکیل ندوہ، پشاور	عا ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۵۲	جناب سید اسد جان صاحب پیزار فروش معرفت ایضاً، پشاور	عہ
۵۳	جناب مرزا صاحب پیزار فروش معرفت ایضاً، پشاور	عا ر
۵۴	جناب رمضان صاحب معرفت ایضاً پشاور	عہ ر
۵۵	جناب میاں محمد صاحب پیزار فروش معرفت ایضاً، پشاور	عا ر
۵۶	جناب خلدالدین صاحب معرفت ایضاً، پشاور	عا ر
۵۷	جناب غلام محمد صاحب چوب فروش معرفت ایضاً ″	عہ ر
۵۸	جناب میاں نتھو پیزار فروش معرفت ایضاً ″	عہ ر
۵۹	جناب حاجی فضل احمد صاحب پیزار فروش معرفت ایضاً ″	عا ر
۶۰	جناب عبدالحکیم صاحب چوب فروش معرفت ایضاً ″	عہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۶۱	معرفت جناب سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چورو، ریاست بیکانیر	للعہ/
۶۲	جناب مولوی ابوالفضل سید شاہ عباس صاحب لٹرکانہ، ضلع سکر سندہ (بسعی مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلما، از فیض آباد)	عصا/
۶۳	اہلیہ محترمہ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بی اے وکیل فیض آباد	دعہ/
۶۴	جناب حافظ سلطان احمد صاحب کمسریٹ ٹھیکہ دار 〃	دعہ/
۶۵	جناب منشی امتیاز علی صاحب بی اے وکیل 〃	صہ/
۶۶	خواتین خاندان منشی امتیاز علی صاحب بی اے وکیل 〃	معہ/
۶۷	جناب شیخ جیون بخش صاحب اینڈ کمپنی سوداگر چوک 〃	صہ/
۶۸	جناب عبدالرحمان صاحب 〃	عہ/
۶۹	جناب اکرام الٰہی صاحب سوداگر چوک فیض آباد	عہ/
۷۰	جناب حافظ انعام الٰہی و حافظ اسمٰعیل و حاجی عبدالغفار صاحبان سوداگران چوک فیض آباد	صہ/
۷۱	جناب منشی صابر علی صاحب فیض آباد	عہ/
۷۲	جناب عبدالغنی صاحب اٹاوہ	عہ/
۷۳	جناب محمد قاسم صاحب فیض آباد	عہ/
۷۴	جناب حافظ ممتاز حسین صاحب سوداگر سنگ 〃	عا/
۷۵	جناب دین محمد صاحب 〃	عہ/
۷۶	جناب محمد شریف صاحب 〃	عا/
۷۷	جناب بہادر خان صاحب 〃	عا/
۷۸	جناب ڈاکٹر کرم حسین صاحب 〃	عہ/
۷۹	جناب امیر حسن صاحب 〃	عہ/
۸۰	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب 〃	عہ/
۸۱	جناب محمد علی صاحب 〃	عہ/
۸۲	جناب حافظ امجد علی صاحب 〃	۴/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
	نا معلوم الاسم	۲ر
۸۴	جناب روشن خان صاحب مالک نیوڈاک بنگلہ چھاؤنی انبالہ	عـ۵ر
۸۵	جناب بابو احمد ہارون صاحب ہیڈکلرک محکمہ نہر چھاؤنی انبالہ	للعہ ر
۸۶	جناب بابو میر اکمل حسین صاحب کلرک پی ڈبلو ڈی "	عہ ر
۸۷	جناب مولوی کمال الدین صاحب جفت فروش صدر بازار "	عہ ر
۸۸	جناب میر یوسف علی صاحب توکلی " "	عہ ر
۸۹	جناب منشی رشید احمد خان صاحب ہیڈکلرک محکمہ انسپکٹر جنرل ریلوے میل سروس انبالہ	عہ ر
۹۰	جناب عبداللطیف خان صاحب صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۸ ر
۹۱	جناب بابو شیخ احمد بخش صاحب "	عہ ر
۹۲	جناب محمد رضا صاحب میندار	عہ ر
۹۳	جناب امین الدین خان صاحب ٹھیکہ دار بصیغہ صدر بازار (بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء)	عہ ر
۹۴	جناب منشی رحمان بخش صاحب سررشتہ دار مجسٹریٹ کنٹونمنٹ چھاؤنی انبالہ	عہ ر
۹۵	جناب بابو عبدالواحد صاحب کلرک محکمہ نہر چھاؤنی انبالہ	۸ ر
۹۶	جناب حافظ عبدالرحمان صاحب کلرک " "	۸ ر
۹۷	جناب شیخ عبدالمجید صاحب سوداگر صدر بازار چھاؤنی انبالہ	عہ ر
۹۸	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب "	عہ ر
۹۹	جناب مستری فضل الدین صاحب روئی گودام کمسریٹ صدر بازار	عہ ر
۱۰۰	جناب خواجہ عبدالعزیز صاحب شال مرچنٹ بازار لال کرتی چھاؤنی انبالہ	عہ ر

نمبر	نام مع پتہ	چندہ	نمبر	نام مع پتہ	چندہ
۱۰۱	جناب محمد صدیق صاحب چھاونی انبالہ	عہ/	۱۱۰	جناب منشی رحمت الٰہی صاحب	
۱۰۲	جناب غیاث الدین صاحب	۸/		مثل خوان عدالت ڈسٹرکٹ	
۱۰۳	جناب محمد شفیع صاحب ،،	۴/		جج شہر انبالہ	عہ/
۱۰۴	جناب عبدالرشید صاحب ،،	۸/	۱۱۱	جناب خان عبداللطیف خان	
۱۰۵	جناب میاں منظور احمد صاحب			صاحب نقل نویس عدالت جج ،،	عہ/
	عطار۔ صدر بازار ،،	۴/	۱۱۲	جناب شیخ الٰہ بخش صاحب سوداگر ،،	۸/
۱۰۶	متفرق چندہ از صدر بازار		۱۱۳	جناب منشی امام الدین صاحب	
	چھاونی انبالہ معرفت جناب			ناظر عدالت ضلع ،،	۸/
	محمد روشن خان صاحب	عـ۳/ ۶ پائی	۱۱۴	جناب منشی فیض محمد صاحب انسپکٹر	۴/
۱۰۷	جناب بابو نعمت اللہ خان صاحب		۱۱۵	جناب منشی حاجی محمد بلال و منشی	
	کلرک دفتر انسپکٹر ریکو جنرل سیل			رحمت اللہ صاحبان سوداگران ،،	عہ/
	سروس چھاونی انبالہ	عہ/	۱۱۶	جناب منشی عبدالرزاق صاحب	
۱۰۸	جناب قاضی علی احمد صاحب			عدالت ججی ،،	۸/
	ممبر و وائس پریسیڈنٹ		۱۱۷	جناب منشی عبداللہ صاحب	۴/
	میونسپل کمیٹی شہر انبالہ	عہ/	۱۱۸	متفرق چندہ از جامع مسجد ،،	۹/
۱۰۹	جناب بابو عبدالرحمان		۱۱۹	چندہ متفرق از محلہ چوک،	
	صاحب کلرک خزانہ شہر			لسی ریاست پٹیالہ، معرفت	
	انبالہ	عہ/		جناب شیخ رحمت اللہ صاحب	۵عہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۱۲۰	جناب حاجی منشی عبدالرحیم صاحب رئیس بسی، ریاست پٹیالہ	عہ۵/
۱۲۱	متفرق چندہ از محلہ ماموں زیان بسی، پٹیالہ، معرفت چودھری جاتا و ماکھی صاحبان	صہ/
۱۲۲	متفرق چندہ از محلہ غلہ زیان، بسی ریاست پٹیالہ، معرفت، حافظ قدرت اللہ و محمد بخش و عیدو صاحبان	للعہ/
۱۲۳	حافظ و امیر اللہ صاحبان	سہ ۵/
۱۲۴	جناب چودھری نبی بخش صاحب محلہ حسن زئی، بسی ریاست پٹیالہ	عہ/
۱۲۵	جناب حکیم محمد سعید صاحب معرفت حافظ امیر اللہ صاحب //	عہ/
۱۲۶	جناب منشی رحیم بخش صاحب ٹھیکہ دار بسی ریاست پٹیالہ	عہ/
۱۲۷	جناب کریم بخش صاحب سبزی فروش محلہ غلہ زیان //	عہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۱۲۸	جناب محمد تقی صاحب نعلبند دربار بسی ریاست پٹیالہ	۸/
۱۲۹	جناب حافظ نور بخش صاحب //	۸/
۱۳۰	جناب جانی و عبد اللہ صاحبان بزقصابان //	۸/
۱۳۱	جناب خلیفہ سید حامد حسین صاحب بی۔اے چیف کورٹ ریاست پٹیالہ	عہ۵
۱۳۲	جناب ڈاکٹر حاجی کریم اللہ صاحب	صہ/
۱۳۳	جناب ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ایم۔بی۔ اسسٹنٹ سرجن //	صہ/
۱۳۴	جناب ڈاکٹر ظہور الاسلام صاحب لاہوری دروازہ //	صہ/
۱۳۵	متفرق چندہ از جامع مسجد بوقت وعظ	للعہ ۲/
۱۳۶	جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب منیجر دہرم پور //	عہ/
۱۳۷	جناب شیخ محمد حنیف صاحب سوداگر //	عہ/
۱۳۸	جناب حافظ عبد الحکیم صاحب سوداگر گوٹہ //	عا/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۳۹	جناب فضل علیم صاحب متصل اولڈ جیل	عار
۱۴۰	جناب قاضی حبیب الرحمان صاحب	
	محلہ قاضیان ریاست پٹیالہ	عار
۱۴۱	جناب بابو احمد شاہ صاحب	
	منیجر سنگر کمپنی "	عہ/
۱۴۲	جناب بابو نور الدین صاحب	
	ٹیلیگراف ماسٹر ریاست پٹیالہ	عار
۱۴۳	جناب بابو سکندر خان صاحب	
	سرہندی دروازہ "	عہ
۱۴۴	جناب جمعدار آلہ بخش صاحب	عہ/
۱۴۵	متفرق چندہ از ملازمان نہر "	للعہ
۱۴۶	جناب مولوی غلام محمد صاحب	
	ہیڈ ماسٹر کندہ میر "	عہ/
۱۴۷	ایک صاحب، معرفت مولوی	
	غلام محمد صاحب "	عہ/
۱۴۸	جناب مولوی غلام محمد صاحب	
	شملوی، وکیل ندوہ "	عہ/
۱۴۹	جناب شیخ فضل الرحمن صاحب،	

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۴۹	ایل-ایم-اے-لاہوری دروازہ	
	ریاست پٹیالہ	عہ/
۱۵۰	جناب قاضی عبد العزیز صاحب	
	بی-اے-ریاست پٹیالہ	عہ/
۱۵۱	جناب مولوی نیاز احمد صاحب	
	چوک ناردانہ " "	عہ
۱۵۲	جناب ولی محمد صاحب معرفت	
	قاضی محمد سلیمان صاحب "	عہ/
۱۵۳	جناب حافظ محمد اسحٰق صاحب	۸/
۱۵۴	جناب سید محمد کاظم صاحب	
	اہلمد جوڈیشل سرہند "	۴/
۱۵۵	جناب حافظ خیرات محمد صاحب	۸/
۱۵۶	معرفت جناب شید محمد خان صاحب	۱۵ عہ
۱۵۷	متفرق چندہ از بازار معرفت	
	جناب قاضی عبد العزیز صاحب	۳/۱۴
۱۵۸	جناب مولوی مختار احمد صاحب	
	ناردانہ، ریاست پٹیالہ	عہ/
۱۵۹	جناب فتح محمد صاحب خیاط	۸/

[illegible]	نام مع پتہ	[illegible]
۱۶۰	جناب عطا محمد صاحب اسسٹنٹ مینیجر امی اینڈ کو ریاست پٹیالہ	۸/
۱۶۱	ریکارڈس کیپر صاحب امی اینڈ کو	۸/
۱۶۲	جناب عبد الرزاق صاحب چپراسی امی اینڈ کو ″	۳/
۱۶۳	والدہ صاحبہ بابو دلبر حسین صاحب بند نقری محلہ حکیمان ریاست نابھہ	لعہ/
۱۶۴	جناب منور علی خان صاحب ممبر کونسل بند نقری محلہ حکیمان ″	للعہ/
۱۶۵	جناب حکیم عبد الکریم صاحب ″	عـ/
۱۶۶	جناب منشی فیض بخش صاحب ″ افسر منڈی محلہ بلو خان ″	عـ/
۱۶۷	جناب منشی محمد رمضان صاحب چٹھی نویس بخشی خانہ ″	عـ/
۱۶۸	جناب بابو حسین بخش صاحب ″	عہ/
۱۶۹	جناب حکیم نظام الدین صاحب وکیل ″	عہ/
۱۷۰	جناب بابو الٰہ بخش صاحب ″	عہ/
۱۷۱	جناب حسین بخش صاحب کھجوہ ″	عہ/
۱۷۲	جناب منشی محمد رمضان صاحب پٹواری ریاست نابھہ	عہ/
۱۷۳	جناب منشی مہربان علی صاحب ″	عہ/
۱۷۴	جناب منشی محمد اسلام صاحب ″	عـ/
۱۷۵	جناب منشی ظہور الحق صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ وکینیشن ″	عہ/
۱۷۶	جناب غربت حسین صاحب ″	۸/
۱۷۷	جناب رحیم بخش صاحب ″	۸/
۱۷۸	چندہ متفرق ″	۱۲/
۱۷۹	جناب منشی غلام قادر صاحب ″	عہ/
۱۸۰	جناب منشی عبد الحکیم صاحب پلیڈر ″	عـ/
۱۸۱	جناب فتو کشمیری صاحب ″	عہ/
۱۸۲	جناب عمر محمد صاحب جمعدار ″	عہ/
۱۸۳	چندہ متفرق در مجلس عید میلاد بمحلہ ملتان ″	صہ/
۱۸۴	جناب کرنیل محمد رمضان خان صاحب بہادر امپیریل سروس ترب پٹیالہ	عـ۵/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
١٨٥	جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب مڈیکل سٹور کیپر صدر شفاخانہ پٹیالہ	صہ ر
١٨٦	جناب جمال الدین صاحب خیاط بازار رندہ گران ،،	عہ ر
١٨٧	جناب منشی فتح محمد صاحب اوورسیر احاطہ مولوی محمد جعفر صاحب صدر بازار چھاونی انبالہ	عہ ر
١٨٨	جناب منشی نور محمد صاحب کلرک جنرل ڈاکخانہ ،،	عہ ر
١٨٩	جناب میر حشمت علی صاحب کلرک دفتر انسپکٹر جنرل ریلوے میل سروس ،،	عہ ر
١٩٠	جناب میران محمد یٰسین صاحب معرفت منشی نعمت اللہ صاحب دفتر انسپکٹر جنرل ریلوے میل سروس چھاونی انبالہ	۸ ر
١٩١	جناب منشی خدا بخش صاحب اسٹیمپر ملٹری ورکس سروس چھاونی انبالہ	۴ ر
١٩٢	جناب ڈاکٹر سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ سردار شہر، ریاست بیکانیر (معرفت جناب سکرٹری معنین ندوہ شملہ	عہ ر
١٩٣	جناب بابو محمد شعبان صاحب کلرک خزانہ، کوہ شملہ	عہ ر
١٩٤	جناب بابو تاج الدین احمد صاحب کلرک کاؤنس ڈپارٹمنٹ شملہ	سے ر
١٩٥	جناب خواجہ کبیر جو صاحب شال مرچنٹ اپر بازار ،،	صہ ر
١٩٦	جناب عبدالخالق صاحب ،،	۴ ر
١٩٧	جناب محمد عمر جو صاحب امرتسری ،،	عہ ر
١٩٨	جناب رحمت اللہ صاحب میوہ فروش ،،	۴ ر
١٩٩	جناب عبدالرحمن صاحب ،،	۴ ر
٢٠٠	جناب احمد جو صاحب کشمیری ،،	۴ ر
٢٠١	جناب محمد سلطان صاحب شال مرچنٹ ،،	۵ ر
	جناب شیخ علی محمد صاحب جام مرچنٹ ،،	عہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۲۰۳	جناب عبدالکریم صاحب شال مرچنٹ	
	اپر بازار کوہ شملہ	۸/
۲۰۴	جناب عبدالعزیز صاحب "	۴/
۲۰۵	جناب میاں محمد صاحب کابل ہاؤس "	عہ/
۲۰۶	جناب میاں عزیز الدین صاحب	
	ٹیلر، اپر بازار، کوہ شملہ	عہ/
۲۰۷	جناب شیخ محمد زکریا صاحب	
	واچ مرچنٹ " "	عہ/
۲۰۸	جناب خواجہ عبدالواحد صاحب	
	شال مرچنٹ " "	۴/
۲۰۹	جناب میاں جان محمد صاحب	
	گھڑی ساز " "	۸/
۲۱۰	جناب میاں اکبر خان صاحب	
	کابل کمپنی " "	۶/
۲۱۱	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب مالک	
	میڈیکل ہال " "	عہ/
۲۱۲	جناب شیخ علی الدین صاحب	
	گھڑی ساز " "	۴/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۲۱۳	جناب حاجی عبدالصمد صاحب	
	شال مرچنٹ اپر بازار شملہ	عہ/
۲۱۴	جناب حاجی محمد جو صاحب امرتسری	عہ/
۲۱۵	جناب سلطان ڈار صاحب "	۸/
۲۱۶	جناب خواجہ عبدالقدوس صاحب	
	امرتسری " "	عہ/
۲۱۷	جناب ڈاکٹر ایم۔ اے سعید صاحب "	عہ/
۲۱۸	جناب محمد جو صاحب سوداگر "	۸/
۲۱۹	جناب غلام رسول صاحب	
	گھڑی ساز " " "	۸/
۲۲۰	از پرشین ہاؤس " " "	عہ/
۲۲۱	جناب جان سرور صاحب سوداگر	عہ/
۲۲۲	جناب بابو غلام تقی صاحب	
۲۲۳	سنٹیری انسپکٹر کوہ شملہ	صہ/
۲۲۳	جناب منشی محمد عمر صاحب نعمانی	
	سوداگر لورہ بازار "	۱۲/
۲۲۴	جناب حسن محمد صاحب خیاط "	۱/
۲۲۵	جناب عبدالغنی و محمد رفیع صاحبان سوداگران	۴/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۲۲۶	جناب شیخ محبوب الٰہی صاحب سوداگر، کوہ شملہ	عہ ر
۲۲۷	متفرق چندہ معرفت جناب مولوی منعم الدین صاحب ”	۵ر ۶ پائی
۲۲۸	جناب محمد امیر صاحب شال مرچنٹ ”	۴ ر
۲۲۹	جناب ماسٹر عبد العزیز صاحب کتب فروش ”	۴ ر
۲۳۰	جناب محمود خان صاحب دوکاندار ”	۲ ر
۲۳۱	جناب صدر الدین و امام الدین صاحبان ”	۴ ر
۲۳۲	جناب شیخ محمد مشرف و عبد الغنی صاحبان تمباکو فروش ”	عہ ر
۲۳۳	جناب سخاوت حسن صاحب جفت فروش ”	عہ ر
۲۳۴	جناب شاہ میر خان صاحب و ملاجی صاحب تمباکو فروش ”	۴ ر
۲۳۵	جناب صوفی یاد محمد صاحب ”	۴ ر
۲۳۷	جناب عبد الغنی صاحب ٹین ساز، لوہا بازار ”	۴ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۲۳۷	جناب عمر بخش صاحب قلعی گر لوہا بازار ”	۴ ر
۲۳۸	جناب محمد سعید اینڈ برادرس لوہا بازار شملہ	۲ ر
۲۳۹	جناب شیخ عبد الغنی صاحب جفت فروش ”	عہ ر
۲۴۰	جناب رشید احمد صاحب عطار ”	۱ ر
۲۴۱	جناب قدرت اللہ خان صاحب جام مرچنٹ ”	۲ ر
۲۴۲	جناب عبد القادر صاحب کباڑی ”	۴ ر
۲۴۳	جناب مستری کفایت اللہ صاحب ”	۴ ر
۲۴۴	جناب شیخ احمد خان صاحب کابلی نان پز ”	۸ ر
۲۴۵	جناب مرزا محمد بیگ صاحب دندان ساز ”	عہ ر
۲۴۶	جناب عزیز ڈار صاحب ٹل بازار ”	عہ ر
۲۴۷	جناب احمد خان صاحب شال مرچنٹ ”	۸ ر
۲۴۸	جناب مرزا ہدایت بیگ صاحب کلرک عدالت ”	عہ ر
۲۴۹	جناب منشی عبد المجید صاحب محرر عدالت ”	۸ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۲۵۰	جناب میاں سوندھا صاحب		۲۶۴	جناب منشی اشرف خانصاحب شملہ	۸ر
	تاجر چرم مارکٹ، کوہ شملہ	عاـر	۲۶۵	جناب منشی مبارک حسن صاحب "	۴ر
۲۵۱	جناب سید محمد شاہ صاحب		۲۶۶	جناب فرخ حسن صاحب "	۴ر
	ٹھیکہ دار سنجولی "	عہر	۲۶۷	جناب منشی علی شبیر صاحب دفتری	۴ر
۲۵۲	جناب علی محمد صاحب "	عہر	۲۶۸	جناب منشی قادر بخش صاحب "	۲ر
۲۵۳	جناب بابو محمد عبد اللہ صاحب		۲۶۹	جناب منشی خواجہ بخش صاحب "	۲ر
	کلرک بارنس کورٹ "	عاـر	۲۷۰	جناب منشی بندہ علی صاحب "	۲ر
۲۵۴	جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب		۲۷۱	جناب بابو فیروز الدین صاحب	
	متہاس دفتر شاہ جواد خانصاحب	عہر		کلرک فنانس ڈیپارٹمنٹ "	صہر
۲۵۵	جناب منشی مولا بخش صاحب "	عہر	۲۷۲	جناب بابو دین محمد صاحب کلرک	
۲۵۶	جناب منشی کریم بخش صاحب "	عہر		آرمی ڈیپارٹمنٹ "	سےر
۲۵۷	جناب منشی شہاب الدین صاحب "	عہر	۲۷۳	جناب بابو حبیب اللہ صاحب	
۲۵۸	جناب منشی برکت علی صاحب "	عہر		ہیڈ کلرک میونسپل بورڈ "	عاـر
۲۵۹	جناب منشی شمس الحق صاحب "	عہر	۲۷۴	جناب بابو غلام محمد صاحب	
۲۶۰	جناب حافظ محمد بخش صاحب "	عہر		سٹور کیپر "	عہر
۲۶۱	جناب منشی میر احمد صاحب "	۸ر	۲۷۵	جناب مرزا بدر الدین صاحب	
۲۶۲	جناب منشی محمد بخش صاحب "	۸ر		ٹھیکہ دار سنجولی "	عاـر
۲۶۳	جناب منشی جان محمد صاحب بٹ "	۸ر	۲۷۶	جناب شیخ قدرت اللہ صاحب ٹھیکہ دار "	عہر

	نام مع پتہ	
۲۷۷	جناب سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ شملہ	عا ر
۲۷۸	جناب منشی منظور محمد صاحب کلرک آف دی کورٹ، کوہ شملہ	عہ ر
۲۷۹	جناب منشی کریم بخش صاحب عدالت کوہ شملہ	۸ ر
۲۸۰	جناب خان صاحب بابو عبدالاحد صاحب اسسٹنٹ انجینئر	عـ٥ ر
۲۸۱	جناب منشی عبداللطیف صاحب محرر وکیل "	۸ ر
۲۸۲	جناب خواجہ عبدالصمد صاحب بی اے منصف رئیس اعظم "	عسـ٥ ر
۲۸۳	جناب بابو فتح دین صاحب کلرک کامرس ڈیپارٹمنٹ "	عـ٥ ر
۲۸۴	جناب منشی محمد حسن خان صاحب سپرنٹنڈنٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ	صہ ر
۲۸۵	جناب میر مشتاق احمد صاحب" کلرک آرمی ڈیپارٹمنٹ "	صہ ر
۲۸۶	جناب بابو عبدالعزیز صاحب اوورسیر	
۲۸۶	مینوسپل بورڈ، کوہ شملہ	عا ر
۲۸۷	جناب بابو امام الدین صاحب کلرک پنجاب بینک "	عہ ر
۲۸۸	جناب حاجی محمد جہانگیر صاحب بٹ پنشنر " "	عا ر
۲۸۹	جناب شیخ محمد اکبر صاحب ہیڈر گورنمنٹ پریس "	عہ ر
۲۹۰	متفرق از بصیغہ فروشان مارکٹ "	معہ ر
۲۹۱	جناب منشی الہ بخش صاحب، مونوٹائپ پریس "	سے ر
۲۹۲	جناب عبدالستار صاحب شال مرچنٹ	عہ ر
۲۹۳	جناب عزیز جان صاحب "	۸ ر
۲۹۴	جناب عبدالعزیز صاحب" سٹون مرچنٹ "	۸ ر
۲۹۵	جناب بابو نورالدین صاحب کلرک یونیو ڈیپارٹمنٹ "	۴ ر
۲۹۶	جناب بابو ممتاز حسین صاحب پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ "	عہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۲۹۷	جناب بابو محی الدین صاحب پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کوہ شملہ	عا/
۲۹۸	جناب بابو مطلوب حسن صاحب "	عہ/
۲۹۹	جناب حافظ میر غیاث الدین صاحب فارن ڈیپارٹمنٹ "	عہ/
۳۰۰	جناب بابو محمد اسمعیل صاحب آرڈننس ڈیپارٹمنٹ "	عا/
۳۰۱	جناب مولوی ابو صالح عبد المجید صاحب	عہ/
۳۰۲	جناب بابو محمد عبد اللہ صاحب ڈاک	عہ/
۳۰۳	جناب بابو غلام نبی صاحب "	عہ/
۳۰۴	جناب محمد رشید خان صاحب "	۸/
۳۰۵	جناب بابو عبد الغفار صاحب "	۸/
۳۰۶	جناب بابو نجم الدین صاحب "	۴/
۳۰۷	جناب فضل الٰہی صاحب "	۴/
۳۰۸	جناب بابو سندھے خان صاحب "	۸/
۳۰۹	جناب محمد حسن خان صاحب "	عہ/
۳۱۰	جناب بابو عبد الغنی صاحب آسلم "	۸/
۳۱۱	جناب بابو محمد احسن خان صاحب "	۴/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۳۱۲	جناب بابو عبد الاحد صاحب شملہ	۸/
۳۱۳	جناب بابو سراج الدین صاحب "	۸/
۳۱۴	جناب بابو امیر الدین صاحب "	۸/
۳۱۵	جناب بابو سیف اللہ شاہ صاحب "	عہ/
۳۱۶	جناب بابو عبد الحکیم صاحب "	۸/
۳۱۷	جناب بابو عبد المجید صاحب "	۸/
۳۱۸	جناب بابو عبد الرحمٰن صاحب "	۸/
۳۱۹	جناب بابو محمد امین صاحب "	عہ/
۳۲۰	جناب بابو محمد نصیر اللہ صاحب "	۸/
۳۲۱	جناب بابو عبد الحمید صاحب "	۸/
۳۲۲	جناب خان بہادر مولا بخش صاحب نقاشی فارن ڈیپارٹمنٹ "	۵ع
۳۲۳	جناب مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین "	للعہ/
۳۲۴	بقایا سال گذشتہ	۸ پائی
	جملہ میزان عام اغراض	سماسے/ ۵/۲ پائی

اشاعۃ الاسلام

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۱	جناب کریم احمد و محمد اصغر صاحبان		۱۲	جناب محمد صدیق ولد نجف علی صاحب	۴/
	معرفت مولوی سید حکیم الدین صاحب		۱۳	جناب شیخ گھیاون صاحب ″	ھہ/
	واعظ	سے/	۱۴	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب ″	۲/
۲	جناب قادر بخش صاحب شیشہ گر	للعہ/	۱۵	جناب شیخ واحد علی صاحب ″	۴/
۳	منجانب شیخ وہاج الدین صاحب		۱۶	جناب شیخ حیدر علی صاحب ″	۴/
	مرحوم، معرفت مولوی سلیمان		۱۷	جناب شیخ تفضل حسین صاحب ″	۸/
	صاحب واعظ	سے ۴/	۱۸	جناب شیخ شیر محمد صاحب ″	۲/
۴	جناب شیخ فضل احمد صاحب ″	عا/	۱۹	جناب دین محمد صاحب ″	۴/
۵	جناب شیخ تفضل حسین صاحب		۲۰	جناب لال محمد صاحب ″	عہ/
	رحمان پور ″	۴/	۲۱	جناب غلام حسین صاحب ″	۱/
۶	جناب شیخ خدا بخش صاحب ″	۴/	۲۲	جناب محمد شفیع صاحب ″	۶/
۷	جناب شیخ فضل احمد صاحب ″	۸/	۲۳	جناب شیخ للو صاحب ″	۴/
۸	جناب شیخ قوت علی صاحب ″	۸/	۲۴	جناب عبد الرحیم صاحب ″	۱/
۹	جناب عبد الغفور صاحب ″	۴/	۲۵	جناب قادر بخش صاحب ″	۲/
۱۰	جناب عبد الشکور صاحب ″	۴/	۲۶	جناب میری حجام صاحب ″	۴/
۱۱	جناب شیخ محمد صدیق صاحب ″	سے/	۲۷	منجانب الٰہ مرحوم ماجد علی صاحب ″	عہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۲۸	جناب کلو صاحب جراح معرفت مولوی سید سلیمان صاحب واعظ	عہ/
۲۹	اہلیہ ماجد علی صاحب "	۶/
۳۰	جناب لال محمد صاحب نداف "	۲/
۳۱	جناب دوست محمد صاحب "	۲/
۳۲	جناب عبد الحمید صاحب "	۱/۴
۳۳	جناب رمضان صاحب "	۶/
۳۴	جناب سعد اسد صاحب "	۲/
۳۵	جناب رحیم صاحب "	۳/
۳۶	جناب حسن علی صاحب "	۴/
۳۷	جناب اقبال حسن صاحب "	۱/
۳۸	جناب چمن صاحب "	۱/
۳۹	جناب بچو صاحب "	۴/
	(بذریعہ جناب مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ)	
۴۰	جناب محمد اسمٰعیل، سعد اللہ، عبد الحق، عزیز حسن، محمد عادل، و طفیل احمد صاحبان صوفی گنج ضلع ہمیرپور	سے ۶/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۴۱	انجمن الفرض ضلع ہمیرپور	سے/
۴۲	جناب پیر محمد صاحب تباکو فروش سیمپرپور، ضلع " "	عہ/
۴۳	جناب حافظ محمد صدیق صاحب پنشنر تھانہ دار سیمپرپور "	عہ/
۴۴	جناب مرزا رحمت اسد بیگ صاحب قانون گو راٹھ "	عا/
۴۵	جناب حبیب احمد صاحب کلرک نہر راٹھ "	عہ/
۴۶	جناب غلام مصطفٰے و شاہ بہادر خان و نور علی صاحبان راٹھ	عا/
۴۷	جناب کفایت علی صاحب تحصیلدار۔ راٹھ " "	۴/
۴۸	جناب حیدر بخش صاحب ٹھیکیدار راٹھ، ضلع "	۸/
۴۹	جناب محمد جمیل احمد صاحب "	۴/
۵۰	جناب محمد موسی کاظم صاحب نائب تحصیلدار " "	عہ/

نمبر	نام مع پتہ	چندہ	نمبر	نام مع پتہ	چندہ
۵۱	جناب محمد امیر اسد صاحب آذر نویس بذریعہ جناب مولوی سید حکیم الدین صاحب ہمیرپور	عہ/	۶۰	جناب میر حاتم علی، وسید امجد علی صاحبان راٹھ ضلع ہمیرپور	عہ/
۵۲	جناب محمد احسان اللہ خان و محمد کامل صاحبان ،، ،،	۸/	۶۱	جناب منشی عبدالرزاق صاحب سب انسپکٹر ،، ،،	عہ/
۵۳	جناب مٹھو بیگ صاحب پہری ،،	عہ/	۶۲	جناب مرزا احمد بیگ صاحب وغیرہ ۱۶ نفر ،، ،،	عصہ ۹/۲
۵۴	جناب ولی محمد صاحب قلندر، وزیر، وحسینی، وکریم صاحبان ،، ،،	عہ/	۶۳	نجف خان و نور محمد و مظفر حسن صاحبان ،، ،،	عا ۶/
۵۵	جناب عبدالباسط، خدا بخش وعوض علی صاحبان ،، ،،	عا ۶/	۶۴	جناب نواب و وزیر صاحبان وغیرہ راٹھ، ضلع ہمیرپور	عہ آ/
۵۶	جناب عبدالکریم، احمد خان، عالم خان، حسن خان صاحبان راٹھ، ضلع ہمیرپور ،،	عہ ۶/	۶۵	جناب تمیز الدین و قاضی صاحبان ٹھیکہ داران ،، ،،	صہ/
۵۷	جنلب غازی وچاہو، وچھمن وگھسیٹے صاحبان ،، ،،	عہ/	۶۶	معرفت جناب مولوی حکیم الدین صاحب واعظ ندوہ از موہبہ ضلع ہمیرپور	۱۵/
۵۸	جناب عید شاہ و جنگو وغیرہ صاحبان ،، ،،	عا/	۶۷	جناب شیخ محمد اصغر علی صاحب ساکن مدن ہوت، معرفت مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ	عا ۶/
۵۹	جناب عطاء اللہ خان وگلاب صاحبان راٹھ، ضلع ہمیرپور	۱۰/			

نمبر	نام مع پتہ	رقم
۶۸	مسلمانان جمال پور معرفت سلیمان صاحب واعظ	عہ/ [illegible]
۶۹	جناب محمد یوسف صاحب	
	ساکن جمال پور "	۴/
۷۰	جناب نور محمد خان صاحب "	۴/
۷۱	جناب حسن خان صاحب "	۲/
۷۲	جناب محمد عیسیٰ صاحب "	عہ/
۷۳	جناب بجو صاحب "	۸/
۷۴	جناب محمد شعیب صاحب "	۴/
۷۵	جناب کریم صاحب حجام "	۶ پائی
۷۶	جناب عبدالخالق صاحب "	۲/
۷۷	جناب کالے خان صاحب "	۱/
۷۸	مسماۃ سکونت صاحبہ "	۱/
۷۹	جناب رحمان صاحب "	۱/
۸۰	گنگوہی صاحب معرفت مولوی	
	سلیمان صاحب واعظ ندوۃ العلما	۲/
۸۱	جناب محمد یعقوب صاحب "	۱/
۸۲	جناب جمال الدین صاحب "	۱/
۸۳	جناب اسماعیل خان صاحب "	۶ پائی
۸۴	جناب ظہور خان صاحب "	۸/
۸۵	جناب عبدالرب صاحب "	۴/
۸۶	جناب شیخ محمد اصغر علی صاحب معرفت محمد ... صاحب واعظ	۶/۸
۸۷	مسلمانان جمال پور "	[illegible]
۸۸	جناب محمد یوسف صاحب ساکن جمال پور "	۴/
۸۹	جناب نور محمد خان صاحب "	۴/
۹۰	جناب حسن خان صاحب "	۲/
۹۱	جناب بندہ خدا صاحب "	۸/
۹۲	جناب نانی صاحبہ ... صاحب "	۸/
۹۳	جناب عبدالستار صاحب "	۸/
۹۴	جناب محمد عثمان صاحب "	۴/
۹۵	جناب کریم صاحب حجام	۶ پائی
۹۶	جناب محمد اسحاق صاحب "	۸/
۹۷	جناب رحیم خیاط صاحب "	۱/۳ پائی
۹۸	جناب ظہور خان صاحب "	۸/
۹۹	جناب امجد علی صاحب "	۴/
۱۰۰	بقایا مئی سنہ ۱۱ء	۶ پائی
۱۰۱	معرفت جناب مولوی حکیم الدین صاحب واعظ ندوہ	للعہ
۱۰۲	معرفت مولوی محمد سلیم صاحب "	
	بذریعہ مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواری	عـہ

نمبر	نام مع پتہ	تعداد رقم
١٠٣	جناب منشی عبدالغفور خانصاحب انجینیر اٹاوہ، معرفت جناب شاہ مولانا سلیمان صاحب پھلواروی	صہ ر
١٠٤	معرفت جناب مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ از ٹھیری، ڈاکخانہ سیف اللہ گنج ضلع سلطانپور	صہ ر
١٠٥	معرفت جناب مولوی محمد سلیم صاحب واعظ از ٹھیری ڈاکخانہ سیف اللہ گنج، ضلع سلطان پور	صہ ر
١٠٦	معرفت جناب مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ بذریعہ جناب مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی	عـــہ ١١ر
١٠٧	جناب مسماۃ آمنہ بی بی صاحبہ معرفت جناب مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی	١٣ر
١٠٨	معرفت مولوی محمد سلیم صاحب واعظ سابق	للعہ ٣ر
١٠٩	معرفت مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ سابق	للعہ ۵ر

جملہ میزان عام اغراض مالعـــہ ۴۵ ٣/ پائی

قیمت چرم قربانی وزکوۃ وغیرہ ندوۃ العلماء

بسعی مولوی غلام محمد صاحب شملوی

نمبر	نام مع پتہ	تعداد رقم
١	جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب میڈیکل آفسر بہاولپور	عـــہ ر
٢	جناب غلام حسن خان صاحب ریاست بہاولپور	عہ ر
٣	جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب بہاولپور	صہ ر
۴	جناب سید محمد اطہر صاحب دارا گنج، الہ آباد معرفت جناب معتمد صاحب تعلیمات	صہ ر
۵	جناب مولوی تمیز الدین صاحب	

نمبر	نام مع پتہ	تعداد رقم
۵	وکیل امبیٹر ضلع اورنگ آباد دکن معرفت یوسف الدین قادری متعلم ندوۃ العلماء	عہ/
۶	جناب سید فخر الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چورو، بیکانیر	عہ/
۷	جناب منشی فیض الحسن صاحب پیلی کوٹھی گولا گنج لکھنؤ قیمت یک کھال بکرہ	۶عہ/
۸	جناب مولوی محمد فصیح صاحب وکیل لکھنؤ، دو کھال بھیڑہ چرم قربانی	۱۲/
۹	جناب مولوی عبد السمیع صاحب نزول آفیسر لکھنؤ، دو کھال بھیڑہ چرم قربانی	ع۸/
۱۰	جناب سردار سبحان خاں صاحب ملازم مسٹر وایٹ صاحب پروفیسر کیننگ کالج لکھنؤ قیمت یک کھال بکرہ	ع۸/
۱۱	جناب مولوی برکت علی صاحب ایم-اے-ایل-ایل-بی ہیڈ ٹرانسلیٹر چیف کورٹ پنجاب	عللعہ/

نمبر	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۲	جناب ابو الفضل سید شاہ عباس صاحب لڑکانہ ضلع سکھر سندھ (بذریعہ معین ندوہ شملہ)	۶/
۱۳	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء کوہ شملہ	عہ/
۱۴	جناب مولوی منعم الدین صاحب ریڈر مونوٹائپ پریس کوہ شملہ	عہ/
	قیمت چرم قربانی	
۱۵	جناب بابو عبد القادر صاحب سکرٹری معین ندوہ کوہ شملہ	[illegible]
۱۶	جناب بابو عبد العزیز صاحب "	[illegible]
۱۷	جناب میاں عبد الغفور صاحب کاذن "	[illegible]
۱۸	جناب میاں عبد القادر صاحب ٹھیکہ دار "	۱۲/
۱۹	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ "	[illegible]
۲۰	جناب منشی عبد القادر صاحب اوورسیر نارتھ ویسٹرن ریلوے بورڈ "	[illegible]

نمبر	نام مع پتہ	تعداد رقم
	امداد یتامی	
۲۱	منجملہ چندہ عید الفطر کوہ شملہ حصہٴ امداد یتامی	ننـہ/ ۳۰ ۱۰/ ۲ پائی
۲۲	جناب اہلیہ محترمہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ شملہ	ننـہ/ ۳۰
۲۳	جناب اہلیہ محترمہ جناب عبد القادر صاحب، کوہ شملہ	لعـہ ۵/
۲۴	معرفت جناب سید ہاشم علی صاحب ,, امداد یتامی معرفت معین ندوہ شملہ	عـہ ۱۲/
۲۵	جناب منشی قلندر بخش صاحب ریکارڈ کیپر ریلوے بورڈ شملہ	سے ۱۲/
۲۶	جناب مرزا غلام حسن صاحب ریلوے بورڈ ,,	عـہ/
۲۷	جناب سید مہدی علی صاحب	عـہ/
۲۸	جناب منشی محمد ابراہیم صاحب ,,	عـہ/
۲۹	جناب مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین ریلوے بورڈ، کوہ شملہ	عـہ/

نمبر	نام مع پتہ	تعداد رقم
	آمدنی مد زکوۃ ندوۃ العلماء	
۳۰	جناب میر جمال الدین صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین ریلوے بورڈ، شملہ	سے/
۳۱	جناب بابو عبد الرحیم صاحب کلرک ریلوے بورڈ ,,	عا/
۳۲	جناب بابو غلام احمد صاحب کلرک ,,	عـہ/
۳۳	چندہ عید الفطر نصف حصہ ,,	ضـہ/ ۵/ ۱۵
۳۴	چندہ عید الضحی نصف حصہ ,,	صـہ/ ۱۰/ ۹
۳۵	قیمت چرم قربانی از زنانہ جناب عبد القادر صاحب ٹھیکیدار شملہ ۲- کھال،	سے ۱۴/
	جملہ میزان چرم قربانی و زکوۃ	ماللہ ۲۶۰ ۷/ ۲ پائی
	آمدنی فروخت کتب کتب خانہ ندوۃ العلماء معرفت ناظر کتب خانہ	
۱	کتب متفرقہ مکررات	سے ۱۵/
۲	مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین جلد دوم	للعـہ/
	میزان	عـہ ۱۵/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	چندہ دار العلوم من ابتداء اپریل [illegible]ء لغایت مارچ [illegible]ء	
۱	قیمت دو عدد انگشتری نقرئی آمدہ جلسہ پٹنہ	عا/
۲	جناب مولانا سید شبیر علی صاحب سابق مہتمم دار العلوم لکھنؤ	منعہ/
۳	جناب منشی گلزار علی صاحب پنشنر تحصیلدار محمود آباد ضلع سیتاپور معرفت جناب معتمد صاحب تعلیمات (بذریعہ معین ندوہ شملہ)	عا/
۴	جناب روشن خان صاحب انبالوی، کوہ شملہ	صہ/
۵	جناب محمد ایوب صاحب کلاتھ شاپ جتوک، کوہ شملہ	عہ/
۶	جناب بابو غلام قادر صاحب کلرک دفتر اگزامینر ملٹیری اکس شملہ	عہ/
۷	جناب منشی عبد الرحمان صاحب مارکٹ، کوہ شملہ	عہ/
۸	جناب بابو تاج الدین احمد صاحب کلرک کامرس ڈیپارٹمنٹ کوہ شملہ	صہ/
۹	جناب بابو عبد القادر صاحب رئیس و سکرٹری معین ندوہ ،،	صہ/
۱۰	جناب بابو بدر الدین صاحب ٹھیکہ دار سنجولی ،،	عا/
۱۱	جناب بابو برکت علی صاحب ریلوے بورڈ ،،	عا/
۱۲	انجمن احمدیہ ،،	سے/
۱۳	جناب بابو محمد عبد اللہ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ٹو آفس بارنس کواٹ کوہ شملہ	صہ/
۱۴	جناب منشی عبد القادر صاحب نائب مالک آرمی پریس کوہ شملہ	عاہ/
۱۵	جناب مرزا محمد بیگ صاحب دندان ساز ،،	عہ/
۱۶	جناب جان محمد صاحب گھڑی ساز، کوہ شملہ	۸/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۱۷	جناب خواجہ کبیر جو صاحب		۲۷	جناب شیخ عبدالرزاق صاحب	
	رئیس کوہ شملہ	۵ر		جام مرچنٹ، کوہ شملہ	۸ر
۱۸	جناب حاجی عبدالصمد صاحب		۲۸	جناب احمد جو صاحب کشمیری	
	اپر بازار ،،	عہ ر		اپر بازار ،،	۸ر
۱۹	جناب محمد سلطان صاحب		۲۹	جناب خان سرور صاحب سوداگر	عہ ر
	شال مرچنٹ ،،	۸ر	۳۰	جناب محمد زکریا صاحب گھڑی ساز	
۲۰	جناب غلام محمد صاحب			اپر بازار ،،	عہ ر
	امرتسری ،،	عہ ر	۳۱	جناب نظیر احمد صاحب ،،	عہ ر
۲۱	جناب محمد عمر جو صاحب ،،	عہ ر	۳۲	جناب محمد امیر صاحب گھڑی ساز	
۲۲	جناب نورالدین صاحب			اپر بازار ،،	۸ر
	سٹون مرچنٹ ،،	۳ر	۳۳	جناب محمد عمر صاحب نعمانی	
۲۳	جناب محمد اکبر خان صاحب			لوئر بازار ،،	۸ر
	مالک کابل کمپنی ،،	عہ ر	۳۴	جناب شیخ محمد مشرف صاحب	
۲۴	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب			تمباکو فروش ،،	عہ ر
	مالک میڈیکل ہال ،،	عہ ر	۳۵	جناب شیخ کرم صاحب آئینہ فروش	عہ ر
۲۵	جناب نور محمد و محمد حسن صاحبان		۳۶	جناب عبدالغنی صاحب جفت فروش	۸ر
	سوداگران ظروف ،،	عہ ر	۳۷	جناب فیض محمد صاحب ،،	۸ر
۲۶	جناب سیف الدین صاحب سٹون مرچنٹ	۸ر	۳۸	جناب میاں محمد اسمٰعیل صاحب ،،	۴ر

نمبر	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبر	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۳۹	جناب اشفاق الرحمن صاحب عطار، کوہ شملہ	۴ر	۵۱	جناب مہدی حسین صاحب خانساماں کوہ شملہ	عہ ر
۴۰	متفرق چندہ از لوئر بازار ״	۱۲ عہ ر	۵۲	جناب شیخ علی محمد صاحب جام فروش اپر بازار ״	عہ ر
۴۱	جناب مستری میاں جان صاحب رڈی گودام ״	عہ ر	۵۳	متفرق چندہ از بعضیہ فروشان و میوہ فروشان ״	سے ر
۴۲	جناب بابو عبدالعزیز صاحب سب اوورسیر سیون پلٹن ״	عہ ر	۵۴	جناب بابو دین محمد صاحب بی۔ اے۔ ״	سے ر
۴۳	جناب مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین ״	صہ ر	۵۵	جناب بابو حبیب اللہ صاحب مینو سپلیٹی ״	عہ ر
۴۴	جناب میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس ریلوے بورڈ ״	سے ر	۵۶	جناب بابو محمد حسن خان صاحب کلرک دفتر اگزامینر ملٹری ورکس ״	عہ ر
۴۵	جناب بابو نور بخش صاحب ״	عا ر	۵۷	جناب بابو عبداللطیف صاحب	۸ ر
۴۶	جناب منشی عبدالرحیم صاحب ״	عا ر	۵۸	جناب بابو محمد جہانگیر صاحب	عہ ر
۴۷	جناب بابو غلام محمد صاحب ٹکٹ ار ״	عہ ر	۵۹	جناب بابو عبدالاحد صاحب	عہ ر
۴۸	جناب بابو بشیر حسین صاحب کلرک ریلوے بورڈ ״	عہ ر	۶۰	جناب بابو عبدالغفور صاحب	۸ ر
۴۹	جناب منشی محمد حسن صاحب کلرک	عہ ر	۶۱	جناب بابو محمد یوسف صاحب	۸ ر
۵۰	جناب منشی عبدالحق صاحب ״	عہ ر	۶۲	جناب بابو عبدالحکیم صاحب	عہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۶۳	جناب بابو سراج الدین صاحب کلرک دفتر انگزامنر ملٹری ورکس کوہ شملہ	۴ ر	۷۸	جناب محمد شہاب الدین صاحب کوہ شملہ	عہ ر
۶۴	جناب بابو عبد الغنی صاحب "	۴ ر	۷۹	جناب بابو شیخ محمد اکرام اللہ صاحب	عہ ر
۶۵	جناب محمد حسن خان صاحب "	۴ ر	۸۰	جناب بابو سید مبارک حسن صاحب	۸ ر
۶۶	جناب بابو عبد الغفار صاحب "	۸ ر	۸۱	جناب محمد بخش صاحب "	۸ ر
۶۷	جناب بابو غلام قادر صاحب "	۲ ر	۸۲	جناب بابو میر احمد صاحب " دفتر کائنات فضائیہ "	۸ ر
۶۸	نامعلوم الاسم "	۲ ر			
۶۹	جناب بابو محمد شریف صاحب "	۴ ر	۸۳	جناب بابو فرخ حسن صاحب "	۲ ر
۷۰	جناب بابو عبد الکریم صاحب "	۲ ر	۸۴	جناب بابو عطا محمد صاحب "	۳ پائی
۷۱	جناب بابو محمد عبد اللہ صاحب ڈار "	عہ ر	۸۵	منجملہ چندۂ عید الفطر حصہ دار العلوم	مے ۱۰ ر ۲/۱ پائی
۷۲	جناب بابو محمد حفیظ صاحب "	۸ ر	۸۶	جناب بابو تمیز الدین خان صاحب ریلوے ٹیلیگراف انسپکٹر "	عہ ر
۷۳	جناب بابو محمد عظمت اللہ خان صاحب	۴ ر			
۷۴	جناب بابو ولایت علی شاہ صاحب دفتر کائنات فضائیہ "	عہ ر	۸۷	جناب بابو عبد الرحمان خان صاحب سٹور کیپر مونو ٹائپ پریس "	۸ ر
۷۵	نامعلوم الاسم "	۸ ر	۸۸	جناب بابو بشیر احمد صاحب کلرک " "	ے ر
۷۶	جناب بابو مولا بخش صاحب "	عہ ر			
۷۷	جناب بابو محمد عبد اللہ صاحب منہاس "	عہ ر	۸۹	جناب بابو عبد العزیز خان صاحب ڈسپیچر "	۸ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۹۰	جناب بابو محمد عثمان صاحب کیوٹر کوہ شملہ	۴ر
۹۱	جناب بابو آرداتا صاحب کاپی ہولڈر	۴ر
۹۲	جناب سید مشتاق علی صاحب	۴ر
۹۳	جناب سید جلال الدین صاحب	۴ر
۹۴	جناب بابو کرم بخش صاحب	۴ر
۹۵	جناب منشی عبدالغفار صاحب	عہ ر
۹۶	جناب منشی الٰہی بخش صاحب سکشن ہولڈر کریٹنگ برانچ	عہ ر
۹۷	جناب منشی محمد خان صاحب گل انچارج پریس ڈیپارٹمنٹ	۸ر
۹۰	جناب منشی محمد عثمان صاحب کنٹریکٹر	۸ر
۹۹	جناب منشی محمد خلیل صاحب	۲ر
۱۰۰	جناب منشی روشن علی صاحب	۲ر
۱۰۱	جناب منشی شرافت حسین صاحب	۲ر
۱۰۲	جناب بابو عبدالرشید خان صاحب کرکٹینگ تراجہ ٹائپ پریس	۴ر
۱۰۳	جناب منشی عبدالغفار صاحب کوہ شملہ	۲ر
۱۰۴	جناب منشی شمس الدین صاحب	۴ر
۱۰۵	جناب شیخ گھسیٹے صاحب دفتری	۲ر
۱۰۶	جناب سید حمید حسین صاحب	۲ر
۱۰۷	جناب علی بخش صاحب	۲ر
۱۰۸	جناب میاں حمید الدین صاحب	۲ر
۱۰۹	جناب شیخ نیاز احمد صاحب	۱ر
۱۱۰	جناب بابو شہزادو خان صاحب کیولورڈا پر موٹو ٹائپ پریس	۴ر
۱۱۱	جناب بابو بھگت رام صاحب	۴ر
۱۱۲	چندہ متفرق عید الفطر نصف حصہ	[illegible] ۵ پائی
۱۱۳	چندہ عید الضحیٰ نصف حصہ	[illegible] ۱۰ پائی
۱۱۴	جناب محمد محمود اللہ بادشاہ صاحب رئیس مدراس	[illegible]

جملہ میزان چندہ دارالعلوم
[illegible] ر
۴ر ۳ [illegible]

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	چندہ وظائف ندوۃ العلما		۸	جناب الحاج خان بہادر عبدالعزیز	
۱	جناب نواب صاحب بہادر			بادشاہ سفیر سلطان روم مدراس	صہ/
	بالقابہ، والی ریاست بہاولپور		۹	جناب ایم۔ اے حیات پاچھا	
	خلد اللہ ملکہٗ دو سال	سمار/		صاحب مدراس	صہ/
۲	جناب امیر الامراء ناصر الاسلام		۱۰	جناب محمد محمود اسد بادشاہ صاحب	للعہ/
	شیخ بہاء الدین صاحب سابق		۱۱	جناب حاجی بدر الدین صاحب	دللعہ/
	وزیر ریاست جوناگڑھ ۔	ماعہ/	۱۲	جناب ٹی امین الدین صاحب	للعہ/
۳	جناب مولانا حبیب الرحمن خان		۱۳	جناب بلیالم حاجی عبدالرحمن صاحب	للعہ/
	صاحب رئیس شروانی بھیکن پور		۱۴	جناب کنم باڈی عبدالقادر صاحب	مدسہ/
	ضلع علیگڈہ	ماصہ/	۱۵	جناب محمد عبدالکریم صاحب فاروقی	لعہ/
۴	جناب منشی محمد احتشام علی صاحب		۱۶	جناب منشی امداد حسین صاحب	
	رئیس کاکوری و معتمد مال ندوۃ العلما	ماعہ		موضع اساس، پوسٹ مئو،	
۵	جناب سیٹھ حاجی محمد حنیف صاحب			ضلع گیا	صہ/
	رئیس و تاجر انگاناپانک اسٹریٹ مدراس	ہ/	۱۷	جناب منشی محمود حسین صاحب	.
۶	جناب مولوی حمید الدین صاحب			ہیڈ کانسٹبل محرر تھانہ اہرورہ	
	پروفیسر میور کالج الہ آباد	معہ/		ضلع مرزاپور	۳عہ/
۷	جناب مولوی ظفر اللہ خان صاحب		۱۸	جناب بھگو خان صاحب	
	ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ	صہ/		تاجر عطر، فرخ آباد	دعہ/

تعداد	نام مع پتہ	نمبر
	(بذریعہ معین ندوہ شملہ)	
ماعسہ/	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب بیضہ فروش کوہ شملہ	۱۹
عہ/	جناب مولوی علاء الدین صاحب واعظ "	۲۰
عہ/	جناب سردار نتھا سنگھ صاحب ریلوے بورڈ "	۲۱
عہ/	جناب بابو محمد حسن خان صاحب "	۲۲
سے/	جناب منشی برکت علی صاحب "	۲۳
عہ/	جناب منشی بشیر حسن صاحب "	۲۴
عہ/	جناب مولوی ابو المعالی جواد صاحب	۲۵
عہ/	جناب منشی عبد الغفار صاحب "	۲۶
دعسہ	جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر ورمیں گوڈون اسٹریٹ نمبر ۲۳ مدراس	۲۷
	جملہ میزان چندہ وظائف ندوۃ العلماء	
السماعہ للعہ/ ۳/		

تعداد	نام مع پتہ	نمبر
	تعلیم سنسکرت بھاشا	
دعسہ/	جناب مولانا محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈہ	۱
دعسہ/	جناب مولوی علی الدین حسن صاحب ناظم عدالت دیوانی اورنگ آباد، دکن	۲
عہ/	جناب مولوی نواب علی صاحب پروفیسر بڑودہ کالج بڑودہ	۳
	(چندہ تعلیم سنسکرت بذریعہ معین ندوہ شملہ)	
عاہ/	جناب مولوی منعم الدین صاحب اسسٹنٹ کوہ شملہ	۴
	جناب عبد الرب صاحب مجلوی	۵
عاہ/	منعم الدین صاحب "	
عاہ/	جناب عبد الرزاق صاحب	۶
عاہ/	جناب محمد احمد صاحب "	
عاہ/	جناب ابو الخیر صاحب "	
صہ/ ۲	جناب بابو عبد اللہ بیگ صاحب	
سہ ۲	میزان کل	

[illegible]	نام مع پتہ	[illegible]
	تعلیم عربی	
۱	جناب منشی محمد اسحاق صاحب بھدوہی، ضلع مرزاپور	عہ ر
	تعمیر مسجد	
۱	جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب بھاولپور، بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی۔	عا ر
	تعمیر بورڈنگ ندوۃ العلماء	
۱	جناب مولوی سید علی صاحب زینبی، قائم مقام ادیب ندوۃ العلماء لکھنؤ،	۵ ر
	عام تعلیم	
۱	جناب ناظر حسن صاحب، معرفت جناب مولانا عبدالحی صاحب، نائب ناظم ندوۃ العلماء، بستی	للعہ ر
	(انعام تفسیر وحدیث)	
۱	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار تحصیل صفی پور ضلع اناؤ	عہ ۵ ر
	تعلیم دینیات	
۱	جناب خواجہ سید ضیاء الدین صاحب گھسیار منڈی لکھنؤ بتقریب بسم اللہ خوانی دختر خود۔	للعہ ر
۲	جناب مولوی حکیم سید عبدالحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ	عنہ ر
	میزان	۵ ر
	چندہ مستقل سالانہ	
۱	جناب ڈاکٹر محمد عظیم صاحب، اسسٹنٹ سرجن پشاور	سہ ر

نقشہ تنخواہ ملازمین کتبخانہ ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل ۱۹۱۱ع لغایت مارچ ۱۹۱۲ع

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارگذاری	رقم واجب الوصول	کیفیت
۱	ناظر کتبخانہ	عہ ر	یکسال	مالعہ ر	
۲	فراش کتبخانہ	صہ ر	۱۱ ماہ ۵ یوم	صہ ۱۱ر ۲ پائی	
	میزان کل			ماصہ ۱۱ر ۲ پائی	

نقشہ تنخواہ کارندہ جائداد موقوفہ شاہجہانپور من ابتدائے اپریل ۱۹۱۱ع لغایت مارچ ۱۹۱۲ع

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارگذاری	رقم واجب الوصول	کیفیت
۱	منشی ناظم علی صاحب مختار متعینہ وقف ضلع شاہجہانپور	عہ	یکسال	مالعہ ر	

نقشہ تنخواہ ملازم واعظین اشاعۃ الاسلام ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل ۱۹۱۱ع لغایت مارچ ۱۹۱۲ع

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارگذاری	رقم واجب الوصول	کیفیت
۱	مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ	سہ ر	۷ ماہ ۲۲ یوم	ماعسہ ر	
۲	مولوی محمد سلیم صاحب واعظ	عسہ ر	۹ ماہ	مالعہ ر	
۳	مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ	عسہ	۹ ماہ	مالعہ ر	
	میزان الکل			صماعہ ر	

نقشہ تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل ۱۹۱۱ع لغایت مارچ ۱۹۱۲ع

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارگذاری	رقم واجب الوصول	کیفیت
۱	مہتمم ندوۃ العلماء	عسہ	یکسال	مالعہ ر	

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ واجب الوصول	کیفیت
٢	محرر دفتر مراسلات	[illegible]	یکساں	[illegible]	یکم اکتوبر سنہ ١١ء سے اضافہ
٣	چپراسی	[illegible]	١٠ ماہ ٢٠ یوم	[illegible] ار ١١ پائی	پانچ روپیہ ماہوار کا ہوا
	میزان کل			[illegible]	

نقشہ تنخواہ ملازمین وکلائے ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل سنہ ١١ء لغایت مارچ سنہ ١٩١٢ء

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ واجب الوصول	کیفیت
١	مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء	[illegible]	یکساں	[illegible]	جنوری سنہ ١٩١٢ء سے [illegible] ماہوار کا اضافہ ہوا
٢	وکیل دوم ہنگامی	[illegible]	٩ یوم فروری سنہ ١٢ء	[illegible] ١٤ ار ١٠ پائی	
	میزان کل			[illegible] ١٤ ار ١٠	

نقشہ تنخواہ ملازمین دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل سنہ ١١ء لغایت مارچ سنہ ١٩١٢ء

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ واجب الوصول	کیفیت
١	قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر	[illegible]	یکساں	[illegible]	
٢	مولانا شیخ محمد صاحب ادیب	[illegible]	١١ ماہ ٢٧ یوم	[illegible] ار ١١ پائی	
٣	مولوی سید عبد الکریم صاحب فقیہ اول	[illegible]	۵ ماہ ٦ یوم	[illegible] ١۵ ار ١١ پائی	ان کا تقرر ٢۵ ستمبر سنہ ١١ء سے ہوا
٤	مولوی سید علی صاحب قائم مقام ادیب	[illegible]	یکساں	[illegible] ٢ ار ٣ پائی	انکو [illegible] ماہوار الاونس قائم مقام ادیب [illegible] ملتا ہے اور معاوضہ اہتمام من ابتدائے ۵ فروری سنہ ١٢ء بحساب [illegible]
۵	سید پیارے صاحب بی اے قائم مقام سکنڈ ماسٹر	[illegible]	٣ ماہ ٢٩ یوم	[illegible] ٨ ر ٩ پائی	ان کا تقرر ٢ مارچ سنہ ١٢ء سے بطور قائم مقامی ہوا

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ واجب الوصول	کیفیت
۶	مولوی سید سلیمان صاحب نائب ادیب	صہ ر	یکساں	سما ر	
۷	مولوی محمد شبلی صاحب مدرس عربی	سہ ر	یکساں	ماسہ ر	
۸	مولوی سلطان احمد صاحب مدرس عربی	عـــہ	یکساں	ما ر	
۹	مولوی عبد السلام صاحب مدرس عربی	عہ ر	۱۱ ماہ ۲۹ یوم	مالعہ ۲/۳ پائی	
۱۰	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس عربی	عہ ر	یکساں	ماللعہ ر	
۱۱	مولوی محمد یوسف صاحب مدرس عربی	عہ ر	۹ ماہ ۲ یوم	مالہ لبہ ۹ پائی	
۱۲	ماسٹر دین محمد صاحب تھرڈ ماسٹر	عہ ر	۹ ماہ ۱۶ یوم	مالعہ ۱۵ پائی	
۱۳	ماسٹر عبد الجلیل صاحب فورتھ ماسٹر	عہ ر	یکساں	ماللعہ ر	
۱۴	پنڈت لوکناتھ صاحب معلم بھاشا	عہ ر	۱۱ ماہ ۴ یوم	ماالعہ عہ ۵/۳ پائی	
۱۵	ماسٹر فدا حسین صاحب معلم ریاضی	عـــہ ر	یکساں	مالـہ ر	
۱۶	مولوی قمر الدین صاحب مدرس عربی	عـــہ ر	یکساں	مالـہ ر	
۱۷	منشی عبد الحفیظ صاحب محرر دار العلوم	سے و عہ	۹ ماہ ۱۳ یوم	لبہ ۱۲ ر	۱۰ اپریل ۱۱ء کو بمشاہرہ سے ماہوار تقرر ہوا اور ۲ نومبر ۱۱ء سے عہ ماہوار ترقی ہوئی
۱۸	منشی سید علی صاحب مہتمم محرر دار العلوم	عہ ر	۱۹ یوم فروری سنہ ۱۱ء	سے ۹ ر	
۱۹	منشی فضل حسین صاحب محرر معتمد صاحب دار العلوم	صہ ر	۷ ماہ ۲۹ یوم	لعہ ۱۳/۶ پائی	
۲۰	منصور علی چپراسی دار العلوم	صہ ر	یکماہ ۱۲ یوم	سے ۶/۲ پائی	

۴۸۶

فہرست عطیات چندہ ندوۃ العلما

من ابتدائے یکم اپریل ۱۹۱۲ء لغایت اکتوبر ۱۹۱۲ء

نمبر	تفصیل	رقم
۱	پراونشل گورنمنٹ گرانٹ اِن ایڈ۔	سہ اہالعہ ۱۰/۸/۹
۲	عطیہ سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	اعہ
۳	عطیہ سرکار عالی والی ریاست حیدر آباد دکن خلد اللہ ملکہ۔ بحساب سو روپیہ ماہوار حالی	عالعہ ۳/
۴	آمدنی وقف حمزہ پور ضلع شاہجہانپور	ما/
۵	آمدنی جائداد موقوفہ مولوی خدا یار خان صاحب موضع بھرتنا پور ضلع بریلی	ععہ ۴/
۶	آمدنی جائداد موقوفہ خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب مرحوم معرفت منشی احتشام علی صاحب ٹرسٹی اوقاف رئیس کاکوری	ماصہ
۷	آمدنی کرایہ دوکان موقوفہ چندوسی ضلع مراد آباد	صہ
۸	آمدنی مکان موقوفہ واقع للت پور ضلع جھانسی	سہ ۱۴/
۹	کرایہ مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ	مالعہ
	میزان	عالعہ ۸/۱۵

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

چندہ ممبری

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	بذریعہ جناب بابو نظام الدین صاحب امرتسر		۸	جناب میاں نور محمد صاحب تاجر چرم امرتسر	صہ/
۱	جناب حافظ محمد حلیم صاحب تاجر چرم و آنریری مجسٹریٹ کانپور	صہ/	۹	جناب حاجی قادر بخش و مولا بخش صاحبان تاجران چرم امرتسر	صہ/
۲	جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم امرتسر	صہ/	۱۰	جناب میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	صہ/
۳	جناب شیخ شمس الدین و مہر بخش صاحبان تاجر چرم امرتسر	صہ/	۱۱	جناب شیخ محمد جمیل صاحب سوداگر آنریری مجسٹریٹ امرتسر	صہ/
۴	جناب شیخ علی بخش صاحب تاجر چرم و میونسپل کمشنر امرتسر	صہ/	۱۲	جناب شیخ علی محمد صاحب تاجر چرم	صہ/
۵	جناب میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	صہ/	۱۳	جناب بابو شمس الدین صاحب تاجر چرم	صہ/
۶	جناب میاں قمر الدین صاحب سوداگر و میونسپل کمشنر امرتسر	صہ/	۱۴	جناب مولوی محمد حکمت اللہ خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی امرتسر	صہ/
۷	جناب میاں فیروز الدین صاحب سوداگر و آنریری مجسٹریٹ	صہ/	۱۵	جناب میاں اللہ جوایا صاحب تاجر چرم امرتسر	صہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۶	جناب حاجی غلام حسین و خدا بخش صاحبان تاجر چرم امرت سر	صہ/
۱۷	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر	صہ/
۱۸	جناب حاجی پیر محمد احمد الدین صاحب و صدر الدین صاحبان تاجر چرم امرتسر	صہ/
۱۹	جناب خان صاحب شیخ فضل کریم صاحب بی اے افسر مال بندوبست امرتسر	صہ/
۲۰	جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب بی اے - ایل ایل بی وکیل امرتسر	صہ/
۲۱	جناب میاں غلام مصطفےٰ صاحب سوداگر و میونسپل کمشنر امرت سر	صہ/
۲۲	جناب میاں غلام نبی صاحب سوداگر پشمینہ موری گنج امرتسر	صہ/
۲۳	جناب میاں عبد اللہ لو صاحب سوداگر پشمینہ کٹڑہ اہلووالیان امرتسر	صہ/
۲۴	جناب میاں حسام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرت سر	صہ/
۲۵	جناب میاں محمد بخش صاحب سوداگر پشمینہ کٹڑہ اہلووالیان امرتسر	صہ/
۲۶	جناب میاں حبیب اللہ صاحب سوداگر پشمینہ چکی دروازہ گھنٹہ گھر امرت سر	صہ/
۲۷	جناب میاں کریم الدین صاحب سوداگر مشین ہال بازار امرتسر	صہ/
۲۸	جناب ماسٹر عبد الرحمن خان صاحب مدرس ریاضی و سائنس ایم۔ اے - او ہائی اسکول امرتسر	صہ/
۲۹	جناب میاں محمد نظر احمد صاحب طالب علم ہائی کلاس ایم اے - او ہائی اسکول امرت سر	صہ/
۳۰	جناب میاں بڈھے شاہ صاحب سوداگر کٹڑہ موری گنج امرتسر معرفت جناب مولوی مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری بسعی جناب مولوی مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب سب جج۔	صہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	چندہ ہوشیارپور	
۳۱	جناب خان بہادر منشی محمد علی خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نابنور ضلع ہوشیارپور	ص/
۳۲	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس اعظم	ص/
۳۳	جناب مولوی الٰہی بخش صاحب پلیڈر	ص/
۳۴	جناب شیخ نیاز محمد صاحب ایم۔اے پلیڈر	ص/
۳۵	جناب خان صاحب یار محمد صاحب رئیس و ذیلدار جاخلان	ص/
۳۶	جناب فقیر سید افتخار الدین صاحب مہتمم بندوبست	ص/
۳۷	جناب مرزا امین اللہ صاحب نائب مہتمم بندوبست	ص/
۳۸	جناب راجہ ولی اللہ خان صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس	عہ
۳۹	جناب مولوی محمد اشرف صاحب سکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول	ص/
۴۰	جناب ڈپٹی احمد بخش صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصبہ شام چوراسی ضلع ہوشیارپور	ص/
۴۱	جناب مولوی جان محمد صاحب ہوشیارپوری تحصیلدار پالم پور ضلع گانگڑا	ص/
	چندہ قصور ضلع لاہور	
۴۲	جناب مولوی عبدالقادر صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب	ص/
۴۳	جناب مولوی غلام محی الدین صاحب پلیڈر	ص/
۴۴	جناب مولوی محمد داؤد صاحب مختار	ص/
۴۵	جناب میاں فضل دین صاحب گورا	عہ
۴۶	جناب میاں حاجی محمد صاحب مالک کارخانہ	ص/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	وزیر آباد ضلع گجرانوالہ		۶۰	جناب سردار عظمت اللہ خان صاحب	صہ/
۴۷	جناب راجہ محمد اکرام اللہ خانصاحب رئیس اعظم	صہ/	۶۱	جناب قاضی مرید صابر صاحب	صہ/
۴۸	جناب مولوی مرزا محمد ظفر اللہ خانصاحب سب جج	صہ/	۶۲	جناب چودہری امیر بخش صاحب چمرنگ معہ برادری پوسٹ نظام آباد ضلع گجرانوالہ	صہ/
۴۹	جناب قاضی باقر شاہ صاحب	صہ/		**چندہ سیالکوٹ**	
۵۰	جناب چودہری حیات صاحب وکیل	صہ/	۶۳	جناب شیخ پیر محمد و محمد جان صاحبان سوداگران چھاونی	صہ/
۵۱	جناب بابو غلام حسن صاحب	صہ/	۶۴	جناب شیخ مہر بخش صاحب سوداگر	صہ/
۵۲	جناب شیخ نیاز احمد صاحب سوداگر	صہ/	۶۵	جناب چودہری کلو خانصاحب بزقصاب	صہ/
۵۳	جناب حاجی ملک غلام مصطفی خانصاحب سوداگر	صہ/	۶۶	جناب پیر ماہی صاحب سوداگر	صہ/
۵۴	جناب حاجی ملک بوٹا صاحب سوداگر	صہ/	۶۷	جناب شیخ محمد سلطان صاحب سوداگر	صہ/
۵۵	جناب حاجی عمر بخش صاحب سوداگر	صہ/	۶۸	جناب شیخ نبی بخش و خدا بخش صاحبان سوداگران چرم	صہ/
۵۶	جناب شیخ دین محمد صاحب سوداگر	صہ/	۶۹	جناب شیخ چراغ دین صاحبان وغیرہ	
۵۷	جناب شیخ مولا بخش صاحب سوداگر	صہ/			
۵۸	جناب میاں محمد دین صاحب سوداگر	صہ/			
۵۹	جناب شیخ عبد القادر صاحب سوداگر	صہ/			

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	سوداگران چرم	صہ/
۷۰	جناب بابو علی گوہر صاحب	صہ/
۷۱	جناب میاں اللہ رکھا صاحب	صہ/
۷۲	جناب چودھری نصیر الدین و امام الدین صاحبان	صہ/
۷۳	جناب احمد حامد صاحب سوداگر چرم	صہ/
۷۴	جناب مولوی محمد شفیع صاحب افسر مال	صہ/
۷۵	جناب سائیں محمد فاضل صاحب ٹھیکہ دار	صہ/
۷۶	جناب حاجی چودھری سلطان محمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا	صہ/
۷۷	جناب چودھری محمد امین صاحب پلیڈر	صہ/
۷۸	جناب چودھری نصر اللہ خان صاحب ر	صہ/
۷۹	جناب شیخ ظہور الٰہی صاحب ر	صہ/
۸۰	جناب شیخ علی بخش صاحب مختار	صہ/
۸۱	جناب میاں حسین الدین صاحب پلیڈر	صہ/
۸۲	جناب راجہ عطا محمد خان صاحب آنریری سب جج	صہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۸۳	جناب بابو خورشید عالم صاحب کلرک آف دی کورٹ	صہ/
۸۴	جناب شیخ مولا بخش صاحب سوداگر چوب	صہ/
۸۵	جناب حاجی میاں غلام علی صاحب ٹھیکہ دار	صہ/
۸۶	جناب بابو فضل احمد صاحب سٹور کیپر چھاؤنی	صہ/
	چندہ گجرات پنجاب	
۸۷	جناب نواب ملک خدا بخش خان صاحب ڈسٹرکٹ جج	صہ/
۸۸	جناب سردار یار محمد خان صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	صہ/
۸۹	جناب خان بہادر احمد حسین خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	صہ/
۹۰	جناب شہزادہ محمد یوسف خان صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	صہ/
۹۱	جناب ملک شیر محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر فارسی ضلع گجرات	صہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۹۲	جناب چودہری فضل علی خانصاحب آنریری سول جج	صہ/	۱۰۲	جناب ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب چیف میڈیکل افسر ریاست نابھہ	صہ/
	چندہ گجرانوالہ پنجاب				
۹۳	جناب نواب اسلم حیات خانصاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرانوالہ	صہ/	۱۰۳	جناب قاضی محمد خلیل صاحب بریلی	عہ/
۹۴	جناب میاں عبدالحمید صاحب سب جج	صہ/	۱۰۴	جناب حکیم محبوب علے صاحب رئیس انولہ ضلع بریلی	عہ/
۹۵	جناب فقیر سید جلال الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر		۱۰۵	جناب مولوی سید عبدالودود صاحب رئیس بریلی	صہ/
۹۶	جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر	صہ/	۱۰۶	جناب حاذق الملک حکیم حافظ اجمل خانصاحب رئیس دہلی	عہ
۹۷	جناب بابو عبدالعزیز صاحب پلیڈر	صہ/			
۹۸	جناب بابو عطا محمد صاحب "	صہ/			
۹۹	جناب مولوی عبدالحق صاحب "	صہ/	۱۰۷	جناب سید باقر صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی وکیل بستی	صہ/
	چندہ متفرق				
۱۰۰	جناب مولوی سید محمد اسماعیل صاحب وکیل و آنریری سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ ہمیرپور	صہ/	۱۰۸	جناب مولوی نور محمد صاحب موضع لکھا۔ضلع موتی ہاری	صہ/
۱۰۱	جناب حاجی محمد یعقوب خانصاحب رئیس پیلی کوٹھی علیگڈہ	صہ/	۱۰۹	شیخ ابو الحسن صاحب موضع جہازیوی ڈاکخانہ بلندر ضلع موتی ہاری	صہ/
			۱۱۰	جناب شیخ عبدالکریم صاحب موضع کندہو	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	صہ/
۱۱۱	جناب شیخ امیر الحسن صاحب	صہ/
۱۱۲	جناب منشی ریاضیت حسن صاحب موضع لکھی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	صہ/
۱۱۳	جناب شیخ ولی محمد صاحب موضع لکھی۔ ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	صہ/
۱۱۴	جناب شیخ امانت حسین صاحب موضع سرہرو ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	صہ/
۱۱۵	جناب مولوی ضیا الدین صاحب وکیل بارہ بنکی	صہ/
۱۱۶	جناب مولوی ولایت علی صاحب وکیل بارہ بنکی	صہ/
۱۱۷	جناب مولوی نواب علی صاحب وکیل بارہ بنکی	صہ/
۱۱۸	جناب مولوی نصیر الدین حیدر صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	ڈپٹی کلکٹر	صہ/
۱۱۹	جناب مسیح الدین صاحب بیرسٹر بارہ بنکی	صہ/
۱۲۰	جناب فصیح الدین صاحب نعمانی ردولی ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۲۱	جناب قاضی ولی الحق صاحب ردولی۔ ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۲۲	جناب شیخ مختار احمد صاحب وکیل بارہ بنکی	صہ/
۱۲۳	جناب شیخ انوار الرحمان صاحب قدوائی ٹیچر ہیوٹ اسکول بارہ بنکی	صہ/
۱۲۴	جناب شیخ عبد العلی صاحب بہبارہ ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۲۵	جناب حاجی قربان احمد صاحب وکیل بارہ بنکی	صہ/
۱۲۶	جناب چودہری رشید الدین صاحب تعلقدار بارہ بنکی	صہ/
۱۲۷	جناب چودہری مجید الدین صاحب تعلقدار	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۲۸	جناب شیخ محمود ... صاحب رئیس بہیارہ ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۲۹	جناب شیخ زین العابدین صاحب بہیارہ ضلع بارہ بنکی	
۱۳۰	جناب حافظ عبدالصمد صاحب تاجر امین آباد لکھنو	صہ/
۱۳۱	جناب شیخ مشتاق علے صاحب رئیس گویہ ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۳۲	جناب حافظ محمد نقی صاحب تاجر علیگڈھ	صہ/
۱۳۳	جناب مولوی امانت اللہ صاحب علیگڈھ	صہ/
۱۳۴	جناب مولوی حبیب الرحمان خانصاحب شروانی علیگڈھ	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۳۵	جناب مولوی عبدالخالق صاحب وکیل علیگڈھ	صہ/
۱۳۶	جناب مولوی محمد صالح صاحب رئیس علیگڈھ	صہ/
۱۳۷	جناب حاجی سید وارث علی شاہ صاحب آگرہ	عـہ/
۱۳۸	جناب حافظ عبدالعزیز صاحب تحصیلدار پنشنر علیگڈھ	صہ/
۱۳۹	جناب نواب حاجی محمد اسماعیل خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ	صہ/
۱۴۰	جناب علی احمد صاحب وکیل آگرہ	صہ/
۱۴۱	جناب حافظ محمد محسن صاحب کراوی آگرہ	صہ/
۱۴۲	جناب خان بہادر سید آل نبی صاحب بیرسٹر آگرہ	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۴۳	جناب مرزا قسیم بیگ صاحب چغتائی ڈپٹی کلکٹر آگرہ	صر
۱۴۴	جناب صوفی قادر علی خانصاحب مالک مفید عام آگرہ	صر
۱۴۵	جناب مولوی محمد شفیع صاحب سکرٹری مینوسپل بورڈ اٹاوہ	صر
۱۴۶	جناب مولوی تاج الدین صاحب جج خفیفہ کانپور	صر
۱۴۷	جناب سید ممتاز حسن صاحب رزاقی بانسوی لکھنؤ	صر
۱۴۸	جناب شیخ نیاز علی صاحب رئیس پنچیل ضلع بارہ بنکی	صر
۱۴۹	جناب شیخ عبد الرحمان	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب بڑاگاؤں ضلع بارہ بنکی	صر
۱۵۰	جناب مولوی الطاف حسین صاحب تحصیل دار۔ لکھنؤ	صر
۱۵۱	جناب حافظ محمد یونس صاحب سررشتہ دار ضلع اناؤ	صر
۱۵۲	جناب شیخ محبوب علی صاحب دریاباد ضلع بارہ بنکی	صر
۱۵۳	جناب شیخ ریاست علی صاحب دریاباد ضلع بارہ بنکی	صر
۱۵۴	بیوہ مشیر الزمان صاحب	صر
۱۵۵	والدہ مسعود الزمان صاحب	صر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
١٥٦	جناب چودہری شرف الزمان صاحب تعلقدار گڈہی	صہ/
١٥٧	جناب شیخ غلام حسین صاحب تحصیلدار ریاست محمود آباد	صہ/
١٥٨	جناب مولوی علی بخش صاحب وکیل گیا	صہ/
١٥٩	مسٹر ریاض الحق بیرسٹر ایٹ لا گیا	صہ/
١٦٠	جناب مولوی خواجہ محمد نور صاحب وکیل گیا	صہ/
١٦١	جناب مولوی سید نور الدین احمد صاحب بلخی گیا	صہ/
١٦٢	جناب مولوی فضیلت حسین صاحب وکیل گیا	صہ/
١٦٣	جناب مولوی سید ظفر نواب صاحب رئیس گیا	صہ/
١٦٤	جناب حاجی میر مدد بخش صاحب موضع کشی کورہ ضلع مونگیر	صہ/
١٦٥	جناب بابو محمد ابراہیم صاحب رئیس ٹیڑہی گھاٹ پٹنہ	صہ/
١٦٦	جناب بابو عبد المجید صاحب رئیس ٹیڑہی گھاٹ پٹنہ	صہ/
١٦٧	جناب شاہ محمد عثمان صاحب عینک ساز مرادپور بانکی پور	صہ/
١٦٨	جناب مولوی محمد مسلم صاحب تاجر کتب بانکی پور	صہ/
١٦٩	جناب مولوی محمد حسین صاحب وکیل ہائیکورٹ بانکی پور	صہ/
١٧٠	جناب آنریبل مولوی فخر الدین صاحب وکیل بانکی پور	صہ/
١٧١	جناب داروغہ عبد اللطیف صاحب تاجر مرادپور بانکی پور	صہ/
١٧٢	جناب مولوی نصیر الحق صاحب رئیس پٹنہ بہار	صہ/
١٧٣	جناب مرزا محمد عابد علی بیگ صاحب ملیح آباد	صہ/

تعداد رقم	نام معہ پتہ	نمبر شمار	تعداد رقم	نام معہ پتہ	نمبر شمار
صہ/	جناب خان بہادر حاجی عبدالرشید خانصاحب سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ مرزاپور	۱۸۴	صہ/	جناب محمد یونس خانصاحب ملیح آباد	۱۷۴
صہ/	جناب مصطفیٰ خانصاحب رئیس بارگھاٹ مرزاپور	۱۸۵	صہ/	جناب حبیب احمد خانصاحب ملیح آباد	۱۷۵
صہ/	جناب شیخ عبدالکریم صاحب آنریری مجسٹریٹ مرزاپور	۱۸۶	صہ/	جناب ڈاکٹر عبدالکریم خانصاحب ملیح آباد	۱۷۶
صہ/	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب ابن شیخ عبدالکریم صاحب مرزاپور	۱۸۷	صہ/	جناب محمد اسحاق خانصاحب ملیح آباد	۱۷۷
صہ/	جناب یٰسین خانصاحب رئیس مرزاپور	۱۸۸	صہ	جناب محمد اسمٰعیل خانصاحب ملیح آباد	۱۷۸
صہ/	جناب مولوی عبدالباقی صاحب سب انسپکٹر پولیس مرزاپور	۱۸۹	صہ/	جناب محمد اسماعیل خانصاحب	۱۷۹
صہ/	جناب مولوی عزیزالدین صاحب وکیل عدالت دیوانی مرزاپور	۱۹۰	صہ/	جناب نظیر احمد خانصاحب ملیح آباد	۱۸۰
صہ/	جناب منشی لطیف احمد صاحب سب انسپکٹر سپرنٹنڈنٹ تحصیل مرزاپور	۱۹۱	صہ/	جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر میور کالج الہ آباد	۱۸۱
			صہ/	جناب مولوی اسحاق صاحب وکیل الہ آباد	۱۸۲
			صہ/	جناب مسٹر بن احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا الہ آباد	۱۸۳

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۹۲	جناب حشمت علی صاحب			دال کی منڈی بنارس	صہ
	بارہ گھاٹ معرفت [illegible]		۲۰۱	جناب محمد علی صاحب	
	[illegible]	[illegible]		تاجر غلہ کشمیری گنج بنارس	صہ
۱۹۳	جناب مولوی حبیب احمد صاحب		۲۰۲	جناب عبدالستار صاحب	
	رئیس [illegible] بنارس	صہ		بنارس	صہ
۱۹۴	جناب مولوی مقبول عالم		۲۰۳	جناب مسٹر اقبال صاحب	
	صاحب وکیل بنارس	صہ		بنارس	عہ
۱۹۵	جناب مرزا اختر بخت صاحب		۲۰۴	جناب شیخ حسین صاحب	
	رئیس سوالا بنارس	صہ		بنارس	صہ
۱۹۶	جناب خان بہادر محمد طیب		۲۰۵	جناب حاجی ابو صاحب بنارس	صہ
	صاحب کوتوال بنارس	صہ	۲۰۶	جناب قاضی سراج احمد صاحب	
۱۹۷	جناب حاجی قادر بخش صاحب			رائے بریلی	صہ
	بخشی بنارس	صہ	۲۰۷	جناب شیخ کفایت اللہ صاحب	
۱۹۸	جناب منشی تصور حسین صاحب			رئیس پرتاب گڈھ	صہ
	سب انسپکٹر چوک بنارس	صہ	۲۰۸	جناب شیخ محمد باقر صاحب	
۱۹۹	جناب مولوی عزت حسین			وکیل پرتاب گڈھ	صہ
	صاحب وکیل بنارس	صہ	۲۰۹	جناب خان بہادر ڈپٹی محمد باقر	
۲۰۰	جناب منشی اسحاق صاحب رئیس			صاحب سلطان پور	صہ

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۱۰	جناب مولوی محمد لطیف صاحب منصف صدر سلطانپور	صہ؍
۲۱۱	جناب محمد یعقوب خانصاحب تعلقدار بہرہ مئو رائے بریلی	صہ؍
۲۱۲	جناب مولوی علاء الحسن صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطانپور	صہ؍
۲۱۳	جناب شیخ محمد رضا صاحب سلطانپور	صہ؍
۲۱۴	جناب شیخ محمد رضا صاحب سلطان پور	صہ؍
۲۱۵	جناب محمد شفیع صاحب مختار فیض آباد	صہ؍
۲۱۶	جناب محمد حامد صاحب ایڈیٹر قیصر ہند فیض آباد	صہ؍
۲۱۷	جناب محمود عالم صاحب وکیل فیض آباد	صہ؍
۲۱۸	جناب شیخ حافظ یار محمد صاحب ٹانڈہ فیض آباد	صہ؍
۲۱۹	جناب منشی صابر علی صاحب فیض آباد	صہ؍
۲۲۰	جناب منشی حبیب اللہ صاحب فیض آباد	صہ؍
۲۲۱	جناب مسٹر حامد علی خانصاحب بیرسٹرایٹ لا فیض آباد	صہ؍
۲۲۲	جناب چودھری رسول بخش صاحب سوداگر فیض آباد	صہ؍
۲۲۳	نا معلوم الاسم فیض آباد	صہ؍
۲۲۴	جناب محبوب احمد صاحب فیض آباد	صہ؍
۲۲۵	جناب مولوی سید علی صاحب مدرس دار العلوم ندوہ لکھنؤ	صہ؍
۲۲۶	جناب رمضان علی صاحب تعلقدار بہرہ مئو ضلع رائے بریلی	صہ؍
۲۲۷	جناب شیخ شہاب الدین صاحب وکیل رائے بریلی	صہ؍

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
۲۲۸	جناب شیخ محمد ذکریا صاحب رائے بریلی	ر ص	۲۳۷	جناب چودہری عبد القیوم صاحب رئیس ضلع ہردوئی	ر ص
۲۲۹	جناب شیخ محمد شعیب صاحب رائے بریلی	ر ص	۲۳۸	جناب سید کرامت حسین صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر سندیلہ ضلع ہردوئی	ر ص
۲۳۰	جناب سید احمد سعید صاحب رائے بریلی	ر ص	۲۳۹	جناب سید قمر الدین احمد صاحب سندیلہ ضلع ہردوئی	ر ص
۲۳۱	جناب سید محمد سلیم صاحب رائے بریلی	ر ص			
۲۳۱	جناب سید محمد عبد اللہ صاحب ر ر	ر ص	۲۴۰	جناب شیخ نثار الرحمان صاحب تعلقدار بڑاگاؤں ضلع بارہ بنکی	ر ص
۲۳۲	جناب سید محمد صاحب رائے بریلی	ر ص			
۲۳۴	جناب مولوی عین الحق صاحب فیض آباد	ر ص	۲۴۱	جناب سید سعید الحسن صاحب رئیس بالسہ ضلع بارہ بنکی	ر ص
۲۳۵	جناب منشی التفات رسول صاحب تعلقدار سندیلہ ضلع ہردوئی	ے۵	۲۴۲	جناب مولوی صالح حسن صاحب چھپرہ	ر ص
			۲۴۳	جناب خواجہ محمد احسن صاحب چھپرہ	ر ص
۲۳۶	جناب چودہری عبد الباسط صاحب رئیس سندیلہ ضلع ہردوئی	ر ص	۲۴۴	مسٹر ممتاز حسین بیرسٹرایٹ لا سکریٹری کمیٹی استقبالی ندوہ	ر ص

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۴۵	نامعلوم الاسم	عـہ
۲۴۶	جناب حافظ قطب الدین صاحب لکھنؤ	۱ر
۲۴۷	جناب شیخ سخاوت حسین صاحب تاجر عطر چوک لکھنؤ	۱ر
۲۴۸	جناب منشی رفیع القدر صاحب ڈپٹی کلکٹر بنارس	۱ر
۲۴۹	جناب میاں غلام رسول صاحب ٹھیکہ دار کٹرا امرتسر	۱ر
۲۵۰	جناب منشی عبد الغنی صاحب امرتسر	ہ
۲۵۱	جناب چودھری شفیق الزمان صاحب تعلقدار بہول ضلع بارہ بنکی	۱ر
۲۵۲	جناب منشی اظہر علی صاحب وکیل لکھنؤ	۱ر
۲۵۳	جناب شاہ محمد خان صاحب تاجر لکھنؤ	۱ر
۲۵۴	جناب غلام محمد صاحب منشی	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	بیرسٹر راجکوٹ	۱ر
۲۵۵	جناب خواجہ مظاہر حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ سہارنپور	۱ر
۲۵۶	جناب مسٹر محمد صدیق صاحب بیرسٹر لکھنؤ	۱ر
۲۵۷	جناب سید نبی اللہ صاحب بیرسٹر لکھنؤ	۱ر
۲۵۸	آنریبل مسٹر محمد رفیق جوڈیشل کمشنر لکھنؤ	۱ر
۲۵۹	جناب مولوی شمس الحسن صاحب ڈپٹی کلکٹر بدایون	۱ر
۲۶۰	جناب مولوی بدر الحسن صاحب منصف لکھنؤ	۱ر
۲۶۱	جناب ممتاز علی خان صاحب صدر بازار لکھنؤ	۱ر
۲۶۲	جناب سید محمد محسن صاحب بریلی	۱
۲۶۳	جناب عبد الحکیم صاحب بی اے علیگڈھ	۱ر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۶۴	جناب مسٹر حبیب اللہ صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ کانپور	صہ/		وکیل لکھنؤ	صہ/
۲۶۵	جناب مولوی غلام صفدر خانصاحب آگرہ	صہ/	۲۷۳	جناب مولوی احسان اللہ صاحب وکیل گورکھپور	صہ/
۲۶۶	جناب مولوی میر عبدالکریم صاحب علوی مدرس فقہ اول دار العلوم ندوہ لکھنؤ	صہ/	۲۷۴	جناب حبیب اللہ صاحب فیض آباد	صہ/
۲۶۷	جناب بابو عبدالعزیز خانصاحب تعلقدار سرکجور ضلع سلطانپور	صہ/	۲۷۵	جناب شیخ عبدالرؤف صاحب رئیس مھتو رانہ ضلع الہ آباد	صہ/
۲۶۸	جناب بابو محمد زمان خانصاحب تعلقدار سرکجور ضلع سلطانپور	صہ/	۲۷۶	جناب منشی امتیاز علی صاحب وکیل فیض آباد	صہ/
۲۶۹	جناب رشید الدین صاحب موضع بہرا ضلع علیگڈھ	صہ/	۲۷۷	جناب سید فضل الرحمان صاحب وکیل کانپور	صہ/
۲۷۰	جناب سید ظہور احمد صاحب وکیل لکھنؤ	صہ/	۲۷۸	جناب ضیاء الحسن صاحب علوی کاکوری لکھنؤ	صہ/
۲۷۱	جناب مرزا سمیع اللہ بیگ صاحب وکیل لکھنؤ	صہ/	۲۷۹	جناب سید یسین صاحب تاجر حریم کانپور	صہ/
۲۷۲	جناب سید وزیر حسن صاحب		۲۸۰	جناب شاہ محمد خانصاحب تاجر لکھنؤ	صہ/
			۲۸۱	جناب صفی الدولہ حسام الملک	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
	نواب سید علی حسن خانصاحب لکھنؤ	صہ/	۲۹۰	جناب خواجہ سید رشد الدین صاحب لکھنؤ	صہ/
۲۸۲	جناب نواب امیر حسن خانصاحب لکھنؤ	صہ/	۲۹۱	جناب غلام زین العابدین صاحب رئیس میرٹھ	صہ/
۲۸۳	جناب نواب مقتدی خانصاحب لکھنؤ	صہ/	۲۹۲	جناب منشی واحد علی صاحب کاکوری لکھنؤ	صہ/
۲۸۴	جناب خواجہ حمید الدین صاحب لکھنؤ	صہ/	۲۹۳	جناب وصی الحسن صاحب وکیل لکھنؤ	صہ/
۲۸۵	جناب مولوی عبد الحی صاحب بھوپالی لکھنؤ	صہ/	۲۹۴	جناب عبد الرشید خانصاحب فتحپور	صہ/
۲۸۶	جناب نواب مسعود حسن خانصاحب لکھنؤ	صہ/	۲۹۵	جناب خان بہادر شیخ احمد حسن صاحب تعلقدار سپرہانوان ضلع پرتابگڈھ	صہ/
۲۸۷	جناب نواب سید مرتضے حسن خانصاحب لکھنؤ	صہ/	۲۹۶	جناب مولوی محمد اشرف صاحب وکیل کوہاٹ	صہ/
۲۸۸	جناب نواب [illegible] ارتضے حسین خان صاحب لکھنؤ	صہ/	۲۹۷	جناب بابو چراغ الدین صاحب نائب سکریٹری انجمن اسلامیہ قصور ضلع لاہور	صہ/
۲۸۹	جناب سید عبد الرحمان صاحب لکھنؤ	صہ/			

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۹۸	جناب محمد علم خانصاحب رئیس گوتنی ضلع پرتابگڈہ	صر
۲۹۹	جناب مولوی حفیظ الدین صاحب بارہ بنکی	صر
۳۰۰	جناب شیخ نظیر حسین تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی	صر
۳۰۱	جناب حکیم محمد خلیل اللہ صاحب رئیس بریلی	صر
۳۰۲	جناب عبد الرحمان صاحب وکیل ضلع آرہ	صر
۳۰۳	جناب مولوی حبیب الزمان خانصاحب شاہجہان پور	صر
۳۰۴	معرفت منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس	عہ
۳۰۵	معرفت بابو منصور علی خانصاحب سپرنٹنڈنٹ اسٹیشن چارباغ لکھنؤ	عـہ
۳۰۶	جناب مولوی عبد القادر صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	ڈپٹی کلکٹر پنشنر لکھنؤ	صر
۳۰۷	جناب حبیب الزمان خان صاحب برنبگلہ عبد القادر صاحب صوبہ دار حیدرآباد	صر
۳۰۸	جناب شیخ عبد الحی بجہرانوان ضلع راے بریلی	صر
۳۰۹	جناب ابوالاعجاز عبد الرشید صاحب عرشی گنیش پور ڈاکخانہ صدر بستی	صر
۳۱۰	جناب سید احمد شیر صاحب مکان حکیم احمد خان قاضی جیلان پشاور	صر
۳۱۱	جناب شیخ ابو الحسن صاحب وکیل سیتاپور	صر
۳۱۲	جناب شیخ محمد بخش صاحب وکیل سیتاپور	صر
۳۱۳	جناب میر مظفر حسین صاحب وکیل سیتاپور	صر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
٣١٤	معرفت حکیم عبد القوی صاحب لکھنؤ	لعہ/
٣١٥	معرفت حکیم عبد الرشید صاحب لکھنؤ	للعہ/
٣١٦	جناب مرزا محمد فصیح صاحب وکیل لکھنؤ	صہ/
٣١٧	جناب شیخ شاہد حسین صاحب تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی	صہ/
٣١٨	جناب شیخ محمد موسیٰ رضا صاحب رئیس بجنور ضلع لکھنؤ	صہ/
٣١٩	جناب شیخ محمد رضا صاحب رئیس بجنور	صہ/
٣٢٠	جناب سید اشرف علی صاحب رئیس اینٹھی ضلع لکھنؤ	صہ/
٣٢١	جناب مرزا اصغر حسین صاحب بلوچ پورہ لکھنؤ	صہ/
٣٢٢	جناب محمد حسن و محمد اسحاق صاحب دوکاندار امین آباد	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
٣٢٣	جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل لکھنؤ	صہ/
٣٢٤	جناب حکیم محمد علی خان صاحب ایڈیٹر مرقع عالم ہردوئی	صہ/
٣٢٥	جناب مولوی محمود الحق صاحب قادری وکیل ہردوئی	صہ/
٣٢٦	جناب نواب عبد الکریم خان صاحب رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی	صہ/
٣٢٧	جناب حامد حسین خانصاحب رئیس اللہ پور شاہ آباد	صہ/
٣٢٨	جناب خواجہ سید کاظم حسین صاحب آنریری سکریٹری میونسپل بورڈ و رئیس شاہ آباد	صہ/
٣٢٩	جناب شہزادے علی خانصاحب بی۔ اے دلاور پور شاہ آباد	صہ/
٣٣٠	جناب مولوی اکبر علی صاحب سکریٹری محکمہ جنگی بانس بریلی	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۳۱	جناب مولوی قمر علی صاحب وکیل بانس بریلی	صہ/
۳۳۲	جناب صاحبزادہ عبدالصمد خانصاحب بہادر چیف سکرٹری نواب صاحب رامپور	صہ/
۳۳۳	جناب نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب اودھ	صہ/
۳۳۴	جناب حافظ احمد علی خانصاحب سپرنٹنڈنٹ کارخانہ جات نواب صاحب رامپور	صہ/
۳۳۵	جناب مولوی قمر شاہ خانصاحب جوڈیشل سکرٹری رامپور	صہ/
۳۳۶	جناب صاحبزادہ عبدالمجید خانصاحب ریونیو سکرٹری ریاست رامپور	صہ/
۳۳۷	جناب مولوی حشمت علی خان صاحب مہتمم بندوبست [illegible]	صہ/
۳۳۸	جناب مولوی محمد یعقوب صاحب وکیل مرادآباد	صہ
۳۳۹	جناب سید رضا علی صاحب وکیل مرادآباد	صہ/
۳۴۰	جناب قاضی شوکت حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس مرادآباد	صہ/
۳۴۱	جناب مولوی سید حسن صاحب وکیل مرادآباد	صہ/
۳۴۲	جناب مولوی میر انتظام علی صاحب مختار رئیس سیول کورٹ مرادآباد	صہ/
۳۴۳	جناب مولوی عبدالحی صاحب وکیل مرادآباد	صہ/
۳۴۴	جناب مولوی تمیز علی صاحب سب رجسٹرار مرادآباد	صہ/
۳۴۵	جناب شیخ رحمت علی صاحب آنریری مجسٹریٹ مرادآباد	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۴۶	جناب شیخ محمد یعقوب صاحب سوداگر ظروف مراد آباد	۱ر		خان صاحب ناظم مال رامپور	۱ر
۳۴۷	جناب حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ شاہجہان پور	۱ر	۳۵۴	جناب سید ابن حسن شاہ صاحب شاہ جہان پور	۱ر
۳۴۸	جناب مولوی رضی الدین صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ شاہ جہان پور	۱ر	۳۵۵	جناب شیخ ریاضت حسن صاحب موضع بگھی پوسٹ سوریا ضلع مولی ہاری	۱ر
۳۴۹	جناب رحمان حسین خان صاحب تحصیلدار شاہجہانپور	۱ر		میزان	السالعہ
۳۵۰	جناب مولوی مطیع اللہ خان صاحب ڈپٹی کلکٹر شاہ جہان پور	۱ر		من ابتدائے یکم اپریل ۱۲ ۱۹ء چندہ وزیڑاہی بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری بسعی جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ چندہ گجرات پنجاب	
۳۵۱	جناب قاضی عظیم الحق صاحب اسٹنٹ منیجر کورٹ آف وارڈس شاہ جہان پور	۱ر			
۳۵۲	جناب محمد ایوب صاحب عینک ساز لکھنؤ	۱ر	۱	جناب سید اصغر علی شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ	۶ر
۳۵۳	جناب مولوی عباس علی				

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
٢	جناب شیخ فضل الدین صاحب شرف صدر	عا/
٣	جناب سید غلام شاہ صاحب پلیڈر	عا/
٤	جناب سید حامد علی شاہ صاحب سکریٹری منوسپل کمیٹی	عا/
٥	جناب شیخ کرامت اللہ صاحب	عا
٦	جناب مولوی عبد اللطیف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس	عا/
٧	جناب بابو مولا بخش صاحب سفید پوش	عا/
	چندہ گجرانوالہ پنجاب	
٨	جناب چودہری قایم علی خان صاحب کورٹ انسپکٹر	عا/
٩	جناب ماسٹر محمد الدین صاحب منوسپل کمشنر	عا/
١٠	جناب مولوی نذیر حسین صاحب امام جامع مسجد	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	چندہ متفرق	
١١	جناب سید محمود عالم صاحب رئیس مغلپورہ فیض آباد	عا/
١٢	جناب شیخ موسئی صاحب موضع سوریا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عا/
١٣	جناب شیخ صداقت صاحب موضع سوریا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عا/
١٤	جناب شیخ امانت صاحب موضع سوریا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عا/
١٥	جناب شیخ عقیق صاحب موضع سوریا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عا/
١٦	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب موضع سوریا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۷	جناب شیخ کفایت حسین صاحب موضع سوریا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	ع/	۲۳	جناب شیخ عبد اللہ صاحب موضع مٹھوہی ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	ع/
۱۸	جناب مولوی نور الدین صاحب موضع سل پور ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	ع/	۲۴	جناب شیخ محمد نواب صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	ع
۱۹	جناب شیخ سبحان صاحب موضع سل پور ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	ع/	۲۵	جناب شیخ ریاض الدین صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	ع/
۲۰	جناب شیخ عدالت حسین صاحب موضع بگہی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	ع/	۲۶	جناب مولوی شراکت حسین صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	ع/
۲۱	جناب شیخ شمس الہدیٰ صاحب موضع بگہی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	ع/	۲۷	جناب شیخ عبد الرزاق صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	ع/
۲۲	جناب شیخ علی عباس صاحب موضع بگہی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	ع	۲۸	جناب شیخ اسماعیل صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	ع

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۹	جناب شیخ ولی محمد صاحب موضع جوگیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عہ/
۳۰	جناب شیخ شراکت حسین صاحب شیروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عہ/
۳۱	جناب شیخ علیم الدین صاحب ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عہ/
۳۲	جناب شیخ بشیر صاحب ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عہ/
۳۳	جناب شیخ اصغر علی صاحب موضع دیورو ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عہ/
۳۴	جناب دفعدار صاحب ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عہ/
۳۵	جناب شیخ امانت حسین صاحب	
	موضع بستی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عہ/
۳۶	جناب شیخ عبداللہ صاحب موضع بستی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عہ/
۳۷	جناب شیخ چمن صاحب موضع سل پور ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عہ/
۳۸	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب موضع سھیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عہ/
۳۹	جناب مولوی احمد حسین صاحب موضع جوگیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عہ/
۴۰	جناب شیخ بدرالدین صاحب موضع نگھی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عہ/
۴۱	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	موضع جہارسوئی ڈاکخانہ ملان ضلع موتی ہاری	عه/
۴۲	جناب شیخ خوشی صاحب موضع ڈمرا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عه/
۴۳	جناب فوجدار صاحب موضع بگہی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عه/
۴۴	جناب شیخ یار علی صاحب موضع جوگیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عه/
۴۵	جناب شیخ نعمت صاحب موضع سکٹا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عه/
۴۶	جناب شیخ حافظ شیشت صاحب موضع سہیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	
۴۷	جناب شیخ علی حسن صاحب موضع سہیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عه/
۴۸	جناب نواز بخش علی صاحب بارہ بنکی	عه/
۴۹	جناب مقصود علی صاحب بارہ بنکی	عه/
۵۰	جناب محبوب علی صاحب ناظر بارہ بنکی	عه/
۵۱	جناب اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر بارہ بنکی	للعه/
۵۲	جناب محمد ادریس صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عه/
۵۳	جناب شاہ مصطفیٰ احمد صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عه/
۵۴	جناب شاہ علی احمد صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عه
۵۵	جناب اقبال الرحمان صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عه

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
				ناظر جوڈیشلی لکھنؤ	عہ/
٥٦	جناب محمد علی صاحب تاجر ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/	٦٥	جناب حافظ عبدالکریم صاحب تاجر امین آباد لکھنؤ	عہ/
٥٧	جناب الطاف [illegible]لی صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/	٦٦	جناب شیخ نواب علی صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/
٥٨	جناب انعام الرحمان صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/	٦٧	جناب مہدی علی صاحب تاجر ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/
٥٩	جناب عبدالوحید صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/	٦٨	جناب مظہر الحسن صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/
٦٠	جناب بدر الحسن صاحب تحصیلدار ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/	٦٩	جناب مولوی علی نقی صاحب وکیل علیگڈھ	عہ/
٦١	جناب حافظ عبدالرؤف صاحب آنریری مجسٹریٹ بارہ بنکی	عہ/	٧٠	جناب حاجی محمد مصطفےٰ صاحب علیگڈھ	عہ/
٦٢	جناب عبدالکریم صاحب بارہ بنکی	عہ/	٧١	جناب منشی علی حسن صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس آگرہ	عہ/
٦٣	جناب شیخ عبدالاحد صاحب مختار ریاست محمود آباد بارہ بنکی	عہ/	٧٢	جناب شیخ ولی اللہ صاحب رئیس آگرہ	عہ/
٦٤	جناب مفتی احسان الحق صاحب آگرہ		٧٣	جناب شیخ وحید الدین صاحب آگرہ	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
٧٤	جناب شیخ غلام صفدر خان		٨٣	جناب مولوی الطاف حسین	
	صاحب آگرہ	عا/		صاحب ام۔اے ہڈماسٹر	
٧٥	جناب مولوی سلامت اللہ			اسلامیہ اسکول اٹاوہ	عا/
	صاحب آگرہ	عا/	٨٤	جناب اہلخانہ ڈاکٹر محمد سمیع	
٧٦	جناب مولوی عبد الغفار			صاحب دریاباد	عا/
	صاحب ڈپٹی کلکٹر آگرہ	ع	٨٥	جناب چودہری مصطفےٰ علی	
٧٧	جناب نثار احمد صاحب			صاحب دریاباد	عا/
	کوتوال آگرہ	عا/	٨٦	جناب غلام حیدر صاحب	
٧٨	جناب مولوی نذیر احمد خان			کمپوزیٹر دریاآباد	عا/
	صاحب مختار اٹاوہ	عا/	٨٧	جناب منشی محبوب اشرف صاحب	عا/
٧٩	جناب مولوی عنایت حسین			کٹھوکر تالاب گیا	عا/
	صاحب اٹاوہ	عا/	٨٨	جناب منشی عنیسر الدین صاحب	
٨٠	جناب سید احمد صاحب			پیشکار گیا	عا/
	آنریری مجسٹریٹ اٹاوہ	عا/	٨٩	جناب حافظ ابو البرکات صاحب	
٨١	جناب سید صادق حسین			کٹھوکر تالاب گیا	عا/
	صاحب احمدی اٹاوہ	عا/	٩٠	جناب مولوی غنی حیدر صاحب	
٨٢	جناب مولوی غلام مجتبےٰ			وکیل گیا	عا/
	صاحب رئیس اٹاوہ	ع	٩١	جناب منشی محمد احسن صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
[٩١]	مختار گیا	عہ/
٩٢	جناب مسٹر عبدالحلیم صاحب بیرسٹر گیا	عہ/
٩٣	جناب منشی فخرالدین صاحب مختار گیا	عہ/
٩٤	جناب منشی مطیع الحق صاحب گیا	عہ/
٩٥	جناب منشی الوہاب صاحب گیا	عہ/
٩٦	جناب مولوی خلیل الرحمان صاحب وکیل گیا کٹوگھر تالاب	عہ/
٩٧	جناب مولوی واعظ الحق صاحب وکیل گیا	عہ/
٩٨	جناب مولوی عبدالرحیم صاحب گیا	عہ/
٩٩	جناب مولوی عمر رضا صاحب گیا	عہ/
١٠٠	جناب منشی شجاعت حسین صاحب گیا	عہ/
١٠١	جناب منشی سید گوہر علی صاحب گیا	عہ/
١٠٢	جناب مولوی محمد انجم صاحب گیا	عہ/
١٠٣	جناب منشی مشیرالدین صاحب گیا	عہ/
١٠٤	جناب میر شفاعت حسین صاحب رئیس گیا	عہ/
١٠٥	جناب حکیم شمس الدین صاحب گیا	عہ/
١٠٦	جناب مولوی عبدالمجید صاحب سپرنٹنڈنٹ معروف گیا	عہ/
١٠٧	جناب عبدالحکیم صاحب پنشنکار بنسیج معروف گنج گیا	عہ/
١٠٨	جناب نصیرالدین صاحب بیرسٹر گیا	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
۱۰۹	جناب منشی نور الہدیٰ صاحب کلرک گیا	عار	۱۲۰	جناب منشی لطافت علی خان صاحب گیا	عار
۱۱۰	جناب مولوی عاشق حسین صاحب گیا	عار	۱۲۱	جناب شاہ عبد الغفور خان صاحب ماسٹر ہی گھاٹ پٹنہ	عار
۱۱۱	جناب عنایت احمد خان صاحب ہڈ کلکٹر گیا	عار	۱۲۲	جناب مولوی محمد اسماعیل خان صاحب امرادپور بانکی پور	عار
۱۱۲	جناب منشی امیر الدین صاحب پیشکار گیا	عار	۱۲۳	جناب سید حسن صاحب سررشتہ دار ججی مرادپور بانکی پور	عار
۱۱۳	جناب منشی انوار الحق صاحب کلرک گیا	عار	۱۲۴	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر بانکی پور	عار
۱۱۴	جناب مولوی محمد موسیٰ صاحب گیا	عار			
۱۱۵	جناب مولوی عبد اللہ صاحب گیا	عار			
۱۱۶	جناب مسٹر محمد حبیب صاحب کریم گنج گیا	عار	۱۲۵	جناب مولوی سید نور الحسن صاحب وکیل بانکی پور	عار
۱۱۷	جناب منشی حفیظ الدین صاحب تاجر گیا	عار	۱۲۶	جناب مولوی سید محبوب حسن صاحب رئیس چوہٹہ بانکی پور	عار
۱۱۸	جناب منشی عابد حسین صاحب گیا	عار	۱۲۷	جناب ڈاکٹر ولی احمد صاحب بانکی پور	عار
۱۱۹	جناب منشی شاہ عبد العزیز صاحب ہڈ کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ گیا		۱۲۸	جناب ڈاکٹر امیر الدین صاحب جنرل ہاسپٹل بانکی پور	عار

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۲۹	جناب غلام محمد صاحب کاغذی محلہ بھار	عا/	۱۳۸	جناب مولوی محب الحق صاحب مختار بانکی پور	عا/
۱۳۰	جناب یوسف علی خانصاحب عالم گنج پٹنہ	عا/	۱۳۹	جناب محمد عبد الغفار صاحب عینک ساز بانکی پور	عا/
۱۳۱	جناب مولوی سید نور الہدیٰ صاحب وکیل سری باغ بانکی پور	عا/	۱۴۰	جناب سید محمد یوسف صاحب مختار بانکی پور	عا/
۱۳۲	جناب مولوی سید لطافت اشرف صاحب موضع بدرہ پور پٹنہ	عا/	۱۴۱	جناب مولوی محمد خلیل صاحب زمیندار موضع گیلانی ضلع پٹنہ	عا/
۱۳۳	جناب مولوی حکیم عبد الحمید صاحب سری باغ بانکی پور	عا/	۱۴۲	جناب مولوی مہدی حسن خانصاحب وکیل سری باغ بانکی پور	عا/
۱۳۴	جناب مولوی حکیم سید نجم الہدیٰ صاحب بانکی پور	عا/	۱۴۳	جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب مالک اگریکلچر ہال بانکی پور	عا/
۱۳۵	جناب مولوی سید عبد الحی صاحب زمیندار موضع سائن ضلع پٹنہ	عا/	۱۴۴	جناب شیخ محمد نصیر الدین صاحب زمیندار استھاواں ضلع پٹنہ	عا/
۱۳۶	جناب مولوی ظہور الدین صاحب رئیس سودبکڑہ پٹنہ	عا/	۱۴۵	جناب سید محمد اسحاق صاحب	
۱۳۷	جناب مولوی ظہور الحق صاحب مختار موضع ندورہ ضلع پٹنہ	عا/			

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
	موضع پٹنہ				
۱۴۶	جناب مولوی محمد اشفاق حسین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بانکی پور	عا/	۱۵۸	جناب مولوی عطاء اللہ بیگ صاحب ملیح آباد	عا/
۱۴۷	جناب منشی علی کریم و محمد احسن راجگان بانکی پور	عا/	۱۵۹	جناب عبدالاحد خانصاحب ملیح آباد	عا/
۱۴۸	جناب عبدالرحیم خانصاحب پسر یعقوب خانصاحب ملیح آباد	[illegible]	۱۶۰	جناب وصی احمد خانصاحب ملیح آباد	عا/
۱۴۹	جناب عبدالحمید خانصاحب ملیح آباد	عا/	۱۶۱	جناب وکیل خانصاحب ملیح آباد	عا/
۱۵۰	جناب محمد زمان خانصاحب ملیح آباد	عا/	۱۶۲	جناب عبدالوحید خانصاحب ملیح آباد	عا/
۱۵۱	جناب فقیر محمد خان صاحب ملیح آباد	عا/	۱۶۳	جناب سید عبدالرؤف صاحب بیرسٹرایٹ لا الہ آباد	عا/
۱۵۲	جناب احمد خانصاحب "	عا/	۱۶۴	جناب مولوی غلام مجتبیٰ صاحب وکیل الہ آباد	عا/
۱۵۳	جناب محمد تکمیل خان صاحب "	عا/	۱۶۵	جناب مولوی محمد [illegible] خان صاحب وکیل الہ آباد	عا/
۱۵۴	جناب عبدالعزیز صاحب "	عا/			
۱۵۵	جناب سبحان علی خان صاحب "	عا/	۱۶۶	جناب رسول احمد صاحب منصرم الہ آباد	عا/
۱۵۶	جناب یٰسین علیخان صاحب "	عا/			
۱۵۷	جناب عالمگیر خان صاحب "	عا/	۱۶۷	معرفت مولوی حمید الدین صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	اعظمی الہ آباد	۶/	۱۷۷	جناب ملک محمد یعقوب صاحب بنارس	۶/
۱۶۸	جناب حکیم رفعت اللہ صاحب مرزاپور	۶/	۱۷۸	جناب نواب جان صاحب بنارس	۶/
۱۶۹	جناب حکیم عبدالحمید صاحب مرزاپور	۶/	۱۷۹	جناب حاجی الٰہی صاحب بنارس	۶/
۱۷۰	جناب مولوی ثناء الحق صاحب مرزاپور		۱۸۰	جناب عبدالحلیم صاحب انسپکٹر ״	۶/
		۶/	۱۸۱	جناب عبدالحمید صاحب وکیل ״	۶/
۱۷۱	جناب ممتاز علی صاحب رئیس مرزاپور		۱۸۲	جناب مولوی عمر صاحب ״	۶/
		۶/	۱۸۳	جناب مولوی غلام مظہر صاحب ״	۶/
۱۷۲	جناب تاج الدین صاحب مختار مرزاپور	۶/	۱۸۴	جناب مولوی عبدالواحد صاحب بنارس	۶/
۱۷۳	جناب حکیم مہدی حسن صاحب بنارس	۶/	۱۸۵	جناب ڈاکٹر محمد وزیر صاحب بنارس	۶/
۱۷۴	جناب حاجی بڈھن صاحب بنارس	۶/	۱۸۶	جناب حافظ عبدالرحیم صاحب مختار بنارس	۶/
۱۷۵	جناب خواجہ احمد صاحب بنارس		۱۸۷	جناب یاد علی صاحب مختار بنارس	۶/
		۶/	۱۸۸	جناب مرزا اکبر بخت صاحب ״	۶/
۱۷۶	جناب محمد جان صاحب بنارس	۶/	۱۸۹	جناب مرزا محمود بخت صاحب ״	۶/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۹۰	بذریعہ مرزا سلیم صاحب دفعدار اعظم گڈھ	سے؍
۱۹۱	جناب مولوی شاہ علیم عطا صاحب مدرسہ سلون ضلع رائے بریلی	ع؍
۱۹۲	جناب مولوی حلیم عطا صاحب مدرسہ سلون ضلع رائے بریلی	ع؍
۱۹۳	جناب محمد یعقوب صاحب تھانہ دار نصیرآباد سلون ضلع رائے بریلی	ع؍
۱۹۴	بذریعہ تھانیدار صاحب بنارس	ے؍
۱۹۴½	،، ،، چوک بنارس	ےعہ
۱۹۵	جناب نثار احمد صاحب تعلقدار عطا گنج ضلع رائے بریلی	ع؍
۱۹۶	جناب منشی بشیر احمد صاحب پیشکار رائے بریلی	ع؍
۱۹۷	جناب ابوالاعلی صاحب پرتاب گڈھ	ع؍
۱۹۸	جناب عبد القادر صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	بنارس	للعہ؍
۱۹۹	جناب سعید الدین صاحب پرتاب گڈھ	ع؍
۲۰۰	جناب محمد شاکر خانصاحب سلطان پور	ع؍
۲۰۱	جناب منشی وہاج الدین صاحب سلطانپور	ع؍
۲۰۲	جناب شیخ عبد الحمید صاحب وکیل ہائی کورٹ سلطانپور	ع؍
۲۰۳	جناب منشی صفدر حسین صاحب سلطانپور	ع؍
۲۰۴	جناب سالدار صاحب میر محبوب علی صاحب بھگونہ تحصیل مسافر خانہ سلطانپور	ع؍
۲۰۵	جناب بنیاد حسین خانصاحب سلطان پور	ع؍
۲۰۶	بذریعہ مسٹر اقبال صاحب بنارس سلطانپور	للعہ؍

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
۲۰۷	جناب سید حمید الدین صاحب			سررشتہ دار سلطانپور	عا/
	وکیل سلطانپور	عا/	۲۱۷	جناب اصغر علی صاحب	
۲۰۸	جناب منشی بھیجو خان صاحب			قرق امین سلطانپور	عا/
	سلطان پور	عا/	۲۱۸	جناب عبدالغفور خان صاحب	
۲۰۹	جناب منشی محی الاسلام صاحب			نائب محافظ دفتر سلطانپور	عا/
	انسپکٹر محکمہ آبکاری سلطانپور	عا/	۲۱۹	جناب منشی شہاب الدین	
۲۱۰	جناب منشی احکام الدین			صاحب سلطانپور	عا/
	صاحب سلطان پور	عا/	۲۲۰	جناب شیخ عبدالسلام	
۲۱۱	جناب منشی مظہر الحق صاحب			صاحب وکیل سلطانپور	عا/
	سلطان پور	عا/	۲۲۱	جناب حکیم عبدالواحد خان	
۲۱۲	جناب منشی عبدالکریم صاحب			صاحب گونڈہ	عا/
	سلطانپور	عا/	۲۲۲	جناب حکیم محی الدین صاحب	
۲۱۳	جناب منشی ولی محمد صاحب			گونڈہ	عا/
	عرائض نویس سلطانپور	عا/	۲۲۳	جناب مولوی محمود حسن	
۲۱۴	جناب شیخ عبدالغفور صاحب سوداگر			صاحب منصف گونڈہ	عا/
	پارچہ سلطانپور	عا/	۲۲۴	جناب نیاز حسین صاحب	
۲۱۵	جناب غلام علی صاحب زرگر سلطانپور	عا/		خلف نیاز احمد صاحب	
۲۱۶	جناب بشیر الدین صاحب			انسپکٹر آبکاری سلطانپور	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
۲۲۵	جناب سید غلام مصطفیٰ صاحب ملازم کچہری گونڈہ	ع/	۲۳۴	جناب مرزا محمود بیگ صاحب وکیل اترولہ گونڈہ	ع/
۲۲۶	جناب منظفر محمد خانصاحب تحصیلدار گونڈہ	ع/	۲۳۵	جناب منشی محمد یوسف صاحب وکیل اترولہ گونڈہ	ع/
۲۲۷	جناب بابو محمد اسرائیل صاحب وکیل گونڈہ	ع/	۲۳۶	جناب شیخ عبدالغنی صاحب سوداگر اترولہ گونڈہ	ع/
۲۲۸	جناب منشی عبدالقادر خانصاحب وکیل گونڈہ	ع	۲۳۷	جناب میر قربان علی صاحب رئیس اترولہ گونڈہ	ع/
۲۲۹	جناب منشی مستیا خان صاحب منصرم گونڈہ	ع/	۲۳۸	جناب منشی امان علی صاحب مختار فیض آباد	ع/
۲۳۰	جناب منشی نصیرالدین صاحب منصرم منصفی گونڈہ	ع/	۲۳۹	جناب محمد عبدالعزیز صاحب ہڈ ماسٹر فیض آباد	ع/
۲۳۱	جناب بابو منظور علی صاحب ہڈ کلرک گونڈہ	ع/	۲۴۰	جناب منشی اعجاز علی صاحب وکیل فیض آباد	ع/
۲۳۲	جناب منشی محمد یٰسین صاحب وکیل اترولہ گونڈہ	ع/	۲۴۱	نامعلوم الاسم معرفت محمود عالم صاحب وکیل فیض آباد	ع/
۲۳۳	جناب سید محمد رضی الدین احمد صاحب بیرسٹر اترولہ گونڈہ	ع/			۵ع/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۴۲	جناب شیخ عبدالقیوم صاحب ٹانڈہ فیض آباد	عہ/
۲۴۳	جناب شیخ مصطفی احسین صاحب ٹانڈہ فیض آباد	
۲۴۴	جناب حافظ عبدالحکیم صاحب رکنیت تحسین گنج فیض آباد	عہ/
۲۴۵	جناب مفتی امان اللہ صاحب ٹانڈہ فیض آباد	عہ/
۲۴۶	جناب مولوی محمد فائق صاحب وکیل فیض آباد	عہ/
۲۴۷	جناب چودہری نعمت اللہ صاحب وکیل فیض آباد	عہ/
۲۴۸	جناب مولوی عبدالباری صاحب	عہ/
۲۴۹	جناب رمضان علی خان صاحب تعلقدار سہرہ مئو ضلع رائے بریلی	عہ/
۲۵۰	جناب رستم خانصاحب صوبہ دار بہادر پیسرپوریہ	عہ/
۲۵۱	جناب عبدالجبار صاحب بسوان	عہ/
۲۵۲	جناب عبدالمجید صاحب جالالپور	عہ/
۲۵۳	جناب مرتضی حسین صاحب چھپرہ	عہ/
۲۵۴	جناب عبدالحمید صاحب چھپرہ	عہ/
۲۵۵	جناب ہادی حسین صاحب ؍؍	عہ/
۲۵۶	جناب علی حسن صاحب ؍؍	عہ/
۲۵۷	جناب مولوی ابوالخیرات صاحب بسوان	عہ/
۲۵۸	جناب اسماعیل خان صاحب سندیلہ	عہ/
۲۵۹	جناب منشی رحمت علی صاحب سندیلہ	عہ/
۲۶۰	جناب چودہری عبدالودود صاحب سندیلہ	عہ/
۲۶۱	جناب سید ارتضا علی صاحب سندیلہ	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
٢٦٢	جناب سید مصطفےٰ علی صاحب سندیلہ	ع/		لکھنؤ	ع/
٢٦٣	جناب مختار احمد صاحب سندیلہ	ع/	٢٧١	جناب معشوق علی صاحب لکھنؤ	ع/
٢٦٤	جناب امیر حسن صاحب سندیلہ	ع/	٢٧٢	جناب حکیم شاہ نظیر الحق صاحب بانکی پور	ع/
٢٦٥	نامعلوم الاسم معرفت منشی محمود علی صاحب لکھنؤ	ع/	٢٧٣	جناب محمد نذیر صاحب سب انسپکٹر تھانہ چھاونی لکھنؤ	ع/
٢٦٦	جناب محمود الزمان صاحب ملانوان	ع/	٢٧٤	جناب محمد بشیر صاحب اورسیر چھاونی لکھنؤ	ع/
٢٦٧	جناب رضی الحسن صاحب گدیہ بارہ بنکی	ع/	٢٧٥	جناب محمد رضا خان صاحب صدر بازار لکھنؤ	ع/
٢٦٨	جناب سید امیر احمد صاحب گدیہ بارہ بنکی	ع/	٢٧٦	نامعلوم الاسم لکھنؤ	ع/
٢٦٩	جناب منشی دلاور علی صاحب لکھنؤ	ع/	٢٧٧	جناب محمود خان صاحب سعادت گنج لکھنؤ	ع/
٢٧٠	جناب شیخ عنایت حسین صاحب		٢٧٨	جناب محمد حسین صاحب عالم نگر لکھنؤ	ع/
			٢٧٩	جناب شیخ انعام الرحمان	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	ے ر
۲۸۰	جناب سید عبداللہ صاحب تحصیلدار بھوپال اسٹیٹ	عا ر
۲۸۱	جناب محمد حبیب صاحب رائے بریلی	عا ر
۲۸۲	جناب محبوب علی صاحب ثمر وتہ رآبریلی	عا ر
۲۸۳	جناب محمد طٰہٰ صاحب سلون۔ رائے بریلی	عا ر
۲۸۴	جناب عبدالجلیل صاحب چواڑہ ضلع مونگیر	عا ر
۲۸۵	جناب عبداللطیف خانصاحب چواڑہ ضلع مونگیر	عا ر
۲۸۶	جناب حافظ محمد احسن صاحب وحشی نگرامی لکھنؤ	عا ر
۲۸۷	جناب سید عبدالنعیم صاحب دسنہ ضلع پٹنہ	عا ر
۲۸۸	جناب محمد بشیر الحق صاحب دسنہ ضلع پٹنہ	عا ر
۲۸۹	جناب احمد جان صاحب	عا
۲۹۰	جناب محمد حنیف صاحب کانپور	عا ر
۲۹۱	جناب محمد اظہر صاحب لکھنؤ	عا ر
۲۹۲	جناب محمد عبدالحمید صاحب الہ آباد	عا ر
۲۹۳	جناب حافظ محمد حسن علیصاحب وکیل اعظم گڈھ	ے ر
۲۹۴	جناب حمید بخش صاحب غازی پور	عا ر
۲۹۵	جناب علی حسین صاحب چکمنڈی لکھنؤ	عا ر
۲۹۶	جناب مولوی مرزا محمود احمد	-

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب ناظم مدرسہ احمدیہ قادیان	عا/
۲۹۷	جناب حافظ روشن علی صاحب ناظم دینیات قادیان	عا/
۲۹۸	جناب سید شاہ سرور حیدر شاہ صاحب مدرسۂ احمدیہ قادیان	عا/
۲۹۹	جناب قاضی امیر حسن صاحب اول مدرس مدرسۂ احمدیہ قادری	عا/
۳۰۰	جناب سید عبد الحی صاحب عرب۔قادیان	عا/
۳۰۱	جناب شیخ محمد تیمور عالم پروفیسر علیگڈھ	عا/
۳۰۲	جناب شفیق الحسن صاحب سب انسپکٹر لکھنؤ	عا/
۳۰۳	نامعلوم الاسم	ے/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۰۴	جناب حسین علی صاحب محلہ ماہ ویوری الہ آباد	عا/
۳۰۵	جناب احسان حسین صاحب قیصر باغ لکھنؤ	عا/
۳۰۶	جناب عبد الحکیم صاحب لکھنؤ	عا/
۳۰۷	جناب رحیم بخش صاحب قصائی باڑہ لکھنؤ	عا/
۳۰۸	جناب عبد الحکیم صاحب دسنہ ضلع پٹنہ	عا/
۳۰۹	جناب ابو داؤد احمد صاحب ؍؍	عا/
۳۱۰	جناب سید معز الدین صاحب دسنہ ضلع پٹنہ	عا/
۳۱۱	جناب محمد سمیع صاحب وکیل جونپور	عا/
۳۱۲	جناب احمد شاہ خانصاحب وکیل جونپور	عا/
۳۱۳	جناب احمد یار خانصاحب الہ آباد	عا/
۳۱۴	جناب حکیم عبد الحکیم صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد و رقم
	جھوائی ٹولہ لکھنؤ	عا/
۳۱۵	جناب حکیم عبدالحکیم صاحب جھوائی ٹولہ لکھنؤ	عا/
۳۱۶	جناب محمود الزمان صاحب لکھنؤ	عا/
۳۱۷	جناب عشرت علی صاحب لکھنؤ	عا/
۳۱۸	جناب اسماعیل صاحب لکھنؤ	عا/
۳۱۹	جناب مرزا محمد وسیم صاحب وکیل اعظم گڑھ	عا/
۳۲۰	جناب سلطان احمد صاحب اعظم گڑھ	عا/
۳۲۱	جناب عبدالحکیم صاحب "	عا/
۳۲۲	جناب عظیم الدین صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ لکھنؤ	عا/
۳۲۳	جناب نظیر علی صاحب اورسیر ٹکسال لکھنؤ	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد و رقم
۳۲۴	جناب احترام علی خان صاحب کاکوری لکھنؤ	عا/
۳۲۵	جناب عزت علی صاحب کاکوری لکھنؤ	عا/
۳۲۶	جناب انعام علی صاحب کاکوری لکھنؤ	عا/
۳۲۷	جناب عبدالکبیر صاحب چیف ریڈر بنارس	عا/
۳۲۸	جناب محمد محسن الدین حسن صاحب لکھنؤ	عا/
۳۲۹	جناب مولوی عبدالباسط صاحب لکھنؤ	عا/
۳۳۰	جناب سید حسن خان صاحب لکھنؤ	عا/
۳۳۱	جناب سید حسن صاحب لکھنؤ	عا/
۳۳۲	جناب سید سلمان صاحب لکھنؤ	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۳۳	جناب فہیم الدین صاحب بانس بریلی	ے/
۳۳۴	جناب اکبر حسین صاحب بسیحہ ضلع بارہ بنکی	ے/
۳۳۵	جناب فاروق احمد صاحب رائے بریلی	عہ/
۳۳۶	جناب فخر الحسن صاحب لکھنؤ	عہ/
۳۳۷	جناب عبد الحق صاحب پیلی بھیت	عہ/
۳۳۸	جناب عبد السبحان خان صاحب گورکھپور	عہ/
۳۳۹	جناب محمد احمد خان صاحب شاہ آباد	عہ/
۳۴۰	جناب مولوی عبد العلی صاحب رائے بریلی	عہ/
۳۴۱	نامعلوم الاسم	عہ/
۳۴۲	جناب محمد مقیم خان صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	ملیح آباد لکھنؤ	ے/
۳۴۳	جناب عبد الوحید خان صاحب ملیح آباد لکھنؤ	ے/
۳۴۴	جناب فضل احمد صاحب لکھنؤ	عہ/
۳۴۵	جناب رحیم حسین صاحب لکھنؤ	عہ/
۳۴۶	جناب مولوی صفدر حسین صاحب	عہ/
۳۴۷	جناب مولوی عبد الحلیم صاحب امام جامع مسجد گورکھپور	عہ/
۳۴۸	جناب لیاقت علی خان صاحب لکھیم پور	عہ/
۳۴۹	جناب محمد شبیر خان صاحب لکھیم پور	عہ/
۳۵۰	جناب شمیم احمد صاحب ملیح اباد لکھنؤ	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۵۱	جناب نسیم احمد صاحب ولد عبدالکریم صاحب ملیح آباد	عا/		جگور	عا/
۳۵۲	جناب حافظ عبدالحق صاحب سوداگر امین آباد لکھنؤ	عا/	۳۶۲	جناب راحت حسین صاحب لکھنؤ	عا/
۳۵۳	جناب مقصود عالم صاحب بارہ بنکی	عا/	۳۶۳	جناب خلیل احمد صاحب سکریٹری ایک آنہ فنڈ لکھنؤ	عا/
۳۵۴	نامعلوم الاسم	عا/	۳۶۴	جناب بشیر احمد صاحب صدیقی	عا/
۳۵۵	عبدالستار صاحب صدیقی علیگڈھ کالج	عا/	۳۶۵	جناب سید غلام السبطین صاحب فلور مل لکھنؤ	عا/
۳۵۶	جناب مولوی عبدالمجید صاحب قصبہ ڈلمؤ ضلع رائے بریلی	عا/	۳۶۶	جناب مرزا جعفر حسین صاحب لکھنؤ	عا/
۳۵۷	جناب قاضی یونس صاحب چوک لکھنؤ	عا/	۳۶۷	جناب سید اصغر حسین صاحب گھسیارمنڈی	عا/
۳۵۸	جناب محمد اسماعیل صاحب لکھنؤ	عا/	۳۶۸	جناب ممتاز علی صاحب سید واڑہ فتح پور بارہ بنکی	عا/
۳۵۹	جناب محمد مصطفےٰ حسین صاحب گورکھپور	عا/	۳۶۹	جناب عبدالجلیل صاحب دربار ہوٹل لکھنؤ	عا/
۳۶۰	جناب محمد جمیل صاحب گورکھپور	عا/	۳۷۰	جناب سید شہامت حسین	
۳۶۱	جناب شیخ محرم علی صاحب				

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
	صاحب لکھنؤ	عہ/		نظیر آباد لکھنؤ	عہ/
۳۷۱	جناب فاروق احمد صاحب جنرل سپرنٹنڈنٹ لکھنؤ	عہ/	۳۸۰	جناب کرامت حسین صاحب بارہ بنکی	عہ/
۳۷۲	جناب سید ابن الحسن صاحب لکھنؤ	عہ/	۳۸۱	جناب حکیم حنیف صاحب تکمیل الطب لکھنؤ	عہ/
۳۷۳	جناب محمد یعقوب خانصاحب قندھاری بازار لکھنؤ	عہ/	۳۸۲	جناب محمد سلطان صاحب کانپور	عہ/
۳۷۴	جناب شیخ احمد صمد بدہو صاحب فیض آباد	عہ/	۳۸۳	جناب مولوی خادم علی صاحب شیر پور ضلع اناؤ	عہ/
۳۷۵	جناب منور خانصاحب لال کرتی لکھنؤ	عہ/	۳۸۴	جناب باسط حسین صاحب شیر پور ضلع اناؤ	عہ/
۳۷۶	جناب عبدالکریم صاحب افسر مدرس اسکول فتحپور	عہ/	۳۸۵	نامعلوم الاسم	عہ/
۳۷۷	جناب منشی محمد علی صاحب لکھیم پور	عہ/	۳۸۶	جناب محمد اسمٰعیل خانصاحب صدر بازار لکھنؤ	عہ/
۳۷۸	جناب بلند خانصاحب صدر بازار لکھنؤ	عہ/	۳۸۷	جناب غفران الحق صاحب لکھیم پور	عہ/
۳۷۹	جناب حسن رضا صاحب		۳۸۸	جناب محمد اسد خانصاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	بارہ بنکی		۳۹۷	جناب مولوی عبد القیوم صاحب بریلی	عا/
۳۸۹	جناب محمد ابراہیم خانصاحب صدر بازار لکھنؤ	عا/	۳۹۸	جناب پیارے خان صاحب مراد آباد	عا/
۳۹۰	معرفت بابو منصور علی خانصاحب اسٹیشن چارباغ لکھنؤ	عسہ/	۳۹۹	جناب پیرجی محسن الدین صاحب مختار امروہہ	عا/
۳۹۱	جناب منشی عاشق علی صاحب سیتاپور	عا/	۴۰۰	جناب امیر حسن خان صاحب شاہجہانپور	عا/
۳۹۲	جناب مولوی سلیمان احمد صاحب رئیس سہارنپور	عا/	۴۰۱	جناب مولوی عبد العزیز خانصاحب سابق ہڈ مولوی عربک اسکول بریلی	عا/
۳۹۳	جناب سید اسد اللہ صاحب سیتاپور	عا/			
۳۹۴	جناب ڈاکٹر نبی احمد خان صاحب ہردوئی	عا/			
۳۹۵	جناب صبغۃ اللہ صاحب رئیس اللہ پور شاہ آباد	عا/			
۳۹۶	جناب مولوی احسان عظیم صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ بریلی	عا/		میزان	للعہ ۸۴

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

چندہ عام اغراض ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱	بذریعہ جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم و رئیس امرتسر جناب حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و تاجر چرم و آنریری مجسٹریٹ کانپور	صہ؍
۲	جناب بابو نظام الدین و حاجی عبد الرحیم صاحبان تاجران چرم امرتسر	صہ؍
۳	جناب مہر بخش و شیخ شمس الدین صاحب تاجران چرم امرتسر	عـہ
۴	جناب شیخ علی بخش صاحب تاجر چرم و میونسپل کمشنر امرتسر	؍ے
۵	جناب میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	صہ؍
۶	متفرق چندہ از جامع مسجد شیخ خیر الدین صاحب مرحوم بروز جمعہ امرتسر	[illegible]
۷	جناب حاجی قادر بخش و سولا بخش صاحبان تاجران چرم	[illegible]
۸	جناب میر حبیب اللہ صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر	صہ؍

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۹	جناب شیخ محمد جمیل صاحب سوداگر و آنریری مجسٹریٹ امرتسر	عہ/
۱۰	جناب شیخ علی محمد صاحب تاجر چرم امرتسر	عہ/
۱۱	جناب میاں اللہ جوایا صاحب تاجر چرم امرتسر	۸/عہ
۱۲	جناب حاجی غلام حسین و خدابخش صاحبان تاجران چرم امرتسر	عہ
۱۳	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر	صہ/
۱۴	جناب شیخ دوست محمد صاحب تاجر چرم امرتسر	عا/
۱۵	جناب میاں مہرحق صاحب خلف جناب خان صاحب سندھی خانصاحب مرحوم انسپکٹر پولیس امرتسر	عہ/
۱۶	چندہ فراہم کردہ جناب میاں مہرحق صاحب خلف جناب خان صاحب سندھی خانصاحب مرحوم انسپکٹر پولیس امرتسر	۱۴عہ/
۱۷	جناب میاں حسام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	صہ/
۱۸	جناب میاں حبیب اللہ صاحب سوداگر پشمینہ چکی دروازہ گھنٹہ گھر امرتسر	ے/
۱۹	فراہم کردہ چندہ از مسجد شیخ خیر الدین صاحب مرحوم معرفت مولوی غلام محمد صاحب اختر امرتسر	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۰	جناب میاں وزیر محمد صاحب ڈبل روٹی والا ہال بازار امرتسر	عه/
۲۱	جناب میاں سراج الدین صاحب ٹرنک تالاب ٹینڈا امرتسر	عه/
۲۲	جناب میاں تاج الدین صاحب گاڑیبان ہال بازار امرتسر	عه/
۲۳	جناب الٰہ بخش صاحب رنگساز ہال بازار امرتسر	عه/
۲۴	جناب میاں الٰہ بخش صاحب گاڑیبان ہال بازار امرتسر	عه/
۲۵	جناب منشی احمد شاہ صاحب اپیل نویس امرتسر	مه
۲۶	جناب میاں غلام حسن صاحب رنگریزا ہلو والیاں امرتسر	عا/
۲۷	جناب میاں غلام محی الدین صاحب ٹھیکیدار امرتسر	عه/
۲۸	جناب عبدالرزاق صاحب رنگریزا ہلو والیاں امرتسر	عه/
۲۹	چندہ متفرق امرتسر	۵/
۳۰	جناب ماسٹر اسد اللہ صاحب مدرس ایم اے۔ او ہائی اسکول امرتسر	
۳۱	جناب مولوی ظہور الدین صاحب مدرس ایم۔ اے او ہائی اسکول امرتسر	عه/
۳۲	جناب میاں عبدالوہاب صاحب چپراسی ایم۔ اے او ہائی اسکول امرتسر	مه/
۳۳	نامعلوم الاسم معرفت	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	جناب مولوی غلام محمد صاحب وکیل ندوۃ العلماء امرتسر	۸/	۳۸	جناب خان صاحب یار محمد صاحب ذیلدار جہانخیلاں	صہ/
۳۴	متفرق چندہ از ایم-اے-او-ہائی اسکول امرتسر بذریعہ جناب منشی مہر علی صاحب	۲ے/	۳۹	جناب حبیب اللہ خانصاحب ٹھیکہ دار ریلوے	عگ/
۳۵	جناب ماسٹر سعادت علی خان صاحب رسل ایم-اے-او ہائی اسکول امرتسر	عہ/	۴۰	جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب اسسٹنٹ سرجن	عگ/
	(بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپور بسعی جناب مرزا محمد ظفر اللہ خانصاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ)		۴۱	جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب اسسٹنٹ سرجن	عگ/
			۴۲	جناب محمد بخش صاحب نائب تحصیلدار بندوبست	عگ/
			۴۳	جناب شیخ علی احمد صاحب تحصیلدار بندوبست	عگ/
	چندہ ہوشیارپور		۴۴	جناب منشی نبی بخش صاحب سب انسپکٹر پولیس	عگ/
۳۶	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس اعظم	صہ/	۴۵	جناب بابو سندی خانصاحب سب انجنیر ریلوے	عگ/
۳۷	جناب حاجی طالع محمد صاحب رئیس موضع بسم اللہ پور	عگ/	۴۶	جناب رحیم بخش صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	افسران پولیس	۸/
۴۷	جناب منشی نظیر احمد صاحب تحصیلدار	عا/
۴۸	جناب حاجی شیخ غلام محی الدین صاحب رئیس خانپور ضلع ہوشیارپور	عا/
۴۹	جناب شیخ جان محمد صاحب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ ڈیرہ غازی خان	عا/
	چندہ قصور ضلع لاہور	
۵۰	جناب بابو محمد مستقیم صاحب بی۔ ڈبلو۔ انسپکٹر گوڈی واڈا ضلع کرشنا صوبہ مدراس	عا/
۵۱	جناب حافظ عبدالرحمن صاحب امام مسجد	للعہ ۱۲/
۵۲	جناب میاں فضل دین صاحب گورا	صہ/
۵۳	جناب مولوی محمد داؤد صاحب مختار	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۵۴	جناب مولوی غلام محی الدین صاحب پلیڈر	صہ/
۵۵	جناب مولوی عبدالقادر صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب	صہ/
	چندہ وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	
۵۶	جناب بابو غلام حسن خانصاحب	سے/
۵۷	جناب چودہری فضل الدین صاحب ٹھیکہ دار	عا/
۵۸	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب بوٹ فروش	عہ/
۵۹	جناب شیخ قایم الدین صاحب اپیل نویس	عہ/
۶۰	جناب حکیم صفدر علی صاحب	عہ/
۶۱	جناب شیخ نور الدین	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب کمبوہ	۸/
۶۲	جناب شیخ نور الدین صاحب سوداگر	عہ/
۶۳	جناب حافظ غلام رسول صاحب سوداگر	عہ/
۶۴	نامعلوم الاسم	عہ/
۶۵	جناب میاں شہاب الدین صاحب سوداگر	عہ/
۶۶	جناب محمد حسین صاحب تاجر کتب	۸/
۶۷	جناب حسین بخش صاحب سوداگر	۸/
۶۸	جناب فضل الٰہی صاحب	۸/
۶۹	جناب منشی سردار محمد صاحب	۸/
۷۰	جناب منشی محمد جان صاحب	۸/
۷۱	جناب منشی فضل الدین صاحب	۸/
۷۲	جناب محمد الدین صاحب	۸/
۷۳	جناب مہر الٰہی صاحب	۸/
۷۴	جناب مہر اللہ جوایا صاحب	عہ/
۷۵	جناب محمد عبداللہ صاحب سوداگر	۸/
۷۶	جناب محمد الدین و چراغ الدین صاحبان سوداگران	۸/
۷۷	جناب سلطان محمد والہ بخش صاحبان سوداگران	عا/
۷۸	جناب مولا بخش و علی محمد صاحبان سوداگران	۸/
۷۹	جناب شیخ فضل الدین و فضل الٰہی صاحبان سوداگران	عہ/
۸۰	نامعلوم الاسم	عہ/
۸۱	جناب ملک غلام محمد صاحب سکنہ سوہدرہ	عہ/
۸۲	جناب ملک شرف الدین	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب سوداگر چوب	للعہ/		چندہ پوسٹ نظام آباد ضلع گوجرانوالہ	
۸۳	جناب علی گوہر صاحب سوداگر چوب	عہ/	۹۲	جناب چودہری امیر بخش صاحب چھمبر نگ معہ برادری	صہ/
۸۴	جناب جمعدار محمد قاسم صاحب سوداگر چوب	عا/	۹۳	جناب مستری الہ دتا صاحب	عا/
۸۵	جناب ڈاکٹر غلام محی الدین صاحب	عہ/	۹۴	جناب مستری خوشی محمد صاحب	عا/
			۹۵	جناب مستری کرم الٰہی صاحب	عا/
۸۶	جناب شیخ فتح الدین صاحب	۸/	۹۶	جناب مستری نبی بخش صاحب	عہ/
			۹۷	جناب مستری محمد موسیٰ صاحب	عہ/
۸۷	جناب شیخ نبی بخش صاحب	۸/	۹۸	جناب مستری سلطان محمود صاحب	عہ/
۸۸	جناب ماسٹر مہر الٰہی صاحب مشن اسکول	عہ/	۹۹	جناب مستری رکن الدین صاحب	عہ/
۸۹	جناب ماسٹر محمد حسین صاحب مشن اسکول	عہ/	۱۰۰	جناب مستری محمد الدین صاحب	عہ/
			۱۰۱	جناب مستری امام الدین صاحب	عہ/
۹۰	از برادری بوچڑخانہ	صہ/	۱۰۲	جناب مرزا حیدر علی و مبارک علی صاحبان	عہ/
۹۱	جناب میاں کرم الٰہی صاحب سوداگر	۶/	۱۰۳	جناب مستری اسماعیل صاحب	۸/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۰۴	جناب مستری ابراہیم صاحب	۸/		صاحب بلیڈر	عا/
۱۰۵	جناب مستری چراغ دین صاحب	۸/	۱۱۳	جناب میاں رحیم گل صاحب	عا/
۱۰۶	جناب مستری محمد الدین صاحب ٹھیکدار	عا/	۱۱۴	جناب احمد الدین و لال دین صاحبان سوداگران چرم	عہ/
	چندہ سیالکوٹ		۱۱۵	جناب شیخ میراں بخش و محمد الدین صاحبان سوداگران چرم	عہ/
۱۰۷	جناب شیخ پیر محمد و محمد جان صاحبان سوداگران چھاؤنی	صہ/	۱۱۶	جناب حاجی گلاب صاحب سوداگر چونا	عا/
۱۰۸	جناب شیخ مہر بخش صاحب سوداگر چھاؤنی	عا/	۱۱۷	جناب شیخ دین محمد صاحب سوداگر چرم	عا/
۱۰۹	جناب شیخ پیرا صاحب سوداگر	صہ/	۱۱۸	جناب حیدا و گلاب صاحبان دوکانداران	۸/
۱۱۰	جناب شیخ محمد سلطان صاحب سوداگر	صہ/	۱۱۹	جناب نظام دین و نواب دین صاحبان دوکانداران	۸/
۱۱۱	جناب ماسٹر کرم الہی صاحب بلیڈر	سے/			
۱۱۲	جناب مولوی امام دین		۱۲۰	جناب محمد الدین و قمر الدین	

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	صاحبان	عا/
۱۲۱	جناب رحیم بخش و فضل کریم صاحبان	عا/
۱۲۲	جناب عمر بخش و مہر دین صاحبان سوداگران چرم	عا/
۱۲۳	جناب حاجی شاہ ولی و خوش حال خان صاحبان	عا
۱۲۴	جناب شہاب الدین و غلام نبی صاحبان	۸/
۱۲۵	جناب رحیم بخش و علم الدین صاحبان	۸/
۱۲۶	جناب فضل الدین و عمر الدین صاحبان	۸/
۱۲۷	جناب صوبہ دوکاندار صاحب	۸/
۱۲۸	جناب شیخ نور ماہی صاحب سوداگر یالنس	عا/
۱۲۹	جناب کریم الدین و عبداللہ صاحبان	عا/
۱۳۰	جناب شیخ محمد صاحب دوکاندار	عہ/
۱۳۱	جناب صمد و صاحب قصاب	۸/
۱۳۲	جناب عبداللہ صاحب	عہ/
۱۳۳	جناب مولا بخش صاحب	۸/
۱۳۴	جناب نبی بخش صاحب	۴/
۱۳۵	جناب مولا صاحب ؍؍	۴/
۱۳۶	جناب جھنڈا صاحب ؍؍	۴/
۱۳۷	جناب ولی داد صاحب سوداگر چرم	عہ/
۱۳۸	جناب شیخ نیاز الدین و احمد دین صاحبان	عہ/
۱۳۹	جناب چوہدری الہ دتا صاحب چمرنگ	عہ/
۱۴۰	جناب پیر بخش صاحب چمرنگ	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۴۱	جناب منشی مولابخش و محمد عالم صاحبان	عہ/
۱۴۲	جناب شیخ گلا صاحب قصاب	عہ/
۱۴۳	جناب الہ بخش صاحب ممبر نگر چندہ گجرات پنجاب	عہ/
۱۴۴	جناب منشی غلام محی الدین صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس	عہ/
۱۴۵	جناب قاضی امیر بخش صاحب	عہ/
۱۴۶	جناب شیخ غلام حیدر صاحب چندہ گجرانوالہ پنجاب	عہ/
۱۴۷	جناب مولوی غلام مصطفےٰ صاحب	عہ/
۱۴۸	جناب منشی حیات محمد صاحب نائب کورٹ انسپکٹر	عہ/
۱۴۹	جناب چودھری امام الدین صاحب	عہ/
۱۵۰	جناب منشی عنایت اللہ صاحب	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۵۱	معرفت جناب سالدار ابراہیم صاحب منجانب مسلمانان ۲۸ کیولری چھاونی ملتان	عسہ/
	(معرفت جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ بسعی جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائل پور)	
۱۵۲	چندہ از جامع مسجد لائلپور بوقت نماز	اہر
۱۵۳	جناب شیخ فتح الدین صاحب ڈیٹیرنری انسپکٹر لائلپور	صما
۱۵۴	جناب بابو احمد الدین صاحب فارسٹر تحصیل لائلپور	ع/
۱۵۵	جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائلپور	صہ/
۱۵۶	جناب قاضی عبد الواحد صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	لیڈر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لائلپور	۶/		پولیس لائلپور	۶/
۱۵۷	جناب منشی شیخ خدابخش صاحب بائیسکل والے لائلپور	۶/	۱۶۶	جناب میاں میرابخش صاحب کتب فروش لائلپور	عہ/
۱۵۸	جناب منشی دوست محمد خان صاحب اہلحدیث آبادی لائلپور	للعہ/	۱۶۷	جناب شیخ عمر بخش و عطا محمد صاحبان لائلپور	۵/
۱۵۹	جناب بابو نیک عالم صاحب پوسٹ آفس لائلپور	۶/	۱۶۸	یک تا معلوم الاسم لائلپور	۴/
۱۶۰	جناب میاں فضل الٰہی صاحب لائلپور	۸/	۱۶۹	جناب بابو محمد سعید صاحب سب اوورسیر لائلپور	۶/
۱۶۱	طالب علم لائلپور	۲/	۱۷۰	جناب شیخ فضل میران صاحب قانگو آفس لائلپور	عہ/
۱۶۲	جناب میاں کریم بخش صاحب مستری لائلپور	عہ/	۱۷۱	جناب مولوی غلام باری صاحب وکیل لائلپور	۵عہ/
۱۶۳	جناب میاں رحمت اللہ صاحب لائلپور	ے/	۱۷۲	جناب بابو عبدالحمید صاحب خلف مولوی غلام باری صاحب وکیل لائلپور	عہ/
۱۶۴	جناب میاں حسین بخش صاحب دوکاندار لائلپور	۴/	۱۷۳	جناب چودھری الہ دتا صاحب لائلپور	عہ/
۱۶۵	جناب ملک شیر محمد خان صاحب		۱۷۴	جناب شیخ غلام قادر صاحب	

نمبر شمار	نام و پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام و پتہ	تعداد رقم
	عرضی نولس لائلپور	عہ/		(بذریعہ جناب مولوی	
۱۷۵	جناب منشی محمد حسین صاحب			غلام محمد صاحب شملوی کیل ندوہ	
	احمدی	عہ/		بسعی جناب مولوی عطا	
۱۷۶	جناب میاں بدر الدین			محمد صاحب وکیل لائلپور)	
	صاحب خیاط لائل پور	عہ/	۱۸۲	جناب میاں فضل الٰہی صاحب	
۱۷۷	دو صاحب ملازمان			لائل پور	۸/
	پوسٹ آفس		۱۸۳	جناب چودھری محمد دین	
	لائل پور	۱۴/		صاحب چمڑہ منڈی لائلپور	عہ/
۱۷۸	جناب میاں محمد حسین		۱۸۴	ایک بچہ طالع اللہ عمرہ نوبت	
	صاحب مستری لائلپور	عہ/		وعظ لائل پور	۶/
۱۷۹	جناب مولوی محمد		۱۸۵	جناب میاں غلام حسین	
	رمضان صاحب			صاحب لائل پور	۴/
	مدرس لائل پور	۶/	۱۸۶	جناب بابو غلام قادر صاحب	
۱۸۰	جناب بابو دین محمد خان			پوسٹ آفس لائل پور	عہ/
	صاحب متعلم لائل پور	عہ/	۱۸۷	جناب بابو محمد شجاع صاحب	
۱۸۱	جناب مولوی نیاز احمد صاحب			پوسٹ آفس لائلپور	۸/
	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ		۱۸۸	جناب مولوی محمد لطیف	
	انسپکٹر لائل پور	عہ/		صاحب محررہ ملازمین لائلپور	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۸۹	جناب منشی محمد نور خانصاحب لائل پور	عہ/
۱۹۰	جناب قاضی فقیر محمد صاحب دوکان دار کچہری بازار لائلپور	۶/
۱۹۱	جناب شیخ عطا محمد صاحب ہیڈ منشی محکمہ نہر لائلپور	عا/
۱۹۲	جناب ملک برکت علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لائلپور	ہ
۱۹۳	جناب بابو شیر محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ اسلامیہ بورڈنگ لائل پور	۸/
۱۹۴	جناب چودہری عبدالعزیز صاحب اہلمد سایر مہتمم بندوبست لائل پور	عہ/
۱۹۵	جناب سید الطاف حسین صاحب محرر آبکاری	ہ
۱۹۶	جناب شیخ مولا بخش صاحب محرر لوکل فنڈ	عہ/
۱۹۷	جناب چودہری خدا بخش صاحب گرداور رجبڑانوالہ لائلپور	عا/
۱۹۸	جناب شیخ شمس الدین صاحب ریڈر لائلپور	عہ/
۱۹۹	جناب شیخ عبداللہ و شیخ محمد دین صاحبان لائلپور	عہ/
۲۰۰	جناب شیخ عمر بخش و شیخ مولا بخش صاحبان لائلپور	عہ/
۲۰۱	جناب شیخ عمر بخش صاحب تمباکو فروش ریل بازار لائل پور	۴/
۲۰۲	جناب مستری کرم دین صاحب لائلپور	۲/
۲۰۳	جناب لالہ لدہا مل صاحب صراف ریل بازار لائلپور	ے/
۲۰۴	جناب شیخ فضل الٰہی و	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	امام الدین صاحبان لائلپور	۴ر
۲۰۵	جناب میاں فیض بخش صاحب تمباکو فروش ریل بازار لائلپور	۴ر
۲۰۶	جناب چودہری الہ دتا صاحب مستری لائلپور	عہ ر
۲۰۷	جناب قاضی الہ بخش صاحب دوکاندار لائلپور	۸ر
۲۰۸	جناب شیخ مولا بخش و الہ دتا صاحبان لائلپور	۸ر
۲۰۹	جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب ریڈر لائلپور	عر
۲۱۰	جناب شیخ الہی بخش صاحب خلف محمد عبداللہ صاحب ممبر لائل پور	عر
۲۱۱	شیخ محمد بشیر صاحب زمیندار ہادس لائلپور	عہ ر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۱۲	جناب شیخ کریم بخش صاحب اصغر وکیل لائلپور	صر
۲۱۳	جناب شیخ فیروز الدین و احمد دین صاحبان لائلپور	عہ ر
۲۱۴	جناب بابو محمد وزیر صاحب کلرک ڈاکخانہ لائل پور	۸ر
۲۱۵	جناب شیخ کریم بخش صاحب تمباکو فروش لائلپور	۸ر
۲۱۶	جناب سید فتح حسین شاہ صاحب نائب کورٹ لائلپور	۸ر
۲۱۷	جناب بابو محمد دین صاحب کلرک آف دی کورٹ لائل پور	عہ ر
۲۱۸	جناب منشی محمد اشرف صاحب نائب کلرک آف دی کورٹ لائلپور	عہ ر
۲۱۹	جناب چودہری مراد علی خانصاحب دیوانی لائلپور	عہ

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۲۰	جناب شیخ عبدالحمید صاحب اہلمد تقسیم ضلع عیر لائلپور	عہ/
۲۲۱	جناب منشی محمد دین صاحب نقشہ نویس لائلپور	عہ/
۲۲۲	جناب منشی کرم الٰہی صاحب ایجنٹ بیرسٹرایٹ لا لائلپور	۸/
۲۲۳	جناب منشی رحیم بخش صاحب ایجنٹ وکیل لائل پور	عہ/
۲۲۴	جناب مولوی محمد حسین صاحب اہلمد اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر لائلپور	۸/
۲۲۵	جناب شیخ ایزد بخش صاحب مثلخوان منصف لائلپور	عہ/
۲۲۶	جناب شیخ امام الدین صاحب تھانہ دار لائلپور	عہ/
۲۲۷	جناب بابو مولا بخش صاحب لائل پور	۸/
۲۲۸	جناب بابو محمد دین صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	لائلپور	۸/
۲۲۹	جناب قاضی عبدالرحمن صاحب ریڈر لائلپور	عہ/
۲۳۰	جناب میاں مولا بخش صاحب گاندھی لائلپور	۲/
۲۳۱	جناب ملک حسام الدین صاحب اورسیر لائلپور	عا/
۲۳۲	جناب مستری فتح الدین صاحب لائلپور	عہ/
۲۳۳	جناب شیخ عبداللہ صاحب ممبر کمیٹی لائلپور	للعہ/
۲۳۴	جناب میاں محکم دین و فیروز دین صاحبان لوہار لائل پور	عہ/
۲۳۵	یک صاحب داروغہ لائل پور	عہ/
۲۳۶	جناب چودہری نورالدین صاحب نمبردار رگ ب ۳۲۸ لائلپور	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۳۷	جناب منشی محمد دین صاحب پٹواری مال لائلپور	۶/	۲۴۴	جناب میاں فتح محمد صاحب حلوائی لائل پور	۴/
۲۳۸	جناب چودھری رحمت اللہ خانصاحب چک نمبر ۱۰۷ رکھ برانچ لائلپور	۵/	۲۴۵	جناب سائیں کرم دین صاحب شیر فروش - لائل پور	۴/
۲۳۹	جناب منشی غلام محمد صاحب سفید پوش لائلپور	۶/	۲۴۶	جناب میاں قطب دین صاحب نان بائی لائل پور	۴/
۲۴۰	جناب چودھری نبی بخش صاحب چک نمبر ۱۹۸ رکھ برانچ لائل پور	۶/	۲۴۷	جناب میاں رمضان صاحب نان بائی لائلپور	۴/
۲۴۱	جناب سید لطف علی شاہ صاحب نائب تحصیلدار لائل پور	۵/	۲۴۸	جناب میاں میرا بخش صاحب نانبائی لائلپور	۲/
۲۴۲	جناب میاں کریم بخش صاحب رنگریز لائلپور	۲/	۲۴۹	جناب شیخ فضل کریم صاحب نانبائی لائلپور	۱/
۲۴۳	جناب شیخ چراغ دین و سراج دین صاحبان ٹین دار لائلپور	۴/	۲۵۰	جناب سماۃ فاطمہ نانبائی لائلپور	۲/
			۲۵۱	جناب میاں چراغ دین و نبی بخش صاحبان نانبائی	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	لائلپور	۴ر	۲۵۹	جناب مستری نظام الدین صاحب لائل پور	عہ ر
۲۵۲	جناب میاں محمد اکبر صاحب زین فروش لائلپور	عہ ر	۲۶۰	یک نا معلوم الاسم لائل پور (چندہ از مقام ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور بسعی جناب مولانا غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء مرسلہ جناب شیخ غلام محمد جان محمد صاحبان سوداگران)	۶ر
۲۵۳	جناب میاں دین محمد صاحب گھڑی ساز لائلپور	۸ر			
۲۵۴	یک شاہ صاحب لائلپور	۲ر			
۲۵۵	جناب منشی حبیب احمد صاحب اہلمد لائلپور	۴ر	۲۶۱	جناب ڈاکٹر عزیز الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	صہ ر
۲۵۶	جناب شیخ مولا بخش و محمد حسین صاحبان کالونی ہوس لائلپور	عا ر	۲۶۲	جناب پیرزادہ منور احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر جھنگ ڈویژن	صہ ر
۲۵۷	جناب میاں رحیم بخش صاحب لائلپور	عہ ر	۲۶۳	جناب شیخ عمر الدین صاحب ضلعدار محکمہ نہر	صہ ر
۶۵۸	جناب بابو علی محمد صاحب ایگریکلچر کالج لائلپور	عہ ر	۲۶۴	جناب میاں نور الدین صاحب ضلعدار نہر بنگلہ بھاکٹ	صہ ر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۶۵	جناب شیخ نور الہی صاحب ہیڈ منشی محکمہ نہر جھنگ ڈویژن	ص/		شاہ صاحب محرر لوکل فنڈ	۸/
۲۶۶	جناب شیخ محمد شریف صاحب سب انسپکٹر پولیس	ے/	۲۷۳	جناب چودہری شہاب الدین صاحب	عا/
۲۶۷	جناب مہتاب عالم صاحب محرر	ے/	۲۷۴	جناب منشی امام الدین صاحب ایجنٹ	۸/
۲۶۸	جناب غلام محی الدین صاحب واصلباقی نویس	ے/	۲۷۵	جناب منشی محمد رضا صاحب ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	عا/
۲۶۹	جناب ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ	عہ/	۲۷۶	جناب شیخ غلام محمد و جان محمد صاحبان سوداگران ضلع لائل پور	ص/
۲۷۰	جناب داروغہ غلام نبی صاحب	عہ/	۲۷۷	جناب شیخ فتح محمد صاحب ارائیں ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	عہ/
۲۷۱	جناب منشی دولت علی صاحب	عا/	۲۷۸	جناب شیخ کریم بخش و نور احمد صاحبان	
۲۷۲	جناب منشی سردار علی				

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	دوکانداران ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۵ر	۲۸۴	جناب شیخ اسماعیل صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸ر
۲۷۹	جناب مولوی غلام محی الدین صاحب میونسپل کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۵ر	۲۸۵	جناب شیخ امام الدین صاحب دوکاندار ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸ر
۲۸۰	متفرق معرفت جناب مولوی غلام محی الدین صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	للعہ۸ر	۲۸۶	جناب میاں عبدالواحد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸ر
۲۸۱	جناب میاں غلام محمد صاحب پیران دتا ٹوبہ ٹیک سنگھ لائل پور	عہ	۲۸۷	جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴ر
۲۸۲	جناب شیخ کریم بخش و الٰہ بخش صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸ر	۲۸۸	جناب شیخ فضل الٰہی صاحب دوکاندار ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۸ر
۲۸۳	جناب شیخ غلام رسول و خدا بخش صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸ر	۲۸۹	جناب مولوی الٰہ دتا صاحب سکنڈ ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	عہ

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۹۰	جناب ماسٹر دین محمد صاحب وزیش ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	عہ/	۲۹۷	معرفت جناب مولوی اللہ دتا صاحب خطیب ٹوبہ ٹیک ضلع لائل پور	۱/۵ مع
۲۹۱	جناب دیوا داس صاحب حلوائی ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۲/	۲۹۸	جناب جہان خان صاحب کانسٹیبل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۳/۵ مع
۲۹۲	جناب نتھو صاحب تیلی ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	عہ/	۲۹۹	جناب چوہدری مہتاب نمبردار چک نمبر ۳۳۱ جھنگ برانچ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	
۲۹۳	یک مسافر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۲/	۳۰۰	جناب مہدی خان صاحب چپڑاسی ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۲۹۴	جناب خانساماں غلام محمد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴/	۳۰۱	جناب احمد خان صاحب چپڑاسی ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	عہ/
۲۹۵	جناب بابو واحد بخش صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	عہ/	۳۰۲	یک مسافر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۲/
۲۹۶	جناب میاں سلطان داد اللہ دتا صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۸/	۳۰۳	جناب ودیا رام سنگھ نمبردار چک	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	نمبر ۳۲۳ ر۔ب جھنگ برانچ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۳۰۴	جناب سبحان خان صاحب کانسٹیبل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴/
۳۰۵	جناب حافظ عبد الرحمان صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۳۰۶	جناب محمد الدین صاحب نانبائی ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۸/
۳۰۷	جناب سبحان صاحب نانبائی ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۳۰۸	جناب مولوی عبد الرحمن صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴/
۳۰۹	جناب چوہدری الٰہی بخش صاحب نمبردار چک نمبر ۳۵ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۵/
۳۱۰	جناب چوہدری نبی بخش صاحب ذیلدار باگھٹ ٹوبہ ٹیک	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	سنگھ ضلع لائلپور	للعہ/
۳۱۱	جناب شیخ کرم دین صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۸/
۳۱۲	جناب شیخ کمال الدین صاحب کانسٹیبل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۳۱۳	جناب منشی شہاب الدین صاحب کمپوڈر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۳۱۴	جناب شیخ محمد عیسیٰ و عبد اللہ صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۳۱۵	جناب شیخ بابو دین رحیم بخش صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگھ لائلپور	۸
۳۱۶	ایک مسافر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۳/
۳۱۷	جناب میران بخش صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۱۸	جناب بابو عزیز الدین صاحب دوکاندار ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴ ر
۳۱۹	جناب منشی الطاف کریم صاحب جمعدار اصطبل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۶ ر
۳۲۰	جناب میاں انعام اللہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۲ ر
	متفرق	
۳۲۱	جناب قدرت اللہ صاحب ملازم لفٹننٹ دہاب صاحب بہادر ہمالیہ کلب کمرہ نمبر ۱۶ کوہ منصوری (معرفت جناب مولوی غلام محی الدین صاحب چک نمبر ۲۹۶ نمبردار ضلع لائلپور بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ)	سے ر
۳۲۲	جناب منشی رکن الدین صاحب چک نمبر ۲۹۶ ضلع لائل پور	عہ ر
۳۲۳	جناب منشی محمد بخش صاحب چک نمبر ۲۹۶ ضلع لائل پور	عہ ر
۳۲۴	جناب منشی عمر الدین صاحب چک نمبر ۲۹۶ ضلع لائل پور	عہ ر
۳۲۵	جناب حافظ احمد بخش صاحب چک نمبر ۲۹۶ ضلع لائلپور (بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء)	عہ ر
۳۲۶	جناب منشی فتح محمد صاحب اسٹور کیپر چھاؤنی وجالندھر (بسعی جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائل پور)	صعہ ر
۳۲۷	جناب شیخ عبد القادر صاحب پبلک پراسیکیوٹر لائل پور	عہ
۳۲۸	جناب منشی عطاء اللہ صاحب محرر ڈاک ڈی سی لائلپور	عہ ر
۳۲۹	جناب میاں محمد حیات صاحب درزی	۴ ر

نمبر شمار	نام معه پته	تعداد رقم
۳۳۰	جناب منشی کریم الدین صاحب محافظ خانه لائل پور	۴/
۳۳۱	جناب منشی شاه محمد صاحب نائب کورٹ لائل پور	۸/
۳۳۲	جناب سردار مراد علی صاحب آرمی ریمونٹ لائل پور	عا/
۳۳۳	جناب منشی کریم الله صاحب عرائض نویس لائل پور	عہ/
۳۳۴	جناب منشی اله دتا صاحب پٹواری لائل پور	۸/
۳۳۵	ایک صاحب لائل پور	عہ/
۳۳۶	جناب بابو غلام محمد صاحب هیڈ کلرک ڈاکخانه لائلپور	عہ/
۳۳۷	جناب راجه عبدالقادر و راجه راجولی خان صاحبان چک نمبر [illegible] لائل پور	۸/
۳۳۸	جناب میاں محمد الدین صاحب درزی لائل پور	۸/
۳۳۹	جناب شیخ الهی بخش و مولابخش صاحبان غله منڈی لائلپور	ے/
۳۴۰	جناب لاله اننت رام صاحب انریری مجسٹریٹ لائلپور	عا/
۳۴۱	جناب مستری تاج الدین صاحب و حاکم الدین صاحب لائل پور	عا/
۳۴۲	جناب شیخ اله دتا و مولا بخش صاحبان بزازان لائل پور	عہ/
۳۴۳	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب ٹھیکه دار لائل پور	ھ/
۳۴۴	جناب امام الدین صاحب برتن فروش لائل پور	۱/
۳۴۵	جناب احمد الدین صاحب "	۸/
۳۴۶	جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب لائل پور "	۲/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۴۷	جناب میاں کریم بخش صاحب منیاری فروش لائل پور	۱ر
۳۴۸	جناب خلیفہ محمد بخش صاحب لائل پور	۴ر
۳۴۹	جناب شیخ فضل الدین صاحب بساطی لائلپور	۴ر
۳۵۰	جناب غلام محمد صاحب برتن فروش لائلپور	۲ر
۳۵۱	جناب منشی محمد روشن صاحب عرائض نویس لائل پور	عہ ر
۳۵۲	جناب چودھری احمد خان صاحب محرر کمیٹی لائل پور	عہ ر
۳۵۳	جناب مستری عمر الدین صاحب قفل فروش لائل پور	۲ر
۳۵۴	جناب مستری محمد الدین صاحب لائل پور	۲ر۹
۳۵۵	جناب میاں نظام الدین صاحب اشتر سوار لائل پور	۴ر
۳۵۶	بوساطت جناب غلام فرید صاحب اسٹور کیپر ریلوے لائلپور	۵عہ ر
۳۵۷	جناب شیخ غلام علی صاحب محکمہ نہر لائل پور	عہ ر
۳۵۸	جناب منشی سراج الحق صاحب فورتھ ماسٹر ہائی اسکول لائلپور	۲ر
۳۵۹	جناب حکیم محمد امین الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا لائل پور	ع ر
۳۶۰	جناب شیخ عطاء اللہ صاحب کلرک آرمی ریمونٹ لائل پور	۴ر
۳۶۱	جناب میاں اللہ دتا صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	نان پز لائل پور	۸/		صاحب منشی لائل پور	عہ/
۳۶۲	جناب منشی مراد علی صاحب ناظر لائل پور	عہ ۴/	۳۷۰	جناب بابو نظام الدین صاحب نقشہ نویس نہر لائل پور	۴/
۳۶۳	جناب مولوی صدر الدین صاحب انسپکٹر ڈکینیشن لائل پور	عہ/	۳۷۱	جناب بابو محمد حسین صاحب خزانچی لائل پور	۸/
۳۶۴	جناب شیخ محمد الدین و قمر الدین صاحبان لائل پور (بوساطت جناب قاضی عبد القادر صاحب محکمہ نہر)	۴/	۳۷۲	یک نامعلوم الاسم لائل پور	۴/
			۳۷۴	جناب منشی محمد ابراہیم صاحب نقشہ نویس لائل پور	۴/
۳۶۵	جناب بابو عبد الغنی صاحب نقشہ نویس لائل پور	۸/	۳۷۵	جناب شیخ غلام حسین صاحب ضلعدار گڈر والا لائل پور	۶/
۳۶۶	یک نامعلوم الاسم لائل پور	عہ/	۳۷۶	جناب بابو محمد بخش صاحب کلرک ریلوے لائل پور	۸/
۳۶۷	جناب منشی میر محمد صاحب محافظ دفتر لائل پور	عہ/	۳۷۷	جناب مستری رحیم بخش صاحب ٹھیکہ دار لائل پور	عہ/
۳۶۸	جناب بابو شہاب الدین صاحب کلرک لائل پور	عہ/	۳۷۸	جناب میاں الہ بخش صاحب لائل پور	عہ/
۳۶۹	جناب منشی عبد الماجد				

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۷۹	جناب بابو نور الٰہی صاحب کلرک لائلپور	۸/
۳۸۰	جناب سید محمد تحسین صاحب ہیڈ کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	عا/
۳۸۱	جناب منشی شاہ محمد صاحب کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	عہ/
۳۸۲	جناب سید خادم حسین صاحب کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۴/
۳۸۳	جناب منشی میر بخش صاحب کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۴/
۳۸۴	جناب بابو فتح محمد صاحب سب اوورسیر دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۸/
۳۸۵	جناب غلام محمد صاحب دفتری دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۸/
۳۸۶	جناب خیر الدین صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور	۴/
۳۸۷	جناب سردار صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۴/
۳۸۸	جناب مشتاق محمد صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور	۴/
۳۸۹	جناب رحیم بخش صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور	۴/
۳۹۰	جناب مہر خان صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ	۲/
۳۹۱	جناب غلام حیدر صاحب مستری لائل پور	۲/
۳۹۲	جناب برخوردار احمد سعید صاحب لائلپور	۳ پائی

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	(بوساطت جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائلپور)			احمد صاحب فتح گڑھ ضلع فرخ آباد	۶/
۳۹۳	جناب مولوی عبدالمجید صاحب مولوی فاضل لائل پور	ص/		(بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شمسی مولوی وکیل ندوۃ العلماء لکھنؤ مرسلہ جناب منشی تفضیل الدین احمد صاحب مثلخوان عدالت منصفی جھنگ)	
۳۹۴	جناب منشی نبی بخش صاحب ایجنٹ مولوی عبدالمجید صاحب مولوی فاضل لائل پور	۸/	۳۹۹	جناب مولوی ولی محمد صاحب جھنگ	عہ/
۳۹۵	(جناب محمد ابراہیم علیخان و محمد یونس علیخان متولیان جائداد موقوفہ محلہ میان سرائے سنبھل ضلع مرادآباد		۴۰۰	جناب امام بخش خانصاحب جھنگ	عہ/
۳۹۶	جناب قاضی اسماعیل صاحب مرحوم سنبل ضلع مرادآباد)	للعہ/	۴۰۱	جناب محمد حسن صاحب جھنگ	۸/
۳۹۷	جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائلپور پنجاب	عہ/	۴۰۲	جناب دین محمد صاحب زمیندار جھنگ	۲ پائی
۳۹۸	جناب مولوی سید مقبول		۴۰۳	جناب نور محمد صاحب تیلی جھنگ	۲/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۰۴	جناب محرم صاحب رنگریز جھنگ	۲/
۴۰۵	جناب عمر بخش صاحب جھنگ	۱/
۴۰۶	جناب خدا بخش صاحب پڑی جھنگ	۲/
۴۰۷	جناب محمد حسن واله وسایا صاحبان تاجران چرم جھنگ	۴/
۴۰۸	جناب عبد الرحمن و فتح دین واله دین صاحبان جھنگ	۶/
۴۰۹	جناب سلطان محمد صاحب جھنگ	۲/
۴۱۰	جناب احمد دین صاحب جھنگ	۱/
۴۱۱	جناب رمضان صاحب حجام جھنگ	۲/
۴۱۲	جناب قائم دین پوری صاحب جھنگ	عہ/
۴۱۳	جناب میاں محمد درزی صاحب جھنگ	۱/
۴۱۴	جناب مستری خیر محمد صاحب جھنگ	۸/
۴۱۵	جناب میاں الله دتا صاحب جھنگ	۴/
۴۱۶	جناب چودھری الله جوایا صاحب جھنگ	۶/
۴۱۷	جناب امیر ودھی صاحب جھنگ	۲/
۴۱۸	جناب حافظ غلام محمد صاحب جھنگ	۴/
۴۱۹	جناب میر برخوردار پوریا صاحب جھنگ	۲/
۴۲۰	جناب الٰہ بخش صاحب درزی جھنگ	۲/
۴۲۱	جناب میاں فضل احمد صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	درزی جھنگ	۴/	۴۳۰	جناب قاری الہ دتا صاحب سب اوورسیر جھنگ	عہ/
۴۲۲	جناب الہ دتا صاحب جمعدار جھنگ	۶/۱	۴۳۱	جناب خلیفہ حسن دین صاحب جھنگ	۸/
۴۲۳	جناب ستار سرار صاحب جھنگ	۳/	۴۳۲	جناب منشی احمد نواز خان صاحب جھنگ	عہ/
۴۲۴	جناب شیخ غلام یسین صاحب وکیل جھنگ	۵/	۴۳۳	جناب بابو سردار محمد خان صاحب جھنگ	عا/
۴۲۵	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب وکیل جھنگ	۵/	۴۳۴	جناب منشی عبدالکریم صاحب جھنگ	۸/
۴۲۶	جناب منشی نفیس احمد صاحب شاہ جہان صدارت منصفی جھنگ	۶/	۴۳۵	جناب بابو محمد بخش صاحب کلرک جھنگ	۸/
			۴۳۶	جناب میاں جمال الدین صاحب ٹھیکیدار جھنگ	سے/
۴۲۷	جناب بابو علی محمد صاحب سنیٹری کلارک جھنگ	۸/	۴۳۷	جناب منشی غلام علی صاحب جھنگ	۸/
۴۲۸	جناب مہر صالح محمد صاحب جھنگ	۲/	۴۳۸	جناب مولوی عبدالغفور صاحب جھنگ	۸/
۴۲۹	جناب مولوی اکبر علی صاحب جھنگ	۴/	۴۳۹	چندہ از مسجد قاضیان جھنگ	۵/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۴۰	جناب حافظ محمد بخش صاحب جھنگ	عہ/		جھنگ	۱/۳/۱
۴۴۱	جناب فقیر گل محمد صاحب جھنگ	۲/	۴۴۹	جناب میاں اللہ جوایا صاحب پوری جھنگ	۲
۴۴۲	جناب مرزا احمد علی وعلی محمد صاحبان جھنگ	۱/	۴۵۰	جناب میاں خدا بخش صاحب پوری جھنگ	۴/
۴۴۳	جناب میاں صالح محمد صاحب جھنگ	۱/	۴۵۱	جناب سید محمد شاہ صاحب نائب تحصیلدار جھنگ	عہ/
۴۴۴	جناب میاں الہ بخش صاحب محرر دفتر جھنگ	۲	۴۵۲	جناب میاں قایم دین صاحب درزی جھنگ	۲/
۴۴۵	جناب سید امام شاہ صاحب جھنگ	۲	۴۵۳	جناب میاں لوی نور محمد صاحب ایجنٹ جھنگ	۴
۴۴۶	جناب چودھری مظفر خان صاحب جھنگ	عہ/	۴۵۴	جناب میاں غلام حسین صاحب ایڈیٹر جھنگ	عہ
۴۴۷	جناب منشی امیر بخش صاحب جھنگ	۲	۴۵۵	جناب میاں علی محمد صاحب درزی جھنگ	۰
۴۴۸	جناب حاجی عبد اللہ صاحب		۴۵۶	جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب جھنگ	۸/
			۴۵۷	جناب میاں محمد رمضان	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب دیزی جھنگ	۱/
۴۵۸	جناب بابو پیر بخش صاحب کلرک جھنگ	عہ/
۴۵۹	جناب منشی اعتقاد احمد خان صاحب جھنگ	عہ/
۴۶۰	جناب الٰہی بخش صاحب جھنگ	۸/
۴۶۱	جناب جمعدار سخاوت حسین صاحب	عہ/
۴۶۲	از ملازمان اصطبل سرکاری جھنگ	عہ/
۴۶۳	جناب میاں محمد اشرف صاحب کاتب جھنگ	۲/
۴۶۴	جناب میاں سلطان مہی جھنگ	۲/
۴۶۵	معرفت جناب مولوی مولا بخش صاحب محکمہ نہر جھنگ	سہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۶۶	جناب میاں علی محمد صاحب جھنگ	۸/
۴۶۷	جناب میاں عنایت آرائی صاحب جھنگ	۲/
۴۶۸	جناب میاں غلام حسن صاحب جھنگ	۴/
۴۶۹	جناب میاں محمد بخش صاحب جھنگ	۴/
۴۷۰	یک نامعلوم الاسم جھنگ	عہ/
۴۷۱	جناب سید سردار شاہ صاحب جھنگ	۴/
۴۷۲	جناب میاں احمد صاحب مختار صاحب جھنگ	عہ/
۴۷۳	جناب حاجی [illegible] یار صاحب قصاب جھنگ	۲/
۴۷۴	جناب ڈاکٹر محمد امام الدین صاحب جھنگ	ع/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۷۵	جناب سید الف شاہ صاحب جہنگ	۸/	۴۸۴	جناب مولوی کریم بخش صاحب جہنگ	۴/
۴۷۶	جناب مرزا اصغر علی صاحب اسسٹنٹ سرجن جہنگ	۵/	۴۸۵	جناب میاں علی بخش والہ دتا صاحبان درزی جہنگ	عہ/
۴۷۷	جناب بابو رحمت علی خانصاحب جہنگ	عا/	۴۸۶	جناب میاں احمد بخش صاحب جہنگ	عہ/
۴۷۸	جناب فخر الدین احمد صاحب کلرک جہنگ	عہ/	۴۸۷	یک مسلمان صاحب جہنگ	۲/
۴۷۹	جناب بابو غلام حسن صاحب جہنگ	عہ/	۴۸۸	جناب میاں گل محمد صاحب درزی جہنگ	۸
۴۸۰	جناب میاں اللہ داد خانصاحب جہنگ	عا/	۴۸۹	جناب میاں محمد دین صاحب موچی جہنگ	۸/
۴۸۱	جناب میاں خدا بخش صاحب جہنگ	عہ/	۴۹۰	جناب میاں غلام عیسیٰ صاحب جہنگ	عہ/
۴۸۲	جناب منشی الہ بخش صاحب جہنگ	عہ	۴۹۱	جناب سید گل حسن شاہ صاحب جہنگ	۴/
۴۸۳	جناب حکیم غلام حسین صاحب جہنگ	عہ/	۴۹۲	جناب میاں محمد موچی صاحب	۲/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۹۳	جناب میاں الہ دتا صاحب درکیاں جھنگ	۲	۴۹۶	جناب چودھری غلام رسول صاحب جھنگ	عہ/
۴۹۴	جناب میاں ولایت و غلام حسن صاحبان جھنگ	عہ/	۴۹۷	چندہ اہلکاران محکمہ نہر معرفت جناب مولوی مولابخش صاحب جھنگ	صہ/
۴۹۵	جناب حاجی غلام نبی صاحب جھنگ	۸/			

میزان کمالہ للعہ
۹/ ۱/۲ پائی

فہرست آمدنی عطیہ و متفرق جلسہ ندوۃ العلماء

نمبر شمار	معرفت	نام	رقم	کیفیت
۱	معین الدین صاحب	چندہ متفرق	۸ص	
۲	بذریعہ محمد شکر	حافظ شمس الدین صاحب عطار سلون	عہ/	عطیہ
۳	″	منشی اشتیاق احمد صاحب سلون	عہ/	″
۴	″	علی محمد خان صاحب راے بریلی	عہ/	″
۵	″	منشی عطاء اللہ صاحب فیض آباد	عہ	″
۶	″	منشی صادق حسین صاحب سلطانپور	عہ/	″
۷	″	چندہ متفرق بذریعہ مولانا خلیل صاحب	اے	″
۸	″	چندہ متفرق بذریعہ محمد عثمان صاحب سلون	۴	″
۹	بذریعہ محمد اکرم علی	حکیم محمد احسن صاحب سیوان	عہ/	بطور امداد
۱۰	″	امیر حسن صاحب ″	عہ/	″
۱۱	″	ابوالحسن صاحب چھاتہ	للعہ	″
۱۲	″	محمد تقی صاحب جھمرہ	عا/	″
۱۳	″	فضل الرحمان صاحب ڈپٹی کلکٹر سیون	عا/	
		عابد علیخان صاحب ولد رمضانخان صاحب متوطن احاطہ فقیر محمد خان لکھنؤ منزل اکل	۱۵ ۱۳	عطیہ بابت مصارف دعوت مہمانان جلسہ

فہرست آمدنی متفرق بابت طعام وزٹران

نمبر شمار	بذریعہ	نام وپتہ	رقم	کیفیت
۱	ٹکٹ آفس	مولوی عبدالباسط صاحب	عہ۸ر	
۲	″	ارشد صاحب	عہ۸ر	
۳	″	فرید احمد خانصاحب	عہ۸ر	
۴	″	محمد احمد صاحب	عہ۸ر	
۵	″	مصطفیٰ حسین صاحب	عہ۸ر	
۶	″	محمد کامل صاحب	۱۲ر	
۷	″	ریاض الحسن صاحب	عہ۸ر	
۸	″	محمد عظیم صاحب	عہ ر	
۹	″	محمد احمد خانصاحب	۴ر	
۱۰	″	منشی نواب علی صاحب	۴ر	
۱۱	″	فیض الحسن صاحب	۴ر	

میزان کل لعہ۸ر

فہرست چندہ ممبری بہ تبادلہ ٹکٹ وزیٹری

فہرست اون ممبرون کی جنہون نے کچھ روپیے دے اور ٹکٹ وزیٹری واپس کئے لیکن نام اونکے ہین جنہون نے چندہ وزیٹری سے کم روپیے دے ہین

نمبر شمار	معرفت	نام و پتہ	رقم	کیفیت
۱	ٹکٹ آفس	مولوی فضل اللہ صاحب مدرس فارسی انجمن اسلامیہ	عه ر	واپسی ٹکٹ وزیٹری
۲	//	مولوی سید حسین احمد صاحب وکیل و پریسیڈنٹ مسلم لیگ مظفرپور	عه ر	//
۳	//	مولوی اقبال احمد صاحب اعظمگڈھ	عه	//
۴	//	حافظ عبداللہ صاحب بالائے قلعہ علیگڈھ	عه ر	//
۵	//	مولوی عبدالستار صاحب وکیل جونپور	عه ر	//
۶	//	حفیظ احمد صاحب مختار بنارس	عه ر	//
۷	//	بابو محمد حمزہ صاحب تاجر چرم کانپور	عه ر	//
۸	//	محمد صادق صاحب تحصیلدار رامسنہی گھاٹ ضلع بارہ بنکی	عه ر	//
۹	//	شیخ نظام الدین صاحب رئیس میرٹھ	عه ر	//
۱۰	//	مولوی عبدالحی صاحب اعظمگڈھ	عه ر	//

نمبر شمار	معرفت	نام و پتہ	رقم	کیفیت
۱۱	ٹکٹ آفسر	نجم الدین احمد صاحب میرٹھ	عہ/	وی پی کی دو ٹکٹ وزیٹری
۱۲	”	نوازش احمد صاحب رائے بریلی	عہ/	”
۱۳	”	سید تقی احمد صاحب سنڈیلہ	عہ/	”
۱۴	”	محمد اصغر صاحب کانپور	عہ/	”
۱۵	”	بابو علی گوہر صاحب کلرک دفتر انگریزی کوئٹہ	عہ/	”
۱۶	”	حاجی محمد سردار صاحب سوداگر چرم قصور ضلع لاہور	عہ/	”
۱۷	”	محمد مسلم خانصاحب گنتی	عہ/	”
۱۸	”	حکیم جواد حسین صاحب گورکھپور	عہ/	”
۱۹	”	شیخ ناصر علی صاحب رئیس بجنور	عہ/	”
۲۰	”	عبد الکبیر خانصاحب دارد ہا گورکھپور	عہ/	”
۲۱	”	ابو بکر محمد حلیم صاحب گیا	عہ/	”

میزان کل ۱ عہ/

نوٹ ان حضرات کے اسمائے گرامی فہرست چندہ وزیٹری میں تلاش کئے گئے مگر ناموں کا پتہ نہیں چلتا

سن ابتداے یکم اپریل سنہ ۱۲ ۱۹ء

چندہ زکوٰۃ

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	(بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری بسعی جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ)			**چندہ متفرق**	
	چندہ ہوشیارپور		۵	قیمت گھڑی متبرکہ جناب حاجی شیخ قادر بخش صاحب مرحوم رئیس فیض آباد	سے/
				متفرق	
۱	جناب منشی میران بخش صاحب پٹواری	عہ/	۶	جناب سراج الدین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن ریاست ممدوٹ۔ ڈاکخانہ جلال آباد ضلع فیروزپور پنجاب	صر/
	چندہ قصور ضلع لاہور				
۲	جناب حاجی محمد سردار صاحب تاجر	صہ/	۷	جناب نظام الدین صاحب سب ڈویژنل افسر ملیٹری ورکس چھاؤنی امرتسر	
۳	جناب مولوی حافظ حاجی محمد شاہ صاحب سجادہ نشین	صر/			عہ ۵ ۸/
۴	جناب حاجی حبیب اللہ صاحب گوہرا	صر/		(بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ)	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۸	جناب منشی فتح محمد صاحب اسٹور کیپر چھاؤنی جالندھر	صہ۵	۱۱	جناب منشی محمد ظہر صاحب نائب تحصیلدار للت پور ضلع جہانسی	صر
	متفرق				
۹	جناب منشی عبداللہ صاحب سلوتری کور نمبر ۱۶ پشاور	عہ/	۱۲	جناب شیخ غلام جیلانی صاحب پنشنر منصف لائلپور	عسہ۵
۱۰	اہلیہ محترمہ جناب سید علی احمد صاحب انسپکٹر پولیس کرنال	صر	۱۳	جناب مولوی شہاب الدین صاحب، معرفت شمس العلما مفتی مولوی عبداللہ صاحب مہتمم دار العلوم	عللہ

میزان ماللعہ ۸ر

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ع

چندہ دار العلوم ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	بمعرفت جناب مولانا مولوی سید عبد الحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ				
۱	جناب رمضان علی خان صاحب تعلقدار و رئیس گنورہ ضلع رائے بریلی	۱۵ع/	۵	جناب ہمشیر کلاں رمضان علی خانصاحب گنورہ ضلع رائے بریلی	عہ/
				(بسعی) چودھری معین الدین متعلم درجہ دوم دار العلوم ندوۃ لکھنو	
۲	جناب والدہ ایجاد محمد خان صاحب ساکن سترکہ ضلع لکھنؤ	ا/عہ	۶	جناب چودھری قیام الدین صاحب تحصیلدار قصبہ کستہ ضلع کھیری	عــہ/
۳	جناب کرم علی خانصاحب تعلقدار بیراسنو ضلع رائے بریلی	للعہ/	۷	جناب میر ضمیر حسن صاحب شیعی قصبہ کستہ ضلع کھیری	ع/
۴	جناب چودھری محمد احمد خانصاحب گنورا ضلع رائے بریلی	عہ/	۸	جناب میر عاشق علیصاحب شیعی قصبہ کستہ ضلع کھیری	ع/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۹	جناب سید معصوم علی صاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	عا/
۱۰	جناب شیخ محمد علیصاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	عا/
۱۱	جناب شیخ معشوق علیصاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	عہ/
۱۲	جناب شیخ معشوق علیصاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	عہ/
۱۳	جناب میر تجمل حسین صاحب شیعی قصبہ کستہ ضلع کھیری	عہ/
۱۴	جناب میکو سائیں صاحب چودھری جناب قیام الدین صاحب از قصبہ کستہ کھیری اودھ	عہ/
۱۵	جناب حاجی لالو صاحب حلوائی قصبہ کستہ ضلع کھیری	عہ/
۱۶	جناب انگنے صاحب نورباف قصبہ کستہ ضلع کھیری -	۸/
۱۷	جناب میاں خانصاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	قصبہ کستہ ضلع کھیری	۸/
۱۸	جناب حسن علی صاحب شیعی قصبہ کستہ ضلع کھیری	۸/
۱۹	جناب بھوکر صاحب حلوائی قصبہ کستہ ضلع کھیری	۸/
۲۰	جناب مستماۃ دولت قصبہ کستہ ضلع کھیری	۸/
۲۱	جناب مرزا نظر بیگ صاحب قصبہ ضلع کھیری	۴/
۲۲	جناب حمو صاحب قصاب قصبہ کستہ ضلع کھیری	۴/
۲۳	جناب بھیکا صاحب قصاب قصبہ کستہ ضلع کھیری	۲/
۲۴	جناب کریم بخش صاحب حلوائی قصبہ کستہ ضلع کھیری	۲/
۲۵	جناب شیخ شبراتی صاحب نورباف قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۶	جناب فرزند علی صاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	عہ/
	متفرق چندہ	
۲۷	جناب مدین اللہ صاحب ساکن ۹۶ ½ کانگا بازار اسٹریٹ کلکتہ	صہ/
۲۸	اہلیہ محترمہ جناب سید علی احمد صاحب انسپکٹر پولیس کرنال	صہ/
۲۹	جناب عبدالعزیز صاحب ریاست بہاولپور	سہ ۴/
	میزان	عہ ۱۰/
	چندہ وظائف	
۱	جناب سیٹھ حاجی محمد حنیف صاحب تاجر و رئیس ۱۵۰ انگا پانائک اسٹریٹ مدراس	صہ/
۲	جناب مولوی حمید الدین صاحب عربک پروفیسر	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	میور کالج الہ آباد	سہ/
۳	جناب امیر الامرا شیخ بہاؤ الدین صاحب بالقابہ وزیر ریاست جوناگڈھ	ماعہ ۱۲/
۴	جناب نواب محمد مزمل اللہ خان صاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ	سہ/
۵	جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ (منجملہ ماعہ سہ/)	عہ/
۶	جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ	صہ/
	چندہ عام تعلیم	
۱	جناب حاجی محمد خان صاحب وکلار بازار ہوشیار پور	صہ/
	انعام تفسیر و حدیث	
۱	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	نائب تحصیلدار صفی پور ضلع اُناو	للعہ/		**چندہ ماہوار دار العلوم**	
	چندہ مستقل سالانہ		۱	جناب نظام الدین صاحب سب ڈویژنل آفیسر ملٹری ورکس چھاؤنی امرتسر	عا/ ۸/
۱	جناب مولوی حاجی قربان احمد صاحب وکیل بارہ بنکی	عہ/			
۲	جناب ڈاکٹر محمد عظیم صاحب اسسٹنٹ سرجن پشاور	عہ/			
	قیمت فوٹو	لعہ/ ۱۲/			

سن ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

چندہ تکمیل عمارت دار العلوم

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱	جناب شیخ غلام زین العابدین صاحب	ما/	۷	جناب وزیر محمد صاحب وکیل آگرہ	عه/
۲	جناب ڈاکٹر کرم حسین صاحب امین آباد لکھنؤ	صه/	۸	جناب بابو علی گوہر صاحب ہیڈ کلرک ڈپٹی کمشنر کوہاٹ	عه/
۳	جناب خان بہادر احمد حسن خان صاحب فتحپور	صه/	۹	جناب خطیب صاحب جامع مسجد ہلدوانی منڈی ضلع نینی تال	عه/
۴	جناب صاحبزادگان مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ لکھنؤ	ما/	۱۰	جناب حسن علی صاحب	عه/
			۱۱	جناب محمد رضا صاحب تاجر سلطان پور	عه/
۵	جناب شاہ محمد خان صاحب جنرل مرچنٹ لکھنؤ	عه/	۱۲	جناب عبدالکبیر خانصاحب سب انسپکٹر گورکھپور	عه/
۶	جناب سردار و حاجی محمد صاحبان سوداگران قصور ضلع لاہور	عه/	۱۳	جناب عبدالعزیز خان صاحب زمیندار	عه/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۴	جناب نوازش احمد صاحب	عہ/
۱۵	جناب قاضی ولی الحق صاحب نعمانی ردولی ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۶	جناب علی احمد صاحب آگرہ	صہ/
۱۷	جناب غلام صفدر خان صاحب آگرہ	صہ/
۱۸	جناب مولوی عبد الغفور صاحب موہن پور۔ گیا	للعہ/
۱۹	جناب عبد الجلیل صاحب پشاوری متعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ	ے/
۲۰	جناب دلارے صاحب صاحبزادہ جناب پیارے صاحب لکھنؤ	صہ/
۲۱	جناب ولایت علیصاحب رائے بریلی	عا/
۲۲	جناب خدا بخش صاحب ہمیرپور	عا/
۲۳	جناب مسٹر ایم۔ ایل گھوش صاحب پروفیسر ریڈ کرسچین کالج لکھنؤ	عا/
۲۴	جناب خورشید حسن صاحب سلون۔ ضلع رائے بریلی	عہ/
۲۵	نامعلوم الاسم	عہ/
۲۶	جناب محمد مصطفٰے صاحب	عہ/
۲۷	جناب افضال الحق صاحب	عہ/
۲۸	جناب عبد الحی صاحب عرب	عہ/
۲۹	جناب محمد فرید صاحب	۸/
۳۰	جناب محمد سلطان صاحب	سہ/
۳۱	جناب علامہ سید رشید رضا صاحب اڈیٹر المنار مصر	۱/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۲	جناب مولوی فضل الرحمن صاحب نگرام، ضلع لکھنؤ	عار
۳۳	جناب منشی شفاعت علی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	عار
۳۴	جناب مشتاق علی صاحب مینوسپلٹی بارہ بنکی	عہ
۳۵	جناب شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی معتمد تعلیمات ندوۃ العلماء لکھنؤ	۶۰۰ر
۳۶	جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری و معتمد مال دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ	ضما ر
۳۷	جناب منشی محمود علی صاحب تاجر امین آباد لکھنؤ	۲۵ عسہ ر
۳۸	جناب امیر حسن صاحب یحییٰ گنج۔ لکھنؤ	عنلہ
۳۹	جناب حافظ قطب الدین صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۹	مالک مطبع نامی لکھنؤ	۱۲ عہ
۴۰	جناب احمد حسین و دلدار حسین صاحبان تاجران تمباکو خوردنی چوک لکھنؤ	ما ر
۴۱	منجانب مسلمانان سب انسپکٹران اردو شاخ ہنڈریڈ کرسچین کالج لکھنؤ	۲۵ عسہ ر
۴۲	متفرق چندہ معرفت جناب احمد حسین و دلدار حسین صاحبان تماکوے خوردنی فروشان چوک لکھنؤ	۲۰ عنسہ
۴۳	جناب بابو نظام الدین صاحب رئیس و تاجر چرم موری گنج امرتسر	ما ر
۴۴	جناب ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ملیح آباد لکھنؤ	عنلہ

نمبرشمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۵	جناب منشی شیخ ہاشم علیصاحب رئیس جگور ضلع بارہ بنکی	عـــہ/ ۲۵
۴۶	جناب مولوی بدرالحسن صاحب منصف لکھنؤ	۳۰ نــہ
۴۷	جناب شمس الحسن صاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع بجنور	عـــہ/
۴۸	جناب منشی ولی محمد صاحب واصلباقی نویس مہوبا ضلع ہمیرپور	عـہ/
۴۹	جناب مولوی علاءالحسن صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطانپور	صہ/
۵۰	جناب مسٹر عبدالحلیم صاحب بیرسٹر ایٹ لاگیا معرفت جناب حکیم عبدالولی صاحب جہوائی ٹولہ لکھنؤ	صہ/
	(فہرست چندہ تکمیل عمارت دارالعلوم از سیالکوٹ	
	بسعی جناب مولانا مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری بذریعہ رسید نمبری ۹ مرسلہ جناب مرزا ظفراللہ خانصاحب سب جج سیالکوٹ)	
۵۱	جناب فضل الٰہی صاحب انسپکٹر آبکاری شہر سیالکوٹ	صہ/
۵۲	جناب شیخ عبداللہ صاحب رر	عہ/
۵۳	جناب مستری میران بخش صاحب ٹھیکہ دار سیالکوٹ	عہ/
۵۴	جناب مستری خدابخش صاحب نالوالہ شہر سیالکوٹ	عہ/
۵۵	جناب میر امانت علیصاحب وغیرہ شہر سیالکوٹ	عہ/
۵۶	جناب منشی نبی بخش صاحب اپیل نویس وغیرہ شہر سیالکوٹ	عـہہ/
۵۷	جناب سید فرزند علیصاحب ہاشمی شہر سیالکوٹ	عہ/
		عہہ۴

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۵۸	جناب مستری فضل صاحب سیالکوٹ	عہ/
۵۹	جناب مستری رمضان صاحب معمار	عہ/
۶۰	جناب مستری عظیم خان صاحب ٹھیکیدار	عہ/
۶۱	جناب ماسٹر محمد عباس صاحب	عہ/
۶۲	جناب سید خورشید علی صاحب عرائض نویس شہر سیالکوٹ	عہ/
۶۳	جناب سید خورشید علی صاحب اپیل نویس شہر سیالکوٹ	عہ/
۶۴	جناب ڈاکٹر محمد شفیع صاحب	عہ/
۶۵	جناب مولوی عبد القدیر صاحب	عہ/
۶۶	جناب منشی فضل دین صاحب محرر شہر سیالکوٹ	عہ/
۶۷	جناب منشی الہی بخش صاحب محرر	عہ/
۶۸	جناب منشی شاہ دین صاحب	عہ/
۶۹	جناب مستری نبی بخش صاحب	عہ/
۷۰	جناب سید چراغ شاہ صاحب معمار	عہ/
۷۱	جناب چودھری سلطان علی صاحب محافظ دفتر	عہ/
	متفرق	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۷۲	جناب مولوی عبد الباسط صاحب بیرون دروازہ چار گھاٹ حیدر آباد دکن	صہ/
۷۳	جناب قاری عبد الولی صاحب مالک مطبع آسی محمود نگر لکھنؤ	صہ/
	بذریعہ جناب مرزا اظفر اللہ خان صاحب بسیدہ محلہ وہ بسی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی	
۷۴	جناب منشی احمد خان صاحب کلرک محکمہ سپلائی شہر سیالکوٹ	للعہ
۷۵	جناب منشی میاں اکبر علی صاحب ٹھیکیدار	سے/
۷۶	جناب مولوی شیخ فضل احمد صاحب اسٹور کیپر شہر سیالکوٹ	عسہ ۱۳
۷۷	جناب میر ممتاز علی صاحب محرر جنگی شہر سیالکوٹ	صہ/
۷۸	جناب مستری خدا بخش صاحب ساکن میانہ پورہ شہر سیالکوٹ	عا/
۷۹	جناب مستری مہر دین صاحب ساکن میانہ پورہ شہر سیالکوٹ	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۸۰	جناب مستری محمد الدین صاحب ساکن میانہ پورہ شہر سیالکوٹ	عہ/
۸۱	جناب حاجی چودھری سلطان محمد خان صاحب بیرسٹرایٹ لا شہر سیالکوٹ	عہ/
۸۲	جناب میر نبی بخش صاحب آرائین شہر سیالکوٹ	عا/
۸۳	جناب حکیم حامد علی صاحب ساکن کوٹھی لوہاران شہر سیالکوٹ	عہ/
	متفرق	
۸۴	جناب مولوی محمد محمود عالم صاحب رئیس مغلپورہ - فیض آباد	عسہ/
۸۵	جناب نواب سید نور الحسن صاحب رئیس بھوپال مقیم گھسیاری منڈی لکھنؤ	صما/
۸۶	جناب ڈاکٹر رحیم بخش صاحب فتح گنج لکھنؤ	معہ/
۸۷	جناب سید برکات احمد صاحب پھاٹک دبیر الدولہ بہادر لکھنؤ	غا۵/
۸۸	جناب حکیم جواد حسین صاحب سوداگر محلہ گورکھپور	غا۵/
۸۹	جناب محمد علی صاحب سوداگر بوٹ امین آباد لکھنؤ	صہ/
۹۰	جناب محمد یوسف علی خان صاحب ڈپٹی کمشنری اسسٹنٹ فرخ آباد	صہ/

میزان ۲۶۸۷ [illegible] /۱۲

قیمت فروخت روئداد معہ مدات متفرق

من ابتدائے یکم اپریل ۱۹۱۲ء

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱	جناب بابو علی گوہر صاحب ہیڈ کلرک کوہاٹ یک جلد روئداد جلسہ دہلی	۱۲/
۲	معرفت جناب مولوی محمد خلیل صاحب یک جلد روئداد جلسہ دہلی	۱۲/
	امانت بلاتفصیل	
۱	جناب قاضی فضل الرحمن صاحب پشاور	عسہ/
۲	جناب مولانا عبدالسبحان صاحب رئیس گوڈون اسٹریٹ مدراس	ناصہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	معرفت مولوی فرزند علی صاحب	۷/
	قیمت فروخت کتب دارالعلوم	
	قیمت فروخت کتب منظوم نحویہ معرفت حافظ فضل الرحمن صاحب مدرس ندوہ	۱۲/
	من ابتدائے یکم اپریل ۱۲ء	
	چندہ اشاعۃ الاسلام	
	جناب مولوی محمد مقتدیٰ خان صاحب شروانی از علی گڈھ	عہ/

فہرست عطیات چندہ ندوۃ العلما

من ابتدائے یکم نومبر سنہ ۱۳ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء

۱	سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہم	[illegible]

چندۂ تعلیم

نمبر شمار	نام نامی	تعداد رقم
۱	پراونشیل گرانٹ ان ایڈ	[illegible]
۲	عطیہ سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	[illegible]
۳	عطیہ ہز ہائینس سر آغا خان بہادر بالقابہ	[illegible]

میزان کل [illegible]

اوقاف

نمبر شمار	نام نامی	تعداد رقم
۱	آمدنی وقف حمزہ پور ضلع شاہجہان پور	[illegible]
۲	آمدنی از جائداد موقوفہ خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب مرحوم رئیس فیض آباد معرفت جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری متولی وقف	[illegible]
۳	کرایہ مکان موقوفہ للت پور۔ ضلع جھانسی۔	[illegible]
۴	کرایہ مکانات وصیتی لال باغ لکھنؤ۔	[illegible]

میزان کل [illegible]

فہرست چندہ تکمیل عمارت دار العلوم من ابتدائے یکم نومبر ۱۲ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۳ء

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب	
	ہوشیارپوری)	
۱	جناب حافظ نور محمد صاحب رئیس	
	چوہکی نور محل ضلع جالندھر	عہ
۲	جناب سید بدر الحسن صاحب بی اے	
	منصف لکھنؤ (بقیہ منجملہ پچاس کے)	عہ ر
	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری)	
۳	جناب چودھری عبد المجید صاحب	
	سفید پوش نکودر ضلع جالندھر	عہ ر
۴	جناب خانصاحب گاسو خان صاحب	
	رئیس بھٹیاں ملازم ریاست کپورتھلہ	عہ ر
۵	جناب چودھری الٰہی بخش صاحب	
	ذیلدار سیدو پٹی ضلع ہشیارپور	عہ ر
۶	جناب چودھری بخش صاحب ”	عہ ر
۷	جناب مولانا غلام محمد صاحب فاضل	
	ہشیارپوری	عمار

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۸	جناب فتح الدین خان صاحب	
	موج پور ضلع ہشیارپور	عہ ر
۹	جناب خان صاحب شیر محمد خان صاحب ”	عہ ر
۱۰	جناب نور محمد خان صاحب ”	عہ ر
۱۱	جناب منشی نظیر احمد صاحب	
	تحصیلدار ہشیارپور	عہ ر
۱۲	جناب سردار محمد اسحٰق خان صاحب	
	سپرنٹنڈنٹ ہشیارپور	عہ ر
۱۳	جناب دوست محمد خان صاحب	
	بیرسٹرایٹ لا ہشیارپور	عہ ر
۱۴	جناب نور احمد خان صاحب	
	سوداگر ہشیارپور	عہ ر
۱۵	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس	
	اعظم ہشیارپور	عہ
۱۶	جناب چودھری گھمنا سنگھ صاحب ساکن	
	فیروزپور تحصیل دسوہا ضلع ہشیارپور	عہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	قیمت
۱۷	جناب چودھری برکت علی خانصاحب اسٹیشن نندا چور ہشیارپور	عہ
۱۸	جناب شیخ نیاز محمد صاحب ایم-اے پلیڈر ہشیارپور	عہ
۱۹	جناب منشی محمود خان صاحب پٹواری محکمہ بندوبست ہشیارپور	۸ر
۲۰	جناب مولوی حاکم علی صاحب خلف چودھری کریم بخش صاحب نمبردار ڈلی وال ہشیارپور	۸ر
۲۱	جناب منشی محمد علاء الدین خان صاحب کلرک محکمہ انہار ضلع ہشیارپور	۸ر
۲۲	جناب منشی غلام محمد صاحب پٹواری ”	۸ر
۲۳	جناب محمد حسن خان صاحب طالب علم کوہاٹ	۸ر
۲۴	جناب ڈاکٹر تفضل حسن خانصاحب سب اسسٹنٹ سرجن کوہاٹ	۸ر
۲۵	جناب حکیم نجم الدین خانصاحب ”	عہ
۲۶	جناب منشی میران بخش صاحب پٹواری جہان خیلان ضلع ہشیارپور	رعہ

نمبر شمار	نام مع پتہ	قیمت
۲۷	جناب میاں یار محمد خانصاحب رئیس اعظم	عہ
۲۸	جناب ماسٹر حمید اللہ صاحب فراہم کردہ از اسلامیہ سکول امرتسر بذریعہ بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم	صہ ۱۴ر۳ پا
۲۹	جناب مولوی قاضی محمد خلیل صاحب رئیس بانس بریلی (منجملہ پچاس کے)	عہ ۲۵
۳۰	جناب مولوی عبد الباسط صاحب خلف الرشید ملا عبد القیوم صاحب چادر گھاٹ حیدرآباد دکن (منجملہ دس روپیہ کے)	صہر
۳۱	جناب منشی محمد علی صاحب محرر مال ندوۃ العلما لکھنو	عہ
۳۲	از ملازمان کارخانہ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنو	عہ للعہ ر
۳۳	جناب مولوی ابو الکلام صاحب آزاد مکلاوڈ اسٹریٹ کلکتہ	عہ
	میزان کل مارسہ	۱۱ر۳ پائی

سرمایہ مستقل سالانہ

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱	جناب ڈاکٹر محمد عظیم صاحب اسسٹنٹ سرجن پشاور	عـہ/

فروخت جائداد

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱	بابت قیمت مکان دار العلوم واقع محلہ گولہ گنج لکھنؤ	۱۵۰۰۰

چندہ وظائف طلبائے دار العلوم ندوہ

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱	جناب مولانا مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ (صہ/ ماہوار)	لـہ/
۲	جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ	ماعہ/
۳	جناب منشی نثار الرحمن صاحب رئیس بڑا گاؤن ضلع بارہ بنکی	صہ/
۴	جناب سیٹھ حاجی محمد حنیف صاحب ۱۵۰ انگاپاٹانک اسٹریٹ مدراس	۲۵
۵	جناب مولوی حمید الدین صاحب بی-اے- عربک پروفیسر ایم-سی کالج الہ آباد	۳۰

میزان کل ماعہ/

انعام تفسیر و حدیث

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار پروا ضلع اناؤ	عنہ/

چندہ ممبری

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۰	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ)	
۱	جناب نواب فاخر احمد خان صاحب رئیس پانی پت	صہ/
	(چندہ متفرق)	
۲	جناب سید انوار الرحمن صاحب نائب ناظم ریاست جے پور	صہ/
۳	جناب سید فخر الحسن صاحب سب اسسٹنٹ سرجن سردار شہر ریاست بیکانیر	صہ/
	میزان	عـــہ/

عام اغراض ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی)	
۱	جناب مولوی قاری عبد السلام صاحب انصاری پانی پت	عگار

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۲	جناب قاضی محمد رزق اللہ صاحب پانی پت	عہ/
۳	جناب منشی بقاء اللہ صاحب پانی پت	۸ر
۴	جناب سید نصیب علی صاحب "	۲ر
۵	جناب پیرجی عبد الحکیم صاحب سب انسپکٹر	عہ/
۶	جناب منشی نثار حسن صاحب پٹواری "	۸ر
۷	دختر میر تفضل حسین صاحب مرحوم "	علہ/
۸	جناب شیخ احمد جان صاحب تاجر کمیشن "	۴ر
۹	جناب قاضی حمید حسن صاحب "	عہ/
۱۰	چندہ متفرق در جامع مسجد بروز جمعہ "	۴ر ہے
۱۱	معرفت چودھریان کشمیریان بوقت وعظ مسجد کشمیریان "	عـــہ/ ۲ر
۱۲	جناب میاں حافظ محمد حنیف صاحب پسر عبد الوہاب صاحب گلی سلنگیان زیر قلعہ پانی پت	۸ر ہے

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
١٣	جناب مولوی محمد یونس صاحب خلف مولوی سلامت اللہ صاحب پانی پت	عہ/
١٤	جناب بابو عبد الغنی صاحب بی۔ اے وکیل کرنال	۵۰صہ/
١۵	قیمت تین عدد رکابی عطیۂ دختر جناب میر تفضل حسین صاحب پانی پت	عہ/

چندۂ عام اغراض ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
١٦	جناب والدہ صاحبہ مشتاق حسین صاحب باغ میر صاحب سابق ممبر کونسل	سے/
١٧	جناب عزیز اللہ صاحب گوٹہ فروش سردار شہر ریاست بیکانیر	عہ
١٨	جناب منشی محمد فضل احمد صاحب سٹور کیپر سپلائی ٹرانسپورٹ سیالکوٹ بہ تقریب منگنی پسر خود مسمیٰ نظیر احمد سلمہ	۲۰عہ/
١٩	جناب خان بہادر محمد رمضان صاحب ریاست پٹیالہ	عہ/

میزان کل ماہیہ/

فروخت کتب

کتب خانۂ ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام کتاب	تعداد
١	قیمت دو جلد شرائط الوسائط	۸/

نقشہ تنخواہ ملازمین دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

من ابتداے یکم اپریل ۱۲ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	شمس العلما مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب مہتمم دارالعلوم	[illegible]	۱۱ ماہ ۱۰ یوم	[illegible] ار ۵ پائی	
۲	قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر دارالعلوم	[illegible]	۱۱ ماہ ۱۳ یوم	[illegible] ار ۱۰ پائی	
۳	مولانا شیخ محمد صاحب عرب ادیب	[illegible]	۱۱ ماہ ۲۳ یوم	[illegible] ۵ر ۷ پائی	
۴	مولانا میر عبدالکریم صاحب علوی فقیہ اول	[illegible]	۱۰ ماہ ۲۷ یوم	[illegible] ۵ر ۲ پائی	
۵	مولوی سید علی صاحب ادیب قائم مقام	[illegible]	۱۲ ماہ	[illegible] ۱۰ر ۸ پائی	اسمیں [illegible] الاونس اہتمام و [illegible] ماہوار الاونس [illegible]
۶	سید پیارے صاحب بی اے سکنڈ ماسٹر	[illegible]	۱۲ ماہ ۱۵ یوم	[illegible] ۱۲ر ۱۰ پائی	
۷	مولوی محمد شبلی صاحب مدرس	[illegible]	۱۲ ماہ	[illegible]	
۸	مولوی عبدالسلام صاحب مدرس	[illegible]	۱۰ ماہ	[illegible]	

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۹	مولوی محمد یوسف صاحب مدرس	عـہ ر	۱۱ ماہ ۔ ۱۱ یوم	ما سنہ ۱۵ ار ۲ پائی	
۱۰	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس	عـقہ ر	۱۲ ماہ	ما للعـہ	
۱۱	پنڈت لوکناتھ صاحب مدرس سنسکرت	عـہ ر	۹ ماہ ۔ ۴ یوم	ما یعـہ ۹ ر ۳ پائی	۵ ر دسمبر سنہ ۱۲ع کو آپ علیحدہ ہوے
۱۲	سید عبد الجلیل صاحب فورتھ ماسٹر	عـہ ر	۱۲ ماہ	ما للعـہ ر	
۱۳	ماسٹر دین محمد صاحب تھرڈ ماسٹر	عـہ و عـہ	۱۲ ماہ	ما صـعـہ ر	آپ کا اضافہ [illegible] کیم دسمبر سنہ ۱۲ع سے ہوا
۱۴	ماسٹر فدا حسین صاحب مدرس ریاضی	صـعـہ ر	۹ ماہ	ما صـہ ر	
۱۵	مولوی سید سلیمان صاحب	صـہ ر	۳ ماہ ۔ ۷ یوم	مالہ سـہ ۱۰ ر ۸ پائی	
۱۶	مولوی سلطان احمد صاحب مدرس عربی	صـعـہ ر	۱½ ماہ	معـہ ۸ ر	
۱۷	مولوی قمر الدین صاحب مدرس عربی	صـعـہ ر	۱۱ ماہ ۔ ۲۳ یوم	ما معـہ ۸ ر ۵ پائی	

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱۸	منصور علی چپراسی	صہ؍	۱۲ ماہ	سلعہ	
۱۹	منشی سید علی صاحب محرر دار العلوم	عہ؍	۴ ماہ - ۱۱ یوم	للعہ ۱۱؍۳ پائی	
۲۰	ماسٹر صادق علی صاحب قائم مقام مدرس ریاضی	عہ؍	یکماہ - ۲۰ یوم	عہ ۲؍۷ پائی	
۲۱	سراج الدین چپراسی	صہ و ے؍	۱۱ ماہ - ۲۳ یوم	لعہ ۱۱؍۵ پائی	یکم دسمبر سنہ ۱۲ ع سے عہ ماہوار اضافہ ہوا۔
۲۲	منشی فضل حسین صاحب محرر معتمد صاحب دار العلوم	صہ؍	۳½ ماہ	معہ ۱۶ ۸؍	
۲۳	شفیع بخش دربان	ے؍	۱۲ ماہ	ىعہ؍	
۲۴	سید باقر حسین صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی۔ سابق سکنڈ ماسٹر	سلعہ	۲۷ یوم	صہ عہ ۴؍۲ پائی	
۲۵	سید عبد الجلیل صاحب قائم مقام محرر دار العلوم	صہ	۶ یوم	۱۵؍۵ پائی	
۲۶	مولوی شبلی صاحب متعلم مدرس	عہ ۸؍ وعہ وعہ	۰	۱ معہ ۴؍۳ پائی	

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	تنخواہ ماہواری	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۲۷	منشی صفدر حسین صاحب محرر دار العلوم	عـه/	۳ ماہ ۸ یوم	عـه ۱۱/ ۱۰ پائی	
۲۸	ماسٹر نظور الحسن صاحب	للعـه/	۲۷ یوم	صـه ۷/ ۱ پائی	
۲۹	سید علی حسن صاحب محرر دار العلوم	صعـه	۴ ماہ ۱۶ یوم	۴/ پائی	
۳۰	سید محمد رضا صاحب قائم مقام مدرس ریاضی۔	عـه و عـه	۲ ماہ ۸ یوم	۱۳/ ۱ پائی	
۳۱	مولوی حافظ محمد یوسف صاحب متعلم مدرس	عـه ۸/ و عـه	۲ ماہ ۸ یوم	۸/	
۳۲	منشی محمد سیٹے صاحب محرر دار العلوم	صہ/	۳ ماہ ۲۰ یوم	عـه ۵/ ۴ پائی	
۳۳	مولوی عبد الواحد صاحب قائم مقام مدرس	عـه و صـه	۱۷ یوم	عـه ۱۳/ ۶ پائی	۳ یوم ستمبر بحساب عـه ۸/ و ۱۴ یوم بحساب عـه/
۳۴	ماسٹر غنی محمد صاحب قائم مقام سکنڈ ماسٹر	للعـه	۲۷ یوم	۳/ ۱ پائی	
				میزان	لعـه ۵/

نقشہ تنخواہ ملازمین وکلائے ندوۃ العلماء من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۲ء تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء

نمبر	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء	لـــہ ر	۱۲ ماہ	۷ ما ســہ	
۲	مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہشیارپوری ؍؍	صـــہ	۱۲ ماہ	۱ ما عـــہ	
۳	مولوی یوسف صاحب وکیل ہنگامی	عـــہ	۱۳ یوم	۱۳ مـے ار	
	میزان کل			۱ للــہ ۱۳ ار ســہ ر	

تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلماء من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۲ء تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء

نمبر	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	محرر مال	صـعـہ	۱۲ ماہ	ما لــہ	
۲	محرر مراسلات	صـعـہ	۱۲ ماہ	مالــہ	
۳	چپراسی	صہ ر	۹ ماہ ۱۰ یوم	[illegible]	
	میزان کل			[illegible]	

تنخواہ ملازمین کتبخانہ ندوۃ العلماء من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۲ء تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء

نمبر	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	ناظر کتب خانہ	صـعـہ	۱۲ ماہ	ما لــہ	[illegible]
۲	مددگار ناظر کتبخانہ	ســے ر	۴ ماہ ۱۳ یوم	صــہ ۵ ر ۹ پائی	
۳	فراش کتب خانہ	صہ وے ر	۱۲ ماہ	عــــہ	عہ ر ماہوار اضافہ یکم جنوری سنہ ۱۳ء سے ہوا
	میزان کل			[illegible]	

[illegible]	ـ	عطیۂ سرکار عالی والیٔ ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ
[illegible]	ـ	چندۂ رکنیت
[illegible]	ـ	چندۂ وزیٹری
[illegible]	ے	عطیات ندوۃ العلماء
[illegible]	۵	چندۂ عام اغراض ندوۃ العلماء
[illegible]	ء	زکوٰۃ
عصہ ۸ر	۷	فروخت کتب روداد
۱۳ر	۸	ڈاک
عصہ ر	۹	چندۂ اشاعت اسلام
[illegible]	ـ	قیمت طعام وزیٹران
۸ر	=	فروخت کتب کتبخانہ
[illegible]	≥	امانت
[illegible]	≥	میزان کل

[illegible]

نقشہ مصارف ندوۃ العلماء بابت ابتداء [illegible] لغایت [illegible] سنہ ۱۳۱۳

رقم	نمبر	تفصیل
الـ معہ ۵ پائی	۱	تنخواہ ملازمین دفتر
السابـ ۱۳	۲	تنخواہ وکلاء
مار عـ ۱۲	۳	سفرخرچ وکلاء
مار معـ ۵ پائی	۴	تنخواہ ملازمین کتبخانہ
لہ للعـ ۳ پائی	۵	جلد بندی کتب
لـ ۳	۶	خرید الماری کتبخانہ
سـ ۱۱ پائی	۷	سائر خرچ ومتفرقات دفتر
مار ۱۴ ۹ پائی	۸	ڈاک
مار معـ ۱۱ ۶ پائی	۹	طبع ندوہ
مار سـ ۱۰	۱۰	زکوٰۃ مدد خرچ یتیم خانہ کانپور
لعہ مار سـ ۱۵ ۹ پائی	۱۱	مصارف جلسہ سالانہ
صـ ۳ ۹ پائی	۱۲	مہمانداری
عـ	۱۳	سفرخرچ ارکان
صـ	۱۴	کرایہ مکان کتبخانہ
صمار للعـ ۱۱ ۸ پائی	۱۵	میزان کل

نمبر	تفصیل	رقم
۱	گرانٹ ان ایڈ	[illegible]
۲	عطیہ ریاست بھوپال	[illegible]
۳	چندہ تکمیل عمارت	[illegible]
۴	قیمت فروخت مکان دار العلوم واقع گولہ گنج لکھنؤ	[illegible]
۵	عطیہ ہزہائنس سر آغا خان بالقابہ	[illegible]
۶	از ستوریان جائداد موقوفہ حاجی شیخ قادر بخش مرحوم [illegible]	[illegible]
۷	اوقاف موضع حمزہ پور ضلع شاہجہان پور	[illegible]
۸	کرایہ مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ	[illegible]
۹	کرایہ مکان واقع للت پور ضلع جھانسی	[illegible]
۱۰	وقف موضع بحر تنا پور ضلع بریلی	[illegible]
۱۱	کرایہ دوکان چندوسی ضلع مراد آباد	[illegible]
۱۲	چندہ دار العلوم	[illegible]
۱۳	چندہ مستقل سالانہ	[illegible]
۱۴	متفرقات دار العلوم	[illegible]
۱۵	چندہ ماہوار دار العلوم	[illegible]
۱۶	فروخت کتب دار العلوم	۱۲/
۱۷	وظائف	[illegible]
۱۸	انعام تفسیر و حدیث	[illegible]
۱۹	چندہ عام اغراض	[illegible]
۲۰	چندہ تعلیم دار العلوم	[illegible]
۲۱	کرایہ دوکانات دار العلوم	[illegible]
۲۲	میزان کل	[illegible]

[illegible]

نقشہ مصارف دار العلوم من ابتداے یکم اپریل سنہ ۱۲ لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء

رقم	نمبر	تفصیل
[illegible]	۱	تنخواہ ملازمین دار العلوم
[illegible] ۸ر ۹ پائی	۲	مرمت وصفائی مکان دار العلوم ومکانات وصیتی واقع لال باغ
[illegible] ار ۳ پائی	۳	تعمیر عمارت جدید بلڈنگ
[illegible] ۱۵ار	۴	سائر خرچ دار العلوم
[illegible] ۱۰ار ۲ پائی	۵	وظائف طلباء
[illegible] ۱۴ار ۳ پائی	۶	خرید فرنیچر
[illegible] ار ۹ پائی	۷	ڈاک دار العلوم
[illegible] ۶ر ۳ پائی	۸	طبع
[illegible]	۹	خرید کتب درسیہ
[illegible]	۱۰	مصارف مقدمہ اوقاف کرنال
[illegible] ار ۲ پائی	۱۱	لگان آراضی نزول جدید بلڈنگ واقع سکارم نگر
[illegible]	۱۲	کمیشن فروخت مکان دار العلوم واقع گولہ گنج لکھنؤ
[illegible]	۱۳	کرایہ مکان بورڈنگ
[illegible] ۱۰ار ۲ پائی	۱۴	مرمت وتعمیر مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ از سرمایہ محفوظ
[illegible] ار ۳ پائی	۱۵	میزان کل

غلط نامہ۔ روداد جلسہ ندوہ ۱۹۱۲ء

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح
۱	آمد فی چندہ دارالعلوم	سمہ ؏ اصہ	سمہ ؏ ۱۰ صہ ۲۲۵۰	۶۴	۲۸ //	ندارد	عا/
۱۴	۱۹۴ //	کاوس ڈیپارٹمنٹ	کامرس ڈیپارٹمنٹ	۶۶	۴۶ //	ندارد	عا/
۱۶	۱۹۷ //	محمد عمر جو صاحب امرتسری	عبدالرحمن صاحب امرتسری	۶۶	۵۵ //	ندارد	عا/
۲۲	۳۳ اشاعۃ الاسلام	۶/	۶ پائی	۷۰	۱۱۱ //	عیایت احمد	عنایت احمد
۲۴	۵۵ //	عبدالباسط	عبدالسباط	//	۱۱۹۴ //	ندارد	عا/
۲۸	جملہ میزان [illegible] وغیرہ	[illegible] ۷ پائی	[illegible] ۷ پائی	۷۷	۲۴۳ //	ندارد	عا/-
۴۱	فہرست عطیات ۱۹۱۲ء	[illegible] ۱۰/۸ پائی	[illegible] ۱۰/۸ پائی	۸۰	۲۹۹ //	قادری	قادیان
۴۵	۴۵ چندہ ممبری	ندارد	صہ/	۸۱	۳۱۵ //	حکیم عبدالحکیم	عبدالحلیم
۴۴	۴۵ چندہ ممبری	ندارد	صہ/	۸۳	۳۵۶ //	مولوی عبدالمجید	مولوی عبدالحمید
۴۹	۱۴۹ //	ندارد	صہ/	۸۸	۳۰ من ابتدا یکم اپریل ۱۹۱۱ تا ختم [illegible]	ندارد	عہ/
۵۶	۲۵۱ //	دو دفعہ درج کیا گیا	صرف یکدفعہ [illegible]	۹۷	۱۸۴ //	۶/	۶ پائی
//	//	بہول	بہلول	۹۸	۱۹۲ //	ندارد	صہ/
۵۶	۲۶۰ //	ندارد	صہ/	۱۰۵	۲۵۰ //	ندارد	عہ/
//	۲۶۲ //	ندارد	صہ/	//	۲۹۹ //	ندارد	۸/
۶۱	۳۴۴ //	ندارد	صہ/	۱۰۸	۳۳۹ من ابتدا یکم اپریل ۱۹۱۱ [illegible]	ندارد	۷/
۶۲	۴۵ من ابتدا یکم اپریل ۱۹۱۱ [illegible]	ندارد	عا/	۱۰۸	۳۴۵	ندارد	ا/
				۱۱۲	۳۹۴	نشان آنہ ندارد	۸/